روزہ اور اس کے آداب

www.KitaboSunnat.com

تالیف

محمد صدیق لون السلفی

نظر ثانی

فضیلۃ الشیخ محمد رمضان زاھد المدنی / حفظہ اللہ

ناشر

شعبہ نشر واشاعت: دار الحدیث السلفیہ امام آباد رام بن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب	روزہ اور اس کے آداب
مصنف	محمد صدیق لون السلفی حفظہ اللہ
ناشر	دارالحدیث السلفیہ امام آباد رام بن
طباعت	ایس، ایم، پبلیکیشنز (بمنہ سرینگر)
تعداد	۵۰۰
سال اشاعت	۲۰۲۱ء
قیمت	Rs.165/.

ملنے کا پتہ:

دارالحدیث السلفیہ امام آباد رام بن

شیخ مختار پبلیکیشنز، بمنہ سرینگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست موضوعات

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	مقدمہ	۱۲
۲	تقریظ	۱۷
۳	تقریظ	۱۸
۴	روزہ کی تعریف	۲۰
۵	روزہ کی فضیلت	۲۳
۶	روزہ کے مشروع ہونے کی حکمت	۳۷
۷	روزہ کے فوائد	۴۱
۸	روزہ کی فرضیت کے مراحل	۵۰
	پہلا مرحلہ	۵۲
	دوسرا مرحلہ	۵۳
	تیسرا مرحلہ	۵۳
	رمضان میں روزوں کی فرضیت کی حکمت	۵۵
۹	روزہ کے اقسام	۵۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

	رمضان کی تعریف	۵۷
	رمضان کے روزوں کا حکم	۶۱
۱۰	رمضان کے روزے فرض ہونے کی شرائط	۶۴
	اسلام	۶۴
	بلوغت	۶۶
	چھوٹے بچے کا روزہ	۶۸
	عقل	۷۰
	روزہ رکھنے کی طاقت	۷۱
	موانع سے خالی	۷۲
۱۱	ایک دوسرے کو رمضان کی مبارکباد دینا	۷۳
۱۲	روزہ کے ارکان	۷۶
	نیت	۷۶
	روزہ توڑنے والی اشیاء سے اجتناب	۸۲
	روزہ کا دورانیہ	۸۴
	عاقل، بالغ، موانع سے خالی مسلمان	۸۶
۱۳	استقبال رمضان میں روزہ	۸۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۴	رمضان کے روزے کب واجب ہوتے ہیں	۸۹
۱۵	رؤیت ہلال	۹۲
	رمضان المبارک کا روزہ چاند دیکھ کر رکھنا چاہیے	۹۲
	چاند دیکھنے کیلئے مسلمانوں کی گواہی	۹۴
	مشکوک دن کا روزہ	۹۸
	ایک ملک کی رؤیت دوسرے ملک کیلئے	۹۹
	چاند دیکھنے کی دعا	۱۰۵
۱۶	رمضان میں روزہ چھوڑنے کو مباح بنانے والے عذر	۱۰۷
	مریض	۱۰۸
	مسافر	۱۱۲
	حیض ونفاس	۱۲۱
	حمل اور دودھ پلانا	۱۲۳
	روزہ رکھنے سے عاجز آدمی	۱۲۴
۱۷	روزہ توڑنے والی اشیاء	۱۲۶
	کھانا پینا	۱۲۶
	جماع	۱۲۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

	حیض ونفاس اور ولادت	۱۳۰
	عمداً قے کرنا	۱۳۲
	سینگی یا نشتر سے خون کا اخراج	۱۳۲
	منی کا اخراج	۱۳۵
	طاقتی انجکشن کا استعمال	۱۳۶
	روزہ کی نیت توڑنا	۱۳۶
	ارتداد	۱۳۷
	عمداً قصداً روزہ ترک کرنا	۱۴۰
	روزہ توڑنے کی ممانعت	۱۴۴
۱۸	مکروہات روزہ	۱۴۶
	کلی اور ناک میں پانی ڈالتے وقت مبالغہ کرنا	۱۴۶
	غیبت، جھوٹ، گالی گلوچ وغیرہ	۱۴۷
	شہوت کے ساتھ بیوی کو بوسہ لینا	۱۴۹
	شہوت کے ساتھ بیوی کو مسلسل دیکھتے رہنا	۱۵۱
۱۹	روزہ دار کیلئے معفو عنہ اعمال	۱۵۲
	بھول چوک سے کھاپی لینا	۱۵۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

	مسواک کرنا	۱۵۲
	گرمی کی شدت کی وجہ سے سر پر پانی بہانا	۱۵۳
	بحالت روزہ احتلام ہونا	۱۵۳
	سرمہ لگانا	۱۵۴
	خوشبو کا استعمال کرنا	۱۵۵
	غسل کرنا	۱۵۵
	بوقت ضرورت کھانے کا ذائقہ چیک کرنا	۱۵۶
	تھوک نگلنا	۱۵۷
۲۰	روزہ کے جدید طبی مسائل	۱۵۹
	ٹوتھ پیسٹ اور برش کا استعمال	۱۵۹
	نیبولائزیشن	۱۶۰
	قطرے	۱۶۱
	بے ہوشی	۱۶۷
	معدے میں نالی داخل کرنا	۱۷۰
	طبی معائنہ کیلئے نالی داخل کرنا	۱۷۱
	ٹیکے	۱۷۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

	فرج یا دبر میں داخل کئے جانے والے آلات	۱۷۴
	گردوں کی صفائی	۱۷۵
	لیباٹری ٹیسٹ کیلئے خون نکالنا	۱۷۶
	زبان کے نیچے رکھی جانے والی ٹکیاں	۱۷۸
	ڈرپ یا انجکشن کیلئے مستقل لگی رہنے والی سوئی	۱۷۸
	مرہم تیل، مساج کریم	۱۷۸
	مثانے کی صفائی کیلئے نالی کا استعمال	۱۷۹
	دانتوں کی صفائی، دانت بھرنا یا نکالنا	۱۷۹
	روزہ کی حالت میں خون عطیہ کرنا	۱۸۰
	وٹامن اور رگوں کے ٹیکے	۱۸۱
۲۱	روزہ کے آداب	۱۸۳
	جھوٹ سے اجتناب	۱۸۳
	غیبت سے اجتناب	۱۸۳
	چغل خوری سے اجتناب	۱۸۴
	ملاوٹ سے اجتناب	۱۸۵
	جھوٹی گواہی سے اجتناب	۱۸۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

	حرام چیزوں سے نظروں کی حفاظت	۱۹۰
	سحری کھانا	۱۹۰
	سحری مؤخر کرنا	۱۹۳
	سحری کا وقت	۱۹۵
	سحری کی برکات	۱۹۶
	افطاری میں جلدی کرنا	۱۹۷
	افطار کس چیز سے کیا جائے	۲۰۰
	افطار کرانے کی فضیلت	۲۰۲
	افطار کے وقت دعا	۲۰۲
۲۲	رمضان المبارک کے خصوصی اعمال	۲۰۴
	روزہ	۲۰۴
	قیام اللیل	۲۰۵
	قیام اللیل کا وقت	۲۰۷
	قیام اللیل کی رکعات	۲۰۸
	نماز وتر	۲۲۲
	افطار کرانا	۲۲۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

	صدقہ وخیرات کرنا	۲۲۵
	اعتکاف کرنا	۲۲۷
	اعتکاف کے شروط	۲۳۰
	اعتکاف کارکن	۲۴۴
	اعتکاف کے بعض ضروری مسائل	۲۴۵
	نواقض اعتکاف	۲۵۳
	لیلۃ القدر کی تلاش	۲۶۲
	لیلۃ القدر کی علامات	۲۶۴
	لیلۃ القدر میں دعا	۲۶۵
	صدقہ فطر	۲۶۶
	وجہ تسمیہ، فرضیت، حکم	۲۶۶
	صدقہ فطر کی مشروعت کی حکمت	۲۶۸
	صدقہ فطر میں کون سے جنس نکالی جائے	۲۷۰
	صدقہ فطر کی ادائیگی کا وقت	۲۷۲
	صدقہ فطر کی مقدار	۲۷۴
	صدقہ فطر کے مستحق	۲۷۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

	صدقہ فطر دینے کی جگہ	۲۷۸
	صدقہ فطر اجناس یا قیمت میں	۲۷۹
۲۳	تکبیرات	۲۹۰
	تکبیرات کے الفاظ	۲۹۳
۲۴	عید	۲۹۷
	عید الفطر کے مسنون اعمال	۲۹۹
	مسائل نماز عید	۳۱۴
۲۵	شوال کے چھ روزے	۳۲۰
۲۶	کلمہ تشکر	۳۲۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

الحمد لله رب العالمين، والعاقبة للمتقين، والصلاة والسلام على عبده ورسوله وخليله وصفوته من خلقه نبينا وإمامنا وسيدنا محمد بن عبدالله، وعلى آله وأصحابه ومن سلك سبيله واهتدى بهداه إلى يوم الدين. أما بعد

تمام قسم کی تعریفیں حمد وثنا اللہ رب العالمین کیلئے ہیں جس اللہ وحدہ لاشریک نے یہ چند کلمات لکھنے کی توفیق عطا فرمائی، یقینی طور پر اگر اللہ ذوالجلال والاکرام کا فضل وکرم اور احسان شامل نہ ہوتا تو ان کلمات کا لکھنا ہمارے لئے مشکل ہی نہیں ناممکن تھا۔

قارئین کرام!

کیا یہ حقیقت نہیں کہ ہم سب کا خالق ومالک اللہ وحدہ لاشریک ہے جو تمام مخلوقات کا خالق ومالک اور رزاق ہے، اسی کے حکم سے زمانے کا نظام چلتا ہے وہی زندہ اور موت دینے والا ہے اور وہی خالق حقیقی زمانے کا نظام مرتب فرما کر سال میں بارہ مہینے پرونے والا ہے، اور وہی ذات مقدسہ ومطہرہ ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت اور تفوق وامتیاز بخشنے والی ہے، اور اسی نے رمضان المبارک کو باقی تمام تر مہینوں پر خاص فضیلت عطا فرمائی اور اسی مقدس اور عظیم مہینے میں اللہ نے قرآن مجید کا نزول فرمایا، اللہ تعالی نے سال کے تمام مہینوں میں ماہ رمضان کو جو فضیلت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وبرتری اور تفوق وامتیاز بخشا ہے وہ کسی دوسرے مہینے کو حاصل نہیں، صیام رمضان اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے، یہ مہینہ اسلامی سال کا نواں مہینہ ہے، یہ مہینہ نزول سعادت کی یادگار ہے خدا پرستیوں کا سرچشمہ ہے، صبر و تحمل اور ایثار نفس کا معلم ہے، اس مہینے میں مغفرت ورحمت کی برسات ہوتی ہے، معاصی کرنے والوں کو راہ نجات ملتی ہے، فسق وفجور میں کمی اور اعمال صالحہ میں کثرت ہوتی ہے، ایسا مہینہ جس میں اللہ تعالی خصوصی طور پر اپنے بندوں کی مغفرت کرتا ہے، یہ ایسا مہینہ ہے کہ جس میں ایک ایسی رات ہوتی ہے جسے لیلۃ القدر کہا جاتا ہے اور لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے، یہ ایسا مہینہ ہے کہ جس میں تلاوت قرآن، ذکر واذکار اور مجالس تبلیغ شب وروز ہوتی ہیں، اہل ثروت رضائے الہی کیلئے فرض زکواۃ کی ادائیگی اور انفاق فی سبیل اللہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں، لوگ قیام اللیل میں شرکت کرتے ہوئے بارگاہ صمدیت میں سربسجود ہو کر دعا ومناجات کرتے ہوئے توبہ واستغفار کرتے ہیں اور اپنی بدکرداریوں اور سیاہ کاریوں کو معاف کرا کر جنت نعیم کے مستحق ٹھرتے ہیں۔

رمضان المبارک برکتوں، رحمتوں اور عظمتوں کا مہینہ ہے، درجات کی بلندی اور آخرت کیلئے نیکیوں کے ذخیرہ کرنے کا یہ بہترین موقع ہے، رمضان نیکیوں کا وہ موسم بہار ہے جس میں ریاضتوں کی نہ تھمنے والی برسات ہوتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضرورت اس امر کی ہے کہ اس مقدس مہینے کو غنیمت جان کر قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کی روشنی میں اللہ تعالی کی عبادت کی جائے اور قرآن وسنت کو فہم سلف کے مطابق سمجھنے کی کوشش جائے، اور غیبت، جھوٹ، فریب، گالی گلوچ، لڑائی جھگڑے ، فحش گوئی سے اجتناب کرتے ہوئے صیام رمضان اور قیام رمضان کو اپنے اوپر لازم بناتے ہوئے اخروی کامیابی کیلئے ہر معاملے میں کتاب وسنت کی تعلیمات کے مطابق اپنے شب وروز گزارے جائیں۔

سبب اختیار موضوع:

جوں ہی رمضان المبارک کا مقدس مہینہ سایہ فگن ہوتا ہے تو بڑے ہی دھوم دھام سے مسلم معاشرے میں تیاریاں شروع ہو جاتی ہیں اور مساجدوں کے دائرے تنگ پڑنے لگ جاتے ہیں کیونکہ سرکش شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے اور جنت نعیم کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں مگر بد قسمتی سے اکثریت معاشرے میں رائج چیزوں پر عمل پیرا ہوتے ہوئے نظر آتی ہیں کسی کو اس بات پر سوچنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی کہ جن اعمال کو ہم سر انجام دیتے ہیں کیا شریعت اسلامیہ میں اس کی حقیقی رہنمائی موجود بھی ہے یا نہیں، جہاں یہ مقدس اور مبارک مہینہ اپنی بد کرداریوں اور سیاہ کاریوں کو معاف کرانے کا ایک انمول تحفہ ہوتا ہے وہاں ہی معاشرے میں رائج چیزوں پر چل کر انسان مالہ وماعلیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے دائرے تک پہنچ جاتا ہے، اس لئے شدت سے یہ ضرورت محسوس کی جانے لگی کہ اس سلسلے میں شریعت اسلامیہ کی حقیقی تعلیمات کو عوام الناس میں لایا جائے، ہمارے استاد محترم فضیلۃ الشیخ عبد القیوم السراجی / حفظہ اللہ ورعاہ نے اس سلسلے میں قدیم وجدید مسائل پر شریعت اسلامیہ کی حقیقی تعلیمات کو عوام الناس میں لانے کیلئے مطالبہ کیا اور وقتاً فوقتاً رہنمائی اور مشوروں سے نوازا جس کی وجہ سے یہ کتاب آپ قارئین تک پہنچانے کی سعادت حاصل ہوئی، حالانکہ اس کے علاوہ بھی متعدد موضوعات تھے مگر اس کا تعلق ایک ایسے عظیم مہینے سے تھا جو کہ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک عظیم رکن ہے اور اس مقدس مہینے میں اکثر عبادتیں جمع ہو جاتی ہیں اس لئے شریعت اسلامیہ میں اس کے آداب واحکام کیا ہے اسے عوام میں لانے کی ضرورت ہے اس موضوع کو اختیار کرنے کا بنیادی یہی سبب بنا اور اسی مطالبہ پر اس موضوع کو اختیا کیا گیا۔

زیر نظر کتاب "روزہ اور اسکے آداب" میں شریعت اسلامیہ کے چشمہ صافی سے دلائل کو جمع کیا گیا ہے، اور آئے روز درپیش آنے والے جدید مسائل کے بارے میں فتاوی جات نقل کرکے رواۃ حدیث اور علماء کرام کا مختصر تعارف پیش کرتے ہوئے وضاحت طلب مسائل کو عام فہم انداز میں پیش کرنے کی حتی الوسع کوشش کی ہے، کیونکہ شرعی احکام کا ایک بڑا حصہ ایسا ہے جو اہل بدعت کی فتنہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انگیز موشگافیوں کی نذر ہو چکا ہے۔لوگ ایک عمل نیکی سمجھ کر کرتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ انہیں جہنم کی طرف لے جارہا ہوتا ہے کیونکہ وہ عمل دین کا حصہ نہیں ہوتا بلکہ دین میں خود ساختہ ایجاد کا مظہر ہوتا ہے،ضرورت اس امر کی تھی کہ ان تمام مسائل کو مکمل تحقیق کے ساتھ عام فہم انداز میں یوں قلم بند کر دیا جائے کہ ہر طبقہ کے افراد اس سے مستفید ہو سکیں اور بدعات سے اپنا دامن بچا کر صحیح احادیث کی روشنی میں سنت نبوی اپنا سکیں۔بہر کیف میں نے اس کتاب میں خالص کتاب وسنت کی تعلیمات کو فروغ دیا ہے اور مسائل کو قرآن وسنت کی روشنی میں حل کرنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے اور اللہ کے فضل وکرم سے مسائل لکھتے ہوئے پوری احتیاط سے کام لیا ہے اور روایات کو اچھے طریقے سے جانچ پڑتال کر کے اپنی کتاب میں جگہ دی ہے،اس کتاب میں مقصود تو یہ ہے کہ عوام الناس کو احکام ومسائل سے آگاہ کیا جائے اسلئے سادہ اور عام فہم زبان استعمال کی ہے تاکہ عوام الناس کو زیادہ فائدہ ہو۔

اللہ تعالی شرف قبولیت بخشے،اور ہماری اخروی کامیابی کا زینہ بنائے۔آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

ان الحمدلله،نحمده ونستعينه،من يهده الله فلامضل له،ومن يضلل فلاهادي له،وأشهدأن لاإله الاالله وحده لاشريك له،وأن محمداعبده ورسوله۔أمابعد

علم نافع کی دلیل یہ ہے کہ آدمی نے جو سیکھا اسے دوسروں تک پہونچانے کی اسے توفیق ملے۔عزیزم محمد صدیق لون صاحب استاذ دارالحدیث السلفیہ امام آباد رام بن الکلیۃ السلفیہ سے فارغ ہوئے اور انہوں نے درس وتدریس میں مشغولیت کے ساتھ ساتھ تالیف وتصنیف سے بھی تعلق رکھا یہ اچھا کردار ہے اللہ جل شانہ مزید توفیق دے۔

زیر نظر کتاب روزوں سے متعلق ایک جامع کوشش ہے،مؤلف نے حتی المقدور محنت کی ہے کہ امت مسلمہ کو اس پہلو میں صحیح دین سے آگاہ کیا جائے اللہ انہیں جزائے خیر دے۔

کتبہ

محمد رمضان زاھد المدنی

مدرس الکلیۃ السلفیہ مومن آباد سری نگر

۲۰۲۱/۰۲/۰۹-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

الحمدلله رب العالمين،والعاقبة للمتقين،والصلاة والسلام على رسوله الأمين،وعلى آله وأصحابه أجمعين:أمابعد

اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے اسلئے تمام احکامات کی اساس قرآن وحدیث ہیں جو وحی الٰہی ہیں۔اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے روزہ اسلام کا چوتھا رکن ہے جس طرح سے ایک مسلمان کیلئے توحید نماز زکواۃ کے احکام ومسائل کا سیکھنا ضروری ہے اسی طرح روزہ کے احکام ومسائل سے متعارف ہونا بھی لازمی ہے۔خصوصا جب ایک مسلمان یہ نیت رکھتا ہو کہ اس کا عمل بارگاہ ایزدی میں قبول ہو تو لازمی ہے کہ وہ عمل قرآن اور صحیح احادیث کے مطابق ہو۔یہ جب ہی ممکن ہو سکتا ہے جب ایک انسان اس عمل کے تعلق سے قرآن وحدیث کا علم رکھتا ہو۔

زیر نظر کتاب "روزہ اور اسکے آداب" ہمارے فاضل شاگرد استاد دارالحدیث السلفیہ امام آباد رم بن شیخ محمد صدیق لون السلفی کی علمی شاہکار ہے موصوف نے روزے کے مسائل واحکام کو عام فہم میں قرآن وحدیث کے دلائل سے جمع کئے ہیں۔اور فروعی ومسلکی اختلاف سے ہٹ کر صحیح احادیث کی روشنی میں کتاب کو ترتیب دیا ہے۔

مؤلف سے علمی اختلاف کی گنجائش ہو سکتی ہے البتہ امت اسلامیہ کیلئے اس اہم ترین اسلامی رکن پر عمل پیرا ہونے کیلئے نہایت ہی مفید ہے۔اور مؤلف کی اس کاوش اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دلچسپی پر انکی حوصلہ افزائی کیلئے دارالحدیث السفیہ امام آبادرام بن نے اس کتاب کی اشاعت کا ذمہ اپنے سر لیا اور الحمدللہ مالی مشکلات ہونے کے باوجود اس کتاب کو شائع کیا۔

بہر کیف مجموعی اعتبار سے کتاب اپنے موضوع پر منفرد کتاب ہونے کے ساتھ ساتھ جدید وقدیم مسائل کو اپنے دامن میں سموئے ہوئے ہے اللہ تعالی اس کتاب کو مؤلف کیلئے دین ودنیا کی بہتری کا ذریعہ بنائے۔ آمین

عبدالقیوم السراجی
پرنسپل دارالحدیث السلفیہ امام آبادرام بن
۲۰۲۱/۰۲/۱۷-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روزہ کی تعریف

لغوی تعریف:

عربی زبان میں روزہ کو "الصوم" کہتے ہیں جو باب "صام یصوم صوما وصیاما" سے مصدر ہے، صوم کا لغوی معنی ہے "اِمساک" یعنی کسی چیز سے رک جانے، یا اسے چھوڑ دینے یا اس سے باز رہنے کے ہیں، جیسے کہ اللہ تبارک وتعالی نے مریم علیہا السلام کی بات نقل کرتے ہوئے فرمایا: ﴿ إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَٰنِ صَوْمًا فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنسِيًّا ﴾[1]

میں نے (اللہ) رحمن کے نام کا روزہ رکھا ہے میں آج کسی شخص سے بات نہ کرونگی۔

اسی طرح سے اسلامی شریعت کے مطابق روزہ رکھنا اور کسی چیز کو چھوڑ دینا، اور روزہ دار وہ ہے جو اپنے آپ کو کھانے پینے اور عمل مباشرت سے روکے۔[2]

شرعی تعریف:

اصطلاح شریعت میں علماء کرام نے صوم کی متعدد تعریفیں کی ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

---

[1] مریم/ ۲۶۔

[2] لسان العرب/ ۱۲/ ۳۵۱۔ التعریفات/ ۱۷۸۔ القاموس الجدید/ ۵۲۷۔ مصباح اللغات/ ۴۸۶۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے صوم کی یوں تعریف کی ہیں:

''الإمساك عن الأكل والشرب والجماع وغيرها مما وردبه الشرع فی التهارعلی وجه المشروع، ويتّبع ذلك الإمساك عن الرّفث والجهلوغيرهامن الكلام المحرم والمكروه''[3]

کھانے پینے جماع اور شریعت میں وارد دیگر امور شریعت کے مطابق دن کے وقت میں رک جانے کا نام روزہ ہے، اور اس میں شہوت والے امور، جہالت اور دیگر حرام اور مکروہ باتوں سے اجتناب بھی شامل ہے۔

علی بن محمد بن علی زین شریف جرجانی رحمہ اللہ نے یوں تعریف کی ہیں:

''الِامساك عن الأكل والشّرب والجماع من الصّبح اِلی المغرب مع النية''[4]

صبح (طلوع فجر) سے لے کر غروب آفتاب تک خلوص نیت کے ساتھ کھانے پینے اور جماع سے رک جانا روزہ کہلاتا ہے۔

بعض لوگوں نے تعریف یوں کی ہے:'' الإمساك عن المفطرات من شهوتي البطن والفرج من طلوع الفجرالصادق اِلی غروب الشمس بنية''

عبادت کی نیت سے صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک پیٹ اور شرم گاہ کی خواہشات جیسے روزہ توڑنے والی اشیاء سے دور رہنا۔

---

[3] کتاب الصیام من شرح العمدۃ لشیخ الاسلام ابن تیمیۃ/۱/۲۴-

[4] التعریفات للجرجانی/۱۷۸-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لفظ صوم کی مناسبت:

اس لفظ (امساک) کی لفظ صوم سے یہ مناسبت ہے کہ روزہ دار ایک مخصوص وقت کیلئے کھانے پینے اور جماع اور دیگر خواہشات نفس سے رک جاتا ہے۔

نیت سے مراد:

نیت سے مراد دل کا ارادہ ہے اور زبان سے نیت کی ادائیگی بدعت ہے، نیت تمام اعمال کیلئے شرط ہے، اور نیت روزہ کے ارکان میں سے ایک عظیم رکن ہے، اور نیت اعمال کی روح ہوتی ہے اور اعمال کا انحصار بھی نیت پر ہی ہوتا ہے، نیت کی درستگی پر اعمال کی درستگی ہوگی، اور نیت درست نہیں تو اعمال بھی درست نہیں ہونگے، تو روزہ کی صحت کیلئے نیت کا ہونا ضروری ہے، لہذا شرعی روزہ وہ ہوتا ہے جس میں اللہ تعالی کے قرب اور عبادت کی نیت سے ممنوع چیزوں سے رکا جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روزہ کی فضیلت

ماہ رمضان رحمتوں، برکتوں، سعادتوں اور مغفرتوں کا مہینہ ہے اللہ تعالی نے اس مہینے کو بہت ساری فضیلتوں اور اچھائیوں سے امتیاز بخشا ہے جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

۱۔ رمضان المبارک کا روزہ رکھنا اسلام کے بنیادی پانچ ارکان میں سے ایک رکن ہے۔

عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: " بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ "[5]

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکواۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

۲۔ رمضان المبارک میں قرآن مجید کا نزول ہوا۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ

---

[5] صحیح بخاری / کتاب الایمان / باب دعائکم ایمانکم / ۸۔ صحیح مسلم / کتاب الایمان / باب أرکان الاسلام ودعائمہ العظام / ۱۶- یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾[6]

ماہ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں ہدایت کی اور حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والی کھلی نشانیاں ہیں تم میں سے جو اس مہینے کو پائے وہ اس کا روزہ رکھے۔

۳۔ رمضان المبارک میں ایک ایسی رات آتی ہے جسکی عبادت ہزار مہینوں سے افضل ہے۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿ إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ. وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ. لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ﴾[7]

بے شک ہم نے اسے شب قدر میں نازل فرمایا۔ اور آپ نے کیا سمجھا کہ شب قدر کیا ہے۔ شب قدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

۴۔ روزہ ان اعمال میں سے ایک عمل ہے جن کے کرنے والوں کو اللہ تعالی اجر عظیم سے نوازتا ہے۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا﴾[8]

---

[6] سورۃ البقرۃ/ ۱۸۵۔

[7] سورۃ القدر/ ۱۔۳۔

[8] سورۃ الأحزاب/ ۳۳۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں بکثرت اللہ تعالی کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں ان (سب کیلئے) اللہ تعالی نے (وسیع) مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے

۵۔ روزہ جہنم کی آگ سے ڈھال ہے۔

قبیلہ عامر بن صعصعہ کے مطرف نامی ایک فرد بیان کرتے ہیں کہ عثمان بن ابی العاص ثقفی نے انہیں پلانے کیلئے دودھ منگایا، تو انہوں نے کہا: "سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الصِّيَامُ جُنَّةٌ مِنْ النَّارِ كَجُنَّةِ أَحَدِكُمْ مِنْ الْقِتَالِ "[9]

کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: روزہ جہنم سے ڈھال ہے جیسے تم میں سے کسی شخص کے پاس لڑائی کی ڈھال ہوتی ہے۔

فوائد و مسائل:

۱۔ روزہ دوزخ سے بچاتا ہے، ایک تو اس لئے کہ یہ ایک بڑی نیکی ہے جس کی وجہ سے

---

[9] سنن نسائی / کتاب الصیام / باب ذکر الاختلاف علی محمد بن أبی یعقوب فی حدیث أبی أمامۃ فی فضل الصائم / ۲۲۳۱-۲۲۳۲۔ سنن ابن ماجہ / کتاب الصیام / باب ماجاء فی فضل الصیام / ۱۶۳۹۔ مسند احمد / مسند المدنیین / حدیث عثمان بن أبی العاص / ۱۶۲۷۳۔ یہ الفاظ ابن ماجہ کے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہت گناہ معاف ہو جاتے ہیں، دوسرے اس لئے کہ روزے کی وجہ سے انسان بہت سے گناہوں کے ارتکاب سے بچ جاتا ہے جن کے ارتکاب کی صورت میں وہ جہنم میں جا سکتا ہے۔

۲۔ گناہوں سے اجتناب اور نیک عمل کی انجام دہی دونوں چیزیں جنت میں لے جانے والی اور جہنم سے بچانے والی ہیں۔[۱۰]

(۲) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: '' الصِّيَامُ جُنَّةٌ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ وَإِنْ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ''[۱۱]

روزہ ڈھال ہے اس لئے (روزہ دار) نہ فحش باتیں کرے اور نہ جہالت کی باتیں اور اگر کوئی شخص اس سے لڑے یا اسے گالی دے تو اسے چاہے کہ کہے: میں روزہ سے ہوں۔

۶۔ روزہ کی وجہ سے اللہ تعالی بندے کو جہنم کی آگ سے دور کر دیتا ہے۔

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: '' مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا بَاعَدَ اللَّهُ بِذَلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنْ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا''

---

[۱۰] سنن ابن ماجہ ترجمہ و فوائد از عطاء اللہ ساجد / ۲ / ۵۶۷۔

[۱۱] صحیح بخاری / کتاب الصوم / باب فضل الصوم / ۱۸۹۴۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو بھی بندہ اللہ تعالی کے راستے میں ایک دن کا روزہ رکھے تو اس ایک دن کے بدلہ میں اللہ تعالی اس کے چہرے کو نار جہنم سے ستر سال کے برابر دور فرمائے گا۔[۱۲]

۷۔ قیامت کے روز روزہ روزہ دار کیلئے سفارش کرینگے۔

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''الصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ الصِّيَامُ أَيْ رَبِّ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ وَيَقُولُ الْقُرْآنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ قَالَ فَيُشَفَّعَانِ''[۱۳]

قیامت کے دن بندہ کے حق میں روزہ اور قرآن سفارش کریں گے، روزہ کہے گا اے اللہ میں نے اس بندے کو دن میں کھانے پینے اور خواہش نفس سے روکا لہذا اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما، قرآن کہے گا میں نے اسے رات کو سونے سے روکا لہذا اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما: پھر ان دونوں کی سفارش قبول کی جائیگی۔

---

[۱۲] صحیح بخاری / کتاب الجهاد والسیر / باب فضل الصوم فی سبیل اللہ / ۲۶۸۵۔ صحیح مسلم / کتاب الصیام / باب فضل الصیام فی سبیل اللہ لمن یطیقہ بلا ضرر ولا تفویت حق / ۱۱۵۳۔

[۱۳] مسند احمد / مسند عبد اللہ بن عمرو / ۶۶۲۶۔ حاکم (۲۰۳۶)۔ امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۸۔ بحالت ایمان و ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھنا سابقہ گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے۔

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ [۱۴] سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مَن صامَ رَمَضانَ إيمانًا واحْتِسابًا غُفِرَ له ما تَقَدَّمَ مِن ذَنْبِهِ''[۱۵]

جو شخص ایمان رکھتے ہوئے اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے، اس کے سابقہ گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں۔

۹۔ روزہ ابواب الخیر میں سے ہے۔

معاذ بن جبل [۱۶] رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا

---

[۱۴] ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ: نام عبد اللہ یا عبد الرحمن تھا، قبیلہ دوس سے تعلق رکھتے تھے، ۶ ہجری میں مشرف باسلام ہوئے، ۷۸ سال کی عمر پائی، ۵۹ھ میں اس دنیا سے رخصت ہوئے، اور مدینہ منورۃ کے بقیع غرقد نامی قبرستان میں دفن کئے گئے، حضرت عمر کے زمانہ خلافت میں مفتی کے فرائض انجام دیتے رہے، ان سے ۵۳۷۴ احادیث مروی ہیں۔ اسد الغابۃ (۶/ ۳۱۳)۔

[۱۵] صحیح بخاری / کتاب الصوم / باب صوم رمضان احتسابا من الیمان / ۱۹۰۱۔ صحیح مسلم / کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ / باب الترغیب فی قیام رمضان / ۷۶۰۔ یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

[۱۶] معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ: آپ کو ۱۰ھ میں قاضی یا عامل بنا کر اہل یمن کی طرف بھیجا گیا، ابو بکر صدیق کے عہد خلافت تک یمن ہی میں رہے، پھر شام کا رخ کیا اور طاعون عمواس کے زمانہ میں وفات پائی۔ اسد الغابۃ (۵/ ۱۸۷)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" ألا أدلُّكَ على أبوابِ الخيرِ : الصَّومُ جُنَّةٌ ، والصَّدَقةُ تُطفي الخطيئةَ كما يُطفئُ الماءُ النَّارَ ، وصلاةُ الرَّجلِ من جوفِ اللَّيلِ"

کیا میں تمہیں خیر کے دروازوں کی رہنمائی نہ فرماؤں: روزہ ڈھال ہے، اور صدقہ اسی طرح گناہ کو بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھاتا ہے، اور درمیان رات میں نماز ادا کرنا۔[17]

امام ترمذی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۱۰۔ روزہ کا اجر بے حساب ہے۔

ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلاَّ الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ" [18]

ابن آدم کا نیک عمل دس گناہ سے لے کر سات سو گنا تک آگے بڑھایا جاتا ہے اللہ تعالی نے فرمایا: مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دونگا۔

---

[17] سنن ترمذی / أبواب الایمان / باب ماجاء فی حرمۃ الصلاۃ / ۲۶۱۶۔ سنن ابن ماجہ / کتاب الفتن / باب کف اللسان فی الفتنۃ / ۳۹۷۳۔ مسند احمد بن حنبل / مسند الأنصار / حدیث معاذ بن جبل / ۲۲۰۱۶۔ یہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔

[18] صحیح بخاری / کتاب الصوم / باب فضل الصوم / ۱۸۹۴۔ صحیح مسلم / کتاب الصیام / باب فضل الصیام / ۱۱۵۱۔ یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۱۔ رمضان میں دعا کی قبولیت کے زیادہ امکانات ہیں کیونکہ یہ روزوں کا مہینہ ہے اور روزہ سب سے پر خلوص عبادت ہے۔

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ الصَّائِمُ حَتَّى يُفْطِرَ وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا اللَّهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَيَفْتَحُ لَهَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ وَيَقُولُ الرَّبُّ وَعِزَّتِي لَأَنْصُرَنَّكِ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ" تین لوگوں کی دعائیں رد نہیں ہوتیں: انصاف پرور حاکم کی، روزہ دار کی یہاں تک کہ وہ افطار کر لے، اور مظلوم کی دعا کو اللہ تعالی بدلیوں کے اوپر اٹھاتا ہے اور اس کیلئے آسمان کے دروازے کھول دیتا ہے اور رب فرماتا ہے: میری عزت کی قسم کچھ دیر بعد سہی میں تیری ضرور مدد کروں گا۔[19]

۱۲۔ اعمال صالحہ میں کوئی عمل روزہ کے برابر نہیں ہے۔

ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں: " أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مُرْنِي بِأَمْرٍ آخُذُهُ عَنْكَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهُ" میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے کسی ایسی بات کا حکم دیجئے جس سے اللہ تعالی مجھے نفع پہنچائے،

---

[19] سنن ترمذی / ابواب الدعوات / باب سبق المفردون / ۳۵۹۸۔ سنن ابن ماجہ / کتاب الصیام / باب فی الصائم لاترد دعوتہ / ۱۷۵۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ نے فرمایا: روزہ کو لازم پکڑو کیونکہ اس کے مثل کوئی چیز نہیں۔[20]

ایک دوسری روایت کے الفاظ یوں ہیں:

ابو امامہ صدی بن عجلان باہلی[21] رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: " أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مُرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ "[22]

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو میں نے کہا: انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کون سا عمل افضل ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم روزہ کو لازم پکڑو، یقیناً اس کے برابر کوئی عمل نہیں ہے۔

---

[20] سنن نسائی / کتاب الصیام / باب ذکر الاختلاف علی محمد بن أبی یعقوب فی حدیث أبی أمامۃ / ۲۲۲۰-

[21] ابو امامہ باہلی: نام صدی بن عجلان، کنیت ابو امامہ، بنو باہلہ سے تعلق کی وجہ سے باہلی کہلائے، بیعت رضوان میں شریک تھے، پہلے مصر میں رہتے تھے پھر حمص چلے گئے وہیں ۹۱ برس کی عمر پاکر ۸۱-۸۲ھ میں وفات پائی، ان سے ۲۵۰ حدیثیں مروی ہیں۔ طبقات ابن سعد (۷/ ۴۱۱) ۔التاریخ الکبیر (۴/ ۳۲۶)۔

[22] سنن نسائی / کتاب الصیام / باب ذکر الاختلاف علی محمد بن أبی یعقوب فی حدیث أبی أمامۃ / ۲۲۲۲۔ مسند احمد / مسند الأنصار / حدیث أبی أمامۃ الباھلی / ۲۲۱۴۲۔ امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۳۔ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔

ام معقل اسدیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا[۲۳] نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً "[۲۴]

(عمرۃ فی رمضان تعدل حجۃ) رمضان میں عمرہ کرلینا حج کے برابر ہے۔

۱۴- رمضان میں جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں اور شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے۔

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتْ الشَّيَاطِينُ "جب ماہ رمضان داخل ہو جاتا ہے، آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں، اور

---

[۲۳] ام معقل اسدیہ رضی اللہ عنہا کا تعلق اسد بن خذیمہ سے تھا انہوں نے اسلام قبول کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ سے بیعت بھی کی تھی انکے شوہر ہیثم بن نھیک بن اساف المعروف ابی معقل اسدی یہ غزوہ احد میں شریک بھی ہوئے تھے اور حجۃ الوداع کے موقع پر انہوں نے وفات پائی۔ اسد الغابۃ (۷/ ۳۹۷-۳۹۸)۔

[۲۴] مسند احمد بن حنبل / مسند النساء / حدیث أم معقل الأسدیۃ / ۲۷۰۶۔ سنن ابی داؤد / کتاب المناسک / باب العمرۃ / ۱۹۸۸۔ سنن ترمذی / أبواب الحج عن رسول اللہ ﷺ / باب ماجاء فی عمرۃ رمضان / ۹۳۹۔ سنن ابن ماجہ / کتاب المناسک / باب العمرۃ فی رمضان / ۲۹۹۱۔ سنن الدارمی / کتاب المناسک / باب فضل العمرۃ فی رمضان / ۱۹۰۲۔ یہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جہنم کے سر وازے بند کئے جاتے ہیں، اور شیاطین ہتھکڑیوں میں جھکڑے جاتے ہیں۔[۲۵]

ترمذی اور ابن ماجہ میں یہ الفاظ ہیں:

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتْ الشَّيَاطِينُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَيُنَادِي مُنَادٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ وَلِلَّهِ عُتَقَاءُ مِنْ النَّارِ وَذَلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ''[۲۶]

جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیطان اور سرکش جن زنجیروں میں جکڑ دئے جاتے ہیں، دوزخ کے دروازے بند کئے جاتے ہیں ان میں سے کوئی بھی دروازہ نہیں کھولا جاتا ہے، اور جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا ہے، اور ایک منادی آواز لگاتا ہے: اے خیر کے چاہنے والے آگے بڑھ، اور اے شر کے چاہنے والے پیچھے ہٹ، اور اللہ بہت ساروں کو جہنم سے آزاد

---

[۲۵] صحیح البخاری / کتاب الصوم / باب ھل یقال رمضان أو شھر رمضان / ۱۸۹۹۔ صحیح مسلم / کتاب الصیام / باب فضل شھر رمضان / ۱۰۷۹۔ یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

[26] سنن ترمذی / أبواب الصیام / باب ماجاء فی فضل شھر رمضان / ۶۸۲۔ سنن ابن ماجہ / کتاب الصیام / باب ماجاء فی فضل شھر رمضان / ۱۶۴۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرماتا ہے، اور یہ ہر رات ہوتا ہے۔

۱۵۔ رمضان المبارک کے روزے دوسرے رمضان تک گناہوں کا کفارہ ہے۔

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: "الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمْعَةُ إِلَى الْجُمْعَةِ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ "[۲۷]

پانچ نمازیں، جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک ان گناہوں کا کفارہ ہے جو ان کے درمیان سرزد ہوئے ہونگے۔

۱۶۔ روزہ دار کیلئے مخصوص دروازہ باب الریان ہو گا۔

سھل بن سعد[۲۸] رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ أَيْنَ الصَّائِمُونَ فَيَقُومُونَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ"

---

[۲۷] صحیح مسلم / کتاب الطہارۃ / باب المکفرات لما بینھن ما اجتنب الکبائر / ۲۳۳۔ سنن ترمذی / أبواب الصلاۃ عن رسول اللہ ﷺ / باب فی فضل الصلوات الخمس / ۲۱۴۔ یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

[۲۸] ان کا نام سہل بن سعد بن مالک بن خالد تھا ہجرت نبوی سے ۵ سال قبل پیدا ہوئے ۹۱ھ میں ۹۶ سال کی عمر پا کر وفات پائی۔ اسد الغابۃ (۲/ ۴۷۲)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریان کہا جاتا ہے روز قیامت اس میں روزہ دار داخل ہونگے انکے علاوہ کوئی اس دروازے سے داخل نہیں ہو گا کہا جائیگا روزہ دار کہاں ہیں پس وہ کھڑے ہونگے ان کے علاوہ کوئی اس میں داخل نہیں ہو سکے گا جب وہ داخل ہو جائینگے تو اس دروازے کو بند کر دیا جائیگا پھر کوئی اور اس سے داخل نہیں ہو سکے گا۔[۲۹]

فوائد و مسائل:

۱۔ جنت کے آٹھ دروازے ہیں جو مختلف نیکیوں کی طرف منسوب ہیں، مثلا: باب الصلاۃ (نماز کا دروازہ) باب الجہاد (جہاد کا دروازہ) باب الصدقۃ (صدقہ کا دروازہ)۔

۲۔ ایک شخص جس نیکی کو زیادہ اہمیت دیتا ہے اور اسکی ادائیگی کی زیادہ کوشش کرتا ہے، وہ اس نیکی سے منسوب دروازے سے جنت میں داخل ہو گا، اگر زیادہ صفات کا حامل ہو تو ایک سے زیادہ دروازوں سے بلایا جائیگا۔ مثلا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جنت کے آٹھوں دروازوں سے بلایا جائیگا۔[۳۰]

---

[۲۹] صحیح بخاری / کتاب الصوم / باب الریان للصائمین / ۱۸۹۶۔ صحیح مسلم / کتاب الصیام / باب فضل الصیام / ۱۱۵۲۔ یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

[۳۰] صحیح بخاری / کتاب الصوم / باب الریان للصائمین / ۱۸۹۷۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ریان: لفظ ریان ریّ سے مشتق ہے جس کے معنی سیر ابی کے ہیں۔ چونکہ روزہ میں پیاس کی تکلیف ایک خاص تکلیف ہے جس کا بدل ریان ہی ہو سکتا ہے جس سے سیر ابی حاصل ہو اسلئے یہ دروازہ خاص روزہ داروں کیلئے ہو گا جس میں داخل ہو کر وہ سیر اب اور قطعی سیر اب ہو جائیں گے پھر وہ تا ابد پیاس محسوس نہیں کریں گے [۳۱]

ریان کی وجہ تسمیہ:

محدث ملا علی قاری [۳۲] رحمہ اللہ فرماتے ہیں یا تو وہ بنفسہ ریان ہے کیونکہ اس کی طرف کثیر نہریں جاری ہیں اور اس کے قریب تازہ اور سر سبز و شاداب پھل پھول بکثرت ہیں۔ یا قیامت کے دن اس کے ذریعے سے لوگوں کی پیاس مٹے گی اور تر و تازگی و نظافت چہرے پر ہمیشہ رہیگی۔ [۳۳]

---

[۳۱] مرعاۃ المفاتیح فی مشکاۃ المصابیح (۴/ ۲۳۰)۔

[۳۲] ان کا نام ابو الحسن علی بن سلطان تھا ہرات میں پیدا ہوئے اور مکہ معظمہ میں حاضر ہو کر وہاں کے علماء سے فیض حاصل کیا ان میں سے علامہ ابن حجر ہیثمی، علامہ ابو الحسن بکری، شیخ عبد اللہ سندی، شیخ قطب الدین مکی وغیرھم ہیں، مکہ معظمہ کے اندر وفات پائی۔ مرعاۃ المفاتیح (۱/ ۳۳۱)

[۳۳] مرعاۃ المفاتیح فی مشکاۃ المصابیح (۴/ ۲۳۰)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روزہ کے مشروع ہونے کی حکمتیں

اللہ تعالی کے اسماء میں سے ایک اسم حکیم ہے جو کہ حکمت اور حکم سے مشتق ہے چونکہ حکم بھی اللہ تعالی کا ہی ہے اور اسکے تمام احکامات بھی پر حکمت ہے۔ اللہ تعالی نے روزہ فرض کرتے ہوئے اسکی حکمت کا بھی ذکر فرمایا۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴾[٣٤]

اے ایمان والو تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر روزہ فرض کیا گیا تھا تاکہ تم تقوی اختیار کرو۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے روزے کو تقوی و پرہیز گاری حاصل کرنے کا ذریعہ بنایا ہے۔ علماء کرام نے روزے کی مشروعیت کی متعدد حکمتیں بیان فرمائی ہیں جن میں سے چند حسب ذیل ہیں:

۱۔ روزہ اللہ تعالی کی عطا کردہ نعمتوں کے شکر کا ایک وسیلہ ہے۔

روزہ نام ہے کھانا پینا خواہشات ترک کرنے کا اور کھانا پینا یہ اللہ تعالی کی بہت بڑی نعمت ہے اس سے کچھ دیر کیلئے رک جانا اسکی قدر و قیمت اجاگر کرتا ہے۔ پھر انسان ان نعمتوں کا شکر ادا کرنے پر راغب ہوتا ہے۔

---

[٣٤] سورۃ البقرۃ/ ۱۸۳۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ روزہ خالص اللہ تعالی کی عبادت کرنے اور اسکے مطیع ہونے کا ذریعہ ہے۔

۳۔ روزہ امت اسلامیہ کی وحدت کا مظہر ہے۔

۴۔ روزہ اخلاقی تربیت کرنے کے ساتھ ساتھ قوت ارادی اور صبر کی تربیت کرتا ہے۔

۵۔ روزے سے شہوات پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

جب انسان شکم سیر ہوتا ہے اور اسکا پیٹ بھرا ہو تو اسے شہوت کی تمنا ہوتی ہے اور جب بھوکا ہوتا ہے تو شہوت سے اجتناب کرتا ہے۔

عبد الرحمن بن یزید نے کہا: "دَخَلْتُ مع عَلْقَمَةَ والأَسْوَدِ علَى عبْدِ الله، فَقَالَ عبْدُ الله: كُنّا مَعَ النبيَّ صلى الله عَلَيْهِ وَسلم شَبابًا لَا نجِدُ شَيْئا، فَقَالَ لَنا رسُولُ الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: يَا مَعْشَرَ الشَّبابُ مَنِ اسْتَطاعَ الباءَةَ فلْيَتَزَوَّجْ، فإنّهُ أغضُّ لِلْبَصَرِ وأحْصَنُ لِلْفَرْجِ، ومَنْ لمْ يَسْتَطِعْ فعَلَيْهِ بالصَّوْمِ فإنّهُ لَهُ وِجاءٌ"[۳۵]

کہ میں علقمہ اور اسود (رحمہم اللہ) کے ساتھ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے ہم سے کہا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں نوجوان تھے اور ہمیں کوئی چیز میسر نہیں تھی، نبی کریم ﷺ نے ہم سے فرمایا:

---

[۳۵] صحیح بخاری / کتاب النکاح / باب قول النبی ﷺ من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج / ۴۷۷۸۔ صحیح مسلم / کتاب النکاح / باب استحباب النکاح لمن تاقت نفسہ الیہ ووجد مونۃ واشتغال من عجز عن المؤن بالصوم / ۲۵۷۶۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اے نوجوانوں کی جماعت تم میں سے جسے نکاح کی استطاعت ہو اسے نکاح کرانا چاہیے کیونکہ نکاح نظر کو جھکانے والا اور شرم گاہ کو محفوظ رکھنے والا ہے اور جسے استطاعت نہ ہو اس کیلئے روزے کا اہتمام لازمی ہے بے شک وہ اس کے لئے کسر شہوت ہے۔

٦۔روزہ حرام اشیاء سے اجتناب کا ذریعہ ہے۔

کیونکہ انسان جب اللہ تعالی کی حلال کردہ اشیاء کو رضائے الہی کے حصول کیلئے ترک کر دینے پر تیار ہو جاتا ہے تو حرام اشیاء ترک کرنے پر بدرجہ اولی تیار ہو گا۔

٧۔روزہ انسان کو یقین وایمان پر تیار کرتا ہے۔اللہ تعالی ہر وقت اسکی نگرانی ونگہبانی کر رہا ہے یہی وجہ ہے کہ انسان طاقت کے باوجود اپنی خواہشات اور حلال اشیاء ترک کر دیتا ہے کیونکہ اسے یقین ہوتا ہے کہ اللہ تعالی اسے دیکھ رہا ہے۔

٨۔روزہ فقراء ومساکین پر شفقت ورحمت اور نرمی کرنے کا باعث ہے۔

جب انسان کچھ دیر کیلئے بھوکا رہتا ہے تو اسے ان لوگوں کی حالت کا احساس ہوتا ہے جنہیں ہر وقت کھانا نصیب نہیں ہوتا اسطرح انسان غرباء کی اعانت ان کے ساتھ شفقت ورحمت اور احسان کیلئے تیار ہو جاتا ہے۔

٩۔روزہ شیطان کو غم وغصہ دلانے اور اس کی کمزوری ثابت کرنے کا ایک وسیلہ ہے۔

روزے سے شیطان کے وسوسے بھی کم ہو جاتے ہیں اسی بناء پر معاصی اور گناہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وجرائم بھی کم ہوتے ہیں۔

اسکی وجہ یہ ہے کہ شیطان انسان میں خون کی طرح گردش کرتا ہے تو روزے کی وجہ سے گردش والی جگہیں تنگ پڑ جاتی ہیں جس سے وہ کمزور ہو جاتا ہے اور اسکا نفوذ بھی کم ہوتا ہے۔

۱۰۔ روزے کے ذریعے مسلمان کثرت سے اطاعت کے کام سرانجام دینے کا عادی بن جاتا ہے۔ روزہ دار دوران روزہ کثرت کے ساتھ اطاعت و فرمانبرداری کے کام انجام دیتا ہے۔

۱۱۔ روزہ انسان میں دنیاوی خواہشات و لذات سے زہد پیدا کر دیتا ہے اور اللہ تعالی کے پاس موجود اجر و ثواب حاصل کرنے کی رغبت پیدا کر دیتے ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روزہ کے فوائد

۱۔ روزہ رکھنے سے تقوی کا حصول ہوتا ہے۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴾[۳۶]

اے ایمان والو تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر روزہ فرض کیا گیا تھا تاکہ تم تقوی اختیار کرو۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے روزے کو تقوی و پرہیز گاری حاصل کرنے کا ذریعہ بنایا ہے۔

۲۔ اللہ تعالی نے روزہ کا اجر غیر محدود رکھا ہے۔

ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلاَّ الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ" [۳۷]

ابن آدم کا نیک عمل دس گناہ سے لے کر سات سو گنا تک آگے بڑھایا جاتا ہے اللہ

---

[۳۶] سورۃ البقرۃ/ ۱۸۳۔

[۳۷] صحیح بخاری/ کتاب الصوم/ باب فضل الصوم/ ۱۸۹۴۔ صحیح مسلم/ کتاب الصیام/ باب فضل الصیام/ ۱۱۵۱۔ یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعالی نے فرمایا: مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دونگا۔

فوائد و مسائل:

۱۔ یہ اللہ تعالی کا اس کے بندوں پر خاص فضل ہے کہ بندہ اسکی توفیق سے جو نیکی کرتا ہے اسکا ثواب صرف ایک نیکی کے برابر دینے کے بجائے بہت زیادہ بڑھا دیتا ہے۔ اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿ مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا وَمَن جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴾[۳۸]

جو شخص نیکی لیکر آیا، اس کے لئے اس کا دس گناہ ملیں گے، جو شخص برا کام کرے گا اس کو اس کے برابر ہی سزا ملے گی اور ان پر ظلم نہ ہو گا۔

حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن کی بیان کردہ یہ مقدار کم از کم ہے، ثواب اس سے بھی زیادہ ہو سکتا ہے۔

۲۔ ثواب کی کثرت کا دارومدار حسن نیت، اخلاص اور اتباع سنت پر ہے۔

۳۔ عمل وہی قبول ہوتا ہے جو خالص اللہ تعالی کی رضا کیلئے کیا گیا ہو، ریا اور دکھاوے کی غرض سے کیا جانے والا عمل اللہ کے ہاں نا قابل قبول ہے۔ چونکہ روزے کا تعلق نیت سے ہوتا ہے اور دوسرے ظاہری اعمال جیسے نماز، زکاۃ، حج وغیرہ کی نسبت روزہ پوشیدہ ہوتا ہے اور اس میں ریا کا شائبہ بھی کم ہوتا ہے اسی وجہ سے اس کے اجر کو بھی

---

[۳۸] سورۃ الأنعام / ۱۶۰۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پوشیدہ رکھا گیا ہے۔[۳۹]

۳۔ روزہ (جہنم کی) آگ سے بچنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "الصِّيَامُ جُنَّةٌ وَحِصْنٌ حَصِينٌ مِنْ النَّارِ "[۴۰] روزہ ڈھال ہے اور جہنم سے حفاظت کیلئے محفوظ قلعہ ہے۔

جابر بن عبد اللہ[۴۱] رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "قَالَ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ الصِّيَامُ جُنَّةٌ يَسْتَجِيرُ بِهَا الْعَبْدُ مِنْ النَّارِ وَهُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ " ہمارے رب عزوجل نے فرمایا: روزہ ڈھال ہے جس کے ذریعے بندہ جہنم کی آگ سے بچتا ہے اور روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دونگا۔[۴۲]

---

[۳۹] سنن ابن ماجہ ترجمہ و فوائد از عطاء اللہ ساجد (۲/ ۵۶۶)۔

[۴۰] مسند احمد / مسند أبي هريرة / ۹۲۲۵۔

[۴۱] جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ: کنیت ابو عبد اللہ، انصاری قبیلہ سلم کی طرف نسبت کی وجہ سے انصاری سلمی کہلائے، کبار صحابہ میں شمار ہوتے ہیں، آخری عمر میں بصارت سے محروم ہو گئے، ۷۴ھ میں فوت ہوئے، ۹۴ برس کی عمر پائی۔ کہا گیا ہے کہ مدینہ میں وفات پانے والے آخری صحابہ ہیں۔ ان سے ۱۵۴۰ حدیثیں مروی ہیں۔ اسد الغابۃ (۱/ ۴۹۲)

[۴۲] مسند احمد / مسند المكثرين من الصحابة / مسند جابر بن عبد الله / ۱۴۶۶۹۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:" مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا بَاعَدَ اللَّهُ بِذَلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنْ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا"

جو بھی بندہ اللہ تعالی کے راستے میں ایک دن کا روزہ رکھے تو اس ایک دن کے بدلہ میں اللہ تعالی اس کے چہرے کو نار جہنم سے ستر سال کے برابر دور فرمائے گا۔[۴۳]

۴۔روزہ جنت کا راستہ ہے۔

ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں:" أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مُرْنِي بِأَمْرٍ آخُذُهُ عَنْكَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهُ" میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے کسی ایسی بات کا حکم دیجئے جس سے اللہ تعالی مجھے نفع پہنچائے، آپ نے فرمایا: روزہ کو لازم پکڑو کیونکہ اس کے مثل کوئی چیز نہیں۔[۴۴]

۵۔روزہ جنسی شہوت کا بہترین علاج ہے۔

---

[۴۳] صحیح بخاری / کتاب الجھاد والسیر / باب فضل الصوم فی سبیل اللہ / ۲۶۸۵۔ صحیح مسلم / کتاب الصیام / باب فضل الصیام فی سبیل اللہ لمن یطیقہ بلا ضرر ولا تفویت حق / ۱۱۵۳۔

[۴۴] سنن نسائی / کتاب الصیام / باب ذکر الاختلاف علی محمد بن أبی یعقوب فی حدیث أبی أمامۃ / ۲۲۲۰۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبدالرحمن بن یزید نے کہا: ''دَخَلْتُ مع عَلْقَمَةَ والأسْوَدِ علَى عبْدِ الله، فَقَالَ عبْدُ الله: كُنّا مَعَ النبيَّ صلى الله عَلَيْهِ وَسلم شَبابًا لَا نجِدُ شَيْئا، فَقَالَ لَنا رسُولُ الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: يَا مَعْشَرَ الشَّبابُ مَنِ اسْتَطاعَ الباءَةَ فلْيَتَزَوَّجْ، فإنّهُ أغضُّ لِلْبَصَرِ وأحْصَنُ لِلْفَرْجِ، ومَنْ لمْ يَسْتَطِعْ فعَلَيْهِ بالصَّوْمِ فإنّهُ لَهُ وِجاءٌ''[٤٥]

کہ میں علقمہ اور اسود (رحمہم اللہ) کے ساتھ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے ہم سے کہا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں نوجوان تھے اور ہمیں کوئی چیز میسر نہیں تھی، نبی کریم ﷺ نے ہم سے فرمایا: اے نوجوانوں کی جماعت تم میں سے جسے نکاح کی استطاعت ہو اسے نکاح کرانا چاہیے کیونکہ نکاح نظر کو جھکانے والا اور شرم گاہ کو محفوظ رکھنے والا ہے اور جسے استطاعت نہ ہو اس کیلئے روزے کا اہتمام لازمی ہے بے شک وہ اس کے لئے کسر شہوت ہے۔

٦۔ روزہ گناہوں کا کفارہ ہے۔

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مَن صامَ رَمَضانَ إيمانًا واحْتِسابًا غُفِرَ له ما تَقَدَّمَ مِن ذَنْبِهِ''[٤٦]

---

[٤٥] صحیح بخاری / کتاب النکاح / باب قول النبی ﷺ من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج / ٤٧٧٨ ۔ صحیح مسلم / کتاب النکاح / باب استحباب النکاح لمن تاقت نفسہ الیہ ووجد مونۃ واشتغال من عجز عن المؤن بالصوم / ٢٥٧٦-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو شخص ایمان رکھتے ہوئے اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے، اس کے سابقہ گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں۔

اس سے مراد وہ صغیرہ گناہ ہیں جن کا تعلق حقوق اللہ سے ہے، کبیرہ گناہ توبہ سے معاف ہوتے ہیں اور حقوق العباد اس وقت تک معاف نہیں ہوتے جب تک انہیں ادا نہ کر دیا جائے، الا یہ کہ صاحب حق معاف کر دے۔[۴۷]

حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا تھا آپ ﷺ نے فرمایا:

''فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ''

انسان کیلئے اس کے بال بچے، اس کا مال اور اس کے پڑوسی فتنہ (آزمائش) ہیں جس کا کفارہ نماز روزہ اور صدقہ بن جاتا ہے۔[۴۸]

۷۔ روزہ قیامت کے دن روزہ دار کی شفاعت کریگا۔

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

[۴۶] صحیح بخاری / کتاب الصوم / باب صوم رمضان احتسابا من الیمان / ۱۹۰۱۔ صحیح مسلم / کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ / باب الترغیب فی قیام رمضان / ۷۶۰۔ یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

[۴۷] سنن ابن ماجہ ترجمہ و فوائد از مولانا عطاء اللہ ساجد (۲/ ۵۶۸)۔

[۴۸] صحیح بخاری / کتاب المناقب / باب علامات النبوۃ فی الاسلام / ۳۳۹۳۔ صحیح بخاری / کتاب الصوم / باب الصوم کفارۃ / ۱۷۹۶۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''الصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ الصِّيَامُ أَيْ رَبِّ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ وَيَقُولُ الْقُرْآنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ قَالَ فَيُشَفَّعَانِ''[۴۹]

قیامت کے دن بندہ کے حق میں روزہ اور قرآن سفارش کریں گے، روزہ کہے گا اے اللہ میں نے اس بندے کو دن میں کھانے پینے اور خواہش نفس سے روکا لہذا اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما، قرآن کہے گا میں نے اسے رات کو سونے سے روکا لہذا اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما: پھر ان دونوں کی سفارش قبول کی جائیگی۔

۸۔ روزہ دار کی دعا رد نہیں کی جاتی۔

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: '' ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ الصَّائِمُ حَتَّى يُفْطِرَ وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا اللَّهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَيَفْتَحُ لَهَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ وَيَقُولُ الرَّبُّ وَعِزَّتِي لَأَنْصُرَنَّكِ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ''

تین لوگوں کی دعائیں رد نہیں ہوتیں: انصاف پرور حاکم کی، روزہ دار کی یہاں تک کہ وہ افطار کرلے، اور مظلوم کی دعا کو اللہ تعالی بدلیوں کے اوپر اٹھاتا ہے اور اس کیلئے

---

[۴۹] مسند احمد / مسند عبد اللہ بن عمرو / ۶۶۲۶۔ حاکم (۲۰۳۶)۔ امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آسمان کے دروازے کھول دیتا ہے اور رب فرماتا ہے: میری عزت کی قسم کچھ دیر بعد سہی میں تیری ضرور مدد کروں گا۔[50]

۹۔ روزہ دار کے منہ کی بو کستوری سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: " والَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَخَلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ تعَالى مِنْ رِيحِ المِسْكِ يَتْرُكُ طَعَامَهُ وشَرَابَهُ وشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي الصِّيامُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ والحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا "[51]

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالی کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی بہتر ہے، (اللہ تعالی فرماتا ہے) بندہ اپنا کھانا پینا اور اپنی شہوت میرے لئے چھوڑ دیتا ہے، اور روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دونگا، اور نیکیوں کا ثواب بھی اصل نیکی کے دس گنا ہوتا ہے۔

منہ کی بو سے وہ بو مراد ہے جو پیٹ خالی رہنے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے، چونکہ یہ اللہ

---

[50] سنن ترمذی / ابواب الدعوات / باب سبق المفردون / ۳۵۹۸۔ سنن ابن ماجہ / کتاب الصیام / باب فی الصائم لاترد دعوتہ / ۱۷۵۲۔

[51] صحیح بخاری / کتاب الصوم / باب فضل الصوم / ۱۸۹۴۔ صحیح مسلم / کتاب الصیام / باب فضل الصیام / ۲۰۲۰۔ یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعالی کی اطاعت کا ایک کام کرنے کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے اس لئے اللہ کو بہت محبوب ہے۔[۵۲]

۱۰۔روزہ انسانی صحت کا ضامن ہے۔

گرچہ اس سلسلے کی تمام روایات ضعیف ہیں البتہ طبی نقطہ نظر سے روزہ انسانی صحت کیلئے بہت مفید ہے۔

۱۱۔روزہ سے انسانی جسم میں موجود زہریلے مادوں کی صفائی ہوتی ہے۔

۱۲۔روزہ رکھنے سے انسانی جسم کا نظام دفاع مضبوط ہوتا ہے۔

[۵۲] سنن ابن ماجہ ترجمہ و فوائد از مولانا عطاء اللہ ساجد (۲/۵۶۶)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رمضان کے روزوں کی فرضیت اور اس کے مراحل

رمضان کے روزے قرآن مجید اور سنت نبویہ اور اجماع کی روشنی میں ہر بالغ اور عاقل قادر اور مقیم اور عذر اور موانع سے خالی مسلمان پر فرض ہے۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴾[53]

اے ایمان والو تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر روزہ فرض کیا گیا تھا تاکہ تم تقوی اختیار کرو۔

دوسرے مقام پر اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے:

﴿ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ﴾[54]

ماہ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں ہدایت کی اور حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والی کھلی نشانیاں ہیں تم میں سے جو اس مہینے کو پائے وہ اس کا روزہ رکھے۔

---

[53] سورۃ البقرۃ/۱۸۳۔

[54] سورۃ البقرۃ/۱۸۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں: "جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّأْسِ يُسْمَعُ دَوِيُّ صَوْتِهِ وَلَا يُفْقَهُ مَا يَقُولُ حَتَّى دَنَا فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنْ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَصِيَامُ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا وَلَا أَنْقُصُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ "[55]

اہل نجد میں سے ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا۔ بال بکھرے ہوئے تھے، ہم اس کی آواز کی بھنبھناہٹ سنتے تھے اور ہم سمجھ نہیں پا رہے تھے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے، یہاں تک وہ نزدیک آ پہنچا، تب معلوم ہوا کہ وہ اسلام کے بارے میں پوچھ رہا ہے۔ آپ نے فرمایا: کہ اسلام دن ورات میں پانچ نمازیں پڑھنا ہے، اس نے کہا: بس اس کے سوا اور کوئی نماز مجھ پر نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: الا یہ کہ تم نفل پڑھو، آپ ﷺ نے فرمایا: اور رمضان کے روزے رکھنا، اس نے کہا: اور کوئی روزہ مجھ پر تو نہیں ہے، آپ نے فرمایا: الا یہ کہ تم نفل روزہ رکھو، طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اور رسول اللہ ﷺ نے اس سے زکاۃ کا بیان کیا اور وہ کہنے لگا: بس اور صدقہ

---

[55] صحیح بخاری / کتاب الصوم / باب وجوب صوم رمضان / ۱۸۹۱-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجھ پر نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا: الا یہ کہ تم نفل صدقہ دو، راوی کہتے ہیں: پھر وہ شخص یہ کہتے ہوئے چلا گیا کہ اللہ کی قسم میں نہ اس میں بڑھاؤں گا نہ کم کرونگا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر یہ سچا ہے تو کامیاب ہو گیا۔

پوری امت اسلامیہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ رمضان کا روزہ فرض ہے اور اس کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

البتہ رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت بتدریج حسب ذیل تین مراحل میں ہوئی:

پہلا مرحلہ:

عاشوراء کا روزہ۔(یوم عاشوراء محرم الحرام کی دسویں تاریخ کو کہا جاتا ہے)۔

ربیع بنت معوذ بن عفراء[۵۶] بیان فرماتی ہیں: "أَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى الْأَنْصَارِ الَّتِي حَوْلَ الْمَدِينَةِ مَنْ كَانَ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ وَمَنْ كَانَ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ فَكُنَّا بَعْدَ ذَلِكَ نَصُومُهُ وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا الصِّغَارَ مِنْهُمْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَنَذْهَبُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَنَجْعَلُ لَهُمْ اللُّعْبَةَ مِنْ الْعِهْنِ فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أَعْطَيْنَاهَا إِيَّاهُ عِنْدَ الْإِفْطَارِ"

---

[۵۶] ربیع بنت معوذ بن عفراء انصاریہ بنی عدی بن نجار سے تھیں، ان کے والد معوذ بن عفراء کبار اہل بدر میں سے تھے، انکا نکاح ایاس بن بکیر لیثی سے ہوا تھا انہوں نے اسلام قبول کرنے کے بعد نبی ﷺ سے بیعت بھی کی، انکی وفات عبد الملک کے دور خلافت میں ہوئی. اسد الغابۃ/۱۱۱۶۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ رسول اللہ ﷺ نے عاشوراء کی صبح مدینہ کے قرب وجوار میں انصار کی بستیوں میں پیغام بھیجا کہ صبح سے جس نے روزہ رکھا ہے وہ اپنا روزہ پورا کرے اور جس نے صبح روزہ نہ رکھا وہ بقیہ دن کا روزہ پورا کرے، ہم اس کے بعد اس دن کا روزہ رکھتے تھے اور اپنے چھوٹے بچوں کو بھی روزہ رکھواتے تھے ان شاء اللہ، ہم مسجد جاتے تو انہیں روئی کا ایک کھلونا دے دیتے اور افطاری کے قریب اگر کوئی بچہ کھانے کی وجہ سے روتا تو ہم اسے وہی کھلونا دے دیتے تھے۔[۵۷]

دوسرا مرحلہ: شروع اسلام میں روزہ اختیاری فرض ہوئے۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ وَأَن تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴾[۵۸]

اور اس کی طاقت رکھنے والے فدیہ میں ایک مسکین کو کھانا دیں، پھر جو شخص نیکی میں سبقت کرے وہ اس کیلئے بہتر ہے، لیکن تمہارے حق میں بہتر کام روزہ رکھنا ہی ہے اگر تم جانتے ہو۔

تیسرا مرحلہ: رمضان کے روزوں کی فرضیت۔

---

[۵۷] صحیح بخاری / کتاب الصوم / باب صوم الصبیان / ۱۹۶۰۔ صحیح مسلم / کتاب الصیام / باب من اکل فی عاشوراء فلیکف بقیۃ یومہ / ۱۹۹۶۔

[۵۸] البقرۃ / ۱۸۴۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾[59]

پس جو تم میں سے حاضر (مقیم) ہو اسے چاہے کہ اس کا روزہ رکھے۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ[60] رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہے: " كانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الجَاهِلِيَّةِ، وكانَ النَّبِيُّ صلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ يَصُومُهُ، فَلَمَّا قَدِمَ المَدِينَةَ صَامَهُ وأَمَرَ بصِيَامِهِ، فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ كانَ رَمَضَانُ الفَرِيضَةَ، وتُرِكَ عَاشُورَاءُ، فكانَ مَن شَاءَ صَامَهُ، ومَن شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ "[61]

کہ قریش زمانہ جاہلیت میں عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے پھر رسول اللہ ﷺ نے بھی اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم دیا یہاں تک کہ رمضان کے روزے فرض ہو گئے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا جی چاہے یوم عاشوراء کا روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے وہ افطار کرے۔

---

[59] البقرۃ/۱۸۵۔

[60] عائشہ بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما، ہجرت مدینہ سے دو سال قبل ماہ شوال میں رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنی زوجیت میں لیا اور رخصتی ۱ھ میں ہوئی، رخصتی کے وقت انکی عمر ۹ سال تھی، ۵۷ یا ۵۸ھ میں ماہ رمضان کی ۱۷ تاریخ کو فوت ہوئیں، ابو ہریرہ نے انکی نماز جنازہ پڑھائی، بقیع قبرستان میں دفن ہوئیں، ان سے ۲۲۱۰ حدیثیں مروی ہیں۔ اسد الغابہ/۶/۸۸۰۔

[61] صحیح بخاری/کتاب الصوم/باب وجوب صوم رمضان/۱۷۹۴۔ بخاری/کتاب الصوم/باب صوم یوم عاشوراء/۲۰۰۱۔ صحیح مسلم/کتاب الصیام/باب صوم یوم عاشوراء/۲۶۳۹۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رمضان میں روزوں کی فرضیت کی حکمت

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ﴾[٦٢]

ماہ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں ہدایت کی اور حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والی کھلی نشانیاں ہیں تم میں سے جو اس مہینے کو پائے وہ اس کا روزہ رکھے۔

روزہ کی اقسام:

روزہ کی چار قسمیں ہیں:

پہلی قسم: واجب روزے۔[٦٣]

واجب روزے کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ جو وقت کے ساتھ واجب ہوں۔ مثلاً رمضان کے روزے۔

۲۔ جو کسی علت یا سبب کی بناء پر واجب ہوں۔ مثلاً کفارہ کے روزے۔

---

[٦٢] سورۃ البقرۃ/ ۱۸۵۔

[٦٣] واجب: اس حکم کو کہتے ہیں جس کے سرانجام دینے والے کو ثواب ملے اور چھوڑنے والا سزا کا مستحق ٹھرے۔ جیسے نماز پنجگانہ وغیرہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔جو نذر کی وجہ سے واجب ہوں۔ مثلا آدمی نذر مان لے کہ وہ ایک دن یا دس دن کا روزہ رکھے گا۔

دوسری قسم: نفل روزے۔[۶۴]

مثلا ایام بیض کے روزے، ہر مہینے کے تین روزے، عاشوراء کا روزہ، یوم عرفہ کا روزہ، شوال کے چھ روزے، سفر میں نفلی روزہ، جہاد یا حج کے سفر کے دوران کا روزہ، سوموار اور جمعرات کا روزہ وغیرہ۔

تیسری قسم: مکروہ روزے۔[۶۵]

مثلا: حاجی کیلئے عرفہ کا روزہ، صرف جمعہ کے دن کا روزہ، صرف دس محرم کا روزہ، عید الفطر اور عید الاضحی کا روزہ، صوم وصال، استقبال رمضان کا روزہ، ہمیشہ روزہ رکھنا وغیرہ۔

چوتھی قسم: حرام روزے۔[۶۶] مثلا عید کے دن کا روزہ، ایام تشریق کا روزہ، عورت کیلئے ایام حیض کا روزہ وغیرہ۔

---

[۶۴] نفل: وہ ہے جس کا شارع بغیر لزوم کے حکم دیں۔ جیسے سنن مؤکدہ۔

[۶۵] مکروہ: اس کو کہتے ہیں کہ جس کے چھوڑنے پر ثواب ملے اور کرنے کی وجہ سے گناہ نہ ہو۔ جیسے بائیں ہاتھ سے کوئی چیز لینا یا دینا۔ مختصر اصول از محمد بن صالح العثیمین / ۱۰-۱۱-

[۶۶] حرام: وہ ہے جس سے شارع بطور لزوم کے منع کر دیں۔ جیسے والدین کی نافرمانی کرنا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رمضان کی تعریف

رمضان کی لغوی تعریف:

عربی زبان میں رمضان بروزن "فعلان" "رمض" کا مصدر ہے اسکا معنی ہے سخت گرمی اور تپش، ریت وغیرہ پر سخت دھوپ پڑنا، گرم ہو کر جل اٹھنا، رمضان میں چونکہ روزہ دار بھوک وپیاس کی شدت محسوس کرتا ہے اس لئے اسے رمضان کہا جاتا ہے، اسکی جمع "رمضانات ورماضين وأرمضاء وأرمضة" آتی ہے۔ "الأرض الرمضاء" اس زمین کو کہا جاتا ہے جو سورج کی طمازت کی وجہ سے انگارا بنی ہوئی ہو۔

اور کہا جاتا ہے: "رمض النهار رمضا" دن کا سخت گرم ہونا، اسی طرح سے باب تفعیل سے کہا جاتا ہے: "رمض الصوم" اس نے روزہ کی نیت کی۔[٦٧]

لفظ رمضان اگرچہ مصدر ہے تاہم اسم علم کے طور پر مستعمل ہوتا ہے، عربی زبان میں اس کی مثالیں بہت ہیں جیسے قرآن ہے جس کے معنی اسم علم کے طور پر مستعمل ہوتے ہیں۔

ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رمضان رمضاء سے مشتق ہے اس کا معنی سخت گرم زمین ہے لہذا رمضان کا معنی سخت گرم ہوا، رمضان کا یہ نام اس لئے رکھا گیا کہ

---

[٦٧] لسان العرب لابن منظور / ٧ / ١٦٢۔ مصباح اللغات (٣١٥)۔ القاموس الجدید (٣٦٢)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب عربوں نے پرانی لغت سے مہینوں کے نام منتقل کئے تو انہیں اوقات اور زمانوں کے ساتھ موسوم کر دیا، جن میں وہ اس وقت واقع تھے، اتفاقاً رمضان ان دنوں سخت گرمی کے موسم میں آیا تھا اس لئے اس کا نام رمضان رکھ دیا گیا۔[٦٨]

[٦٨] مرقاۃ المفاتیح/۴/۲۲۹۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رمضان کی وجہ تسمیہ

ا۔شدید گرمی کے جلانے سے گناہوں کو جلا دینے یا بھوک وپیاس کے احساس کی مماثلت۔

شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:''قال أبو عمرو:وانما سمي رمضان لأنه رمضت فيه الفضال من الحر، وقال غيره لأن الحجارة كانت ترمض فيه من الحرارة،والرمضاء الحجارة المحماة''[٦٩]

عربی لغت کے مشہور امام ابو عمرو نے کہا:رمضان کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس ماہ میں سورج کی گرمی کے سبب پتھر وغیرہ سخت گرم ہو جاتے ہیں جس جس سے اونٹوں کے بچوں کے پاؤں جلنے لگتے ہیں۔چونکہ اس مہینے میں سورج کی گرمی کی شدت کی وجہ سے ریت اور پتھر وغیرہ اس قدر سخت گرم ہو جاتے تھے کہ ان پر چلنے والوں کے پاؤں جلنے لگتے تھے اس وجہ سے عربوں نے لغت قدیمہ میں اس مہینے کا نام رمضان رکھ دیا۔

شیخ محمد بن یعقوب فیروزآبادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:''سمي به لأنه يحرق الذنوب''
اس ماہ کا نام اس لئے رمضان رکھا گیا کہ یہ گناہوں کو جلا دیتا ہے۔[٧٠]

---

[69] غنیۃ الطالبین/رقم الباب/۱۳/رقم الصفحہ/۳۷۱۔

[٧٠] القاموس المحیط/۲/۳۳۰۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔بارش یا بادل کا برستے ہوئے صفائی کرنے کو گناہوں کی صفائی سے مماثلت۔

شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:"وقال الخليل مأخذه من الرمض وهو مطر يأتي في الخريف فسمي هذا الشهر رمضان لأنه يغسل الأبدان من الآثام غسلا ويطهر القلوب تطهيرا"[۷۱]

اور خلیل بن احمد فراہیدی نے کہا: کہ رمضان رمض سے ماخوذ ہے اور یہ ایک بارش ہے جو کہ موسم خریف میں برستی ہے تو اس مہینہ کا نام رمضان اس سبب سے ہوا کہ وہ ایمانداروں کے جسموں کو گناہوں سے دھوڈالتا ہے اور ان کے دلوں کو گناہوں کی آلودگیوں سے پاک وصاف کر دیتا ہے۔

---

[۷۱] غنیۃ الطالبین / رقم الباب / ۱۳ / رقم الصفحہ / ۳۷۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رمضان کے روزوں کا حکم

ہر بالغ وعاقل اور مقیم وصحت مند پر رمضان کا روزہ رکھنا فرض عین ہے۔[۷۲]

رمضان کے روزے شعبان سنہ دو ہجری میں فرض ہوئے۔[۷۳]

رمضان المبارک کے روزے کتاب وسنت اور اجماع کی رو سے فرض ہے۔

۱-اللہ تعالی نے قرآن مجید میں فرمایا: ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴾[۷۴]

اے ایمان والو تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر روزہ فرض کیا گیا تھا تاکہ تم تقوی اختیار کرو۔

اس آیت مبارکہ میں کتب کا معنی فرض ہونا ہے لہذا یہ آیت اہل ایمان پر روزوں کی فرضیت پر قطعی دلیل ہے۔

سنت نبویہ:

---

[۷۲] فرض عین: وہ فرض ہے جسے شارع نے لازمی طور پر کرنے کا حکم دیا ہو اور اسے کرنے پر ثواب اور نہ کرنے پر گناہ ہو۔ جیسے نماز پنجگانہ۔ مختصر اصول از محمد بن صالح العثیمین (مترجم/۱۰)

[۷۳] المجموع للنووی (۶/۲۵۰)۔

[۷۴] سورۃ البقرۃ/۱۸۳۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: " بُنِيَ الإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسولُ اللَّهِ، وإِقَامِ الصَّلَاةِ، وإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، والحَجِّ، وصَوْمِ رَمَضَانَ "[75]

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکواۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

شرح وفوائد:

۱۔ اسلام کا پہلا رکن شہادتین ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں، اسی کو نبی ﷺ نے پہلا رکن قرار دیا ہے۔

۲۔ نماز اسلام کا دوسرا رکن ہے۔ اور نماز ادا کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ اس کو اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے حکم کے مطابق انجام دیا جائے، اسکے شروط وارکان اور واجبات اور سنن کا لحاظ کیا جائے اور خشوع وخضوع کے ساتھ دل لگا کر ادا کیا جائے۔

۳۔ زکواۃ اسلام کا تیسرا رکن ہے اور زکواۃ کی ادائیگی کا مفہوم یہ ہے کہ اپنے مال میں

---

[75] صحیح بخاری / کتاب الایمان / باب دعائکم ایمانکم / ۸۔ صحیح مسلم / کتاب الایمان / باب أرکان الاسلام ودعائمہ العظام / ۱۶۔ یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غریبوں کے حقوق کا خیال رکھا جائے اور زکاۃ کو مستحقین تک پہنچایا جائے۔

۴۔حج اسلام کا چوتھا رکن ہے، اور حج کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی عبادت کی غرض سے حج کے مہینوں میں مکہ مکرمہ کا رخ کیا جائے اور طواف کعبہ، صفا و مروہ کے درمیان سعی، وقوف عرفہ، مزدلفہ و منی میں شب گزاری، رمی جمرات اور حلق و تقصیر وغیرہ جیسی مخصوص عبادات بجالائی جائیں، ہر تندرست اور استطاعت رکھنے والے مسلمان پر زندگی میں ایک بار حج فرض ہے۔

۵۔رمضان اسلام کا پانچواں رکن ہے، رمضان کے روزے سے مراد یہ ہے کہ رمضان کے مہینے میں اللہ کی عبادت کی غرض سے طلوع فجر سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور جماع، بلکہ روزے کو ختم کر دینے والی ہر چیز سے دور رہا جائے۔

اجماع امت:[۷۶] تمام علماء اس بات پر متفق ہیں۔[۷۷]

---

[۷۶] اجماع: نبی ﷺ کی وفات کے بعد کسی خاص دور میں امت مسلمہ کے تمام مجتہدین کا کسی دلیل کے ساتھ کسی شرعی حکم پر متفق ہو جانا اجماع کہلاتا ہے۔۔ مختصر اصول از محمد بن صالح العثیمین (مترجم/۷۶)

[۷۷] مراتب الاجماع/۳۹۔ بدایۃ المجتہد (۲/۲۸۳)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رمضان کے روزے فرض ہونے کی شرائط

رمضان المبارک کے روزے فرض ہونے کے متعدد شروط ہیں جو درج ذیل ہیں:

ا۔ اسلام۔ روزہ کے صحیح ہونے کیلئے اسلام شرط اول ہے کیونکہ روزے کے وجوب پر دلالت کرنے والی نصوص کے مخاطب صرف مسلمان ہیں۔

اس لئے کافر کے روزہ کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا۔ بلکہ تمام عبادات کا یہی حکم ہے۔

اللہ تعالی نے سورۃ الفرقان میں ارشاد فرمایا: ﴿ وَقَدِمْنَا إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنثُورًا ﴾[۷۸]

اور انہوں نے جو جو اعمال کئے تھے ہم نے انکی طرف بڑھ کر انہیں پراگندہ ذروں کی طرح کر دیا۔

کافروں کے عمل قیامت کے روز زروں کی طرح بے حیثیت ہونگے، کیونکہ وہ ایمان واخلاص سے بھی خالی ہونگے اور موافقت شریعت کے مطابق بھی نہیں ہونگے، اس آیت مبارکہ میں کافروں کے اعمال کو ذروں کے مثل کہا گیا ہے۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ وَمَا مَنَعَهُمْ أَن تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقَاتُهُمْ إِلَّا أَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ وَلَا يَأْتُونَ الصَّلَاةَ إِلَّا وَهُمْ كُسَالَىٰ وَلَا يُنفِقُونَ إِلَّا وَهُمْ كَارِهُونَ ﴾[۷۹]

---

[۷۸] سورۃ الفرقان/ ۲۳۔

[۷۹] التوبہ/ ۵۴۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کو نہیں روکا اس بات سے کسی چیز نے کہ ان کے صدقات قبول کئے جائیں سوائے اس کے کہ انہوں نے اللہ اور اسکے رسول کا انکار کیا، اور یہ کہ وہ نماز کو نہیں آتے مگر سست ہو کر، اور یہ کہ وہ کوئی چیز خرچ نہیں کرتے مگر اس حال میں کہ ناخوش ہوتے ہیں۔

اس آیت مبارکہ میں ان کے صدقات قبول نہ ہونے کے تین اسباب بیان کئے گئے ہیں:

۱۔ کہ ان کے دل اللہ اور اس کے رسول پر ایمان سے خالی ہیں، بلکہ وہ دونوں کے منکر ہیں اور ان کا کفر ان کی باتوں سے ظاہر ہوتا رہتا ہے۔

۲۔ ایمان کی بدنی شہادت نماز ہے، وہ بھی یہ لوگ خوشی اور نشاط سے نہیں بلکہ مارے باندھے سستی سے صرف اپنے ایمان کے دکھاوے کیلئے پڑتے ہیں، ان کا سستی سے آنا اس بات کی دلیل ہے کہ لوگوں کے سامنے ہوئے تو پڑھ لی اکیلئے ہوئے تو چھوڑ دی۔

۳۔ مالی عبادت بھی خوش دلی سے نہیں بلکہ مجبوراجرمانہ سمجھ کر ادا کر دیتے ہیں۔

پس معلوم ہوا کہ جب خیرات وغیرہ کافر سے قبول نہیں، تو باقی عبادات بدرجہ اولی قبول نہیں ہوں گی، اور علماء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اسلام روزہ کے صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہونے کیلئے شرط ہے۔[80]

۲۔ بلوغت۔ ہر بالغ پر خواہ مرد ہو یا عورت روزہ رکھنا واجب ہے۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: " رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنْ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنْ الْمُبْتَلَى حَتَّى يَبْرَأَ وَعَنْ الصَّبِيِّ حَتَّى يَكْبُرَ "[81]

تین آدمیوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے۔ سوئے ہوئے شخص سے یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے، دیوانہ سے یہاں تک کہ اسے عقل آجائے، اور بچہ سے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے۔

علامات بلوغت:

۱۔ عمر پندرہ سال ہو جائے۔

۲۔ احتلام ہو جائے۔

۳۔ زیر ناف کے بال اگ آئیں۔

---

[80] القوانین الفقہیہ (۸۶)۔

[81] سنن ابی داؤد / کتاب الحدود / باب فی المجنون یسرق اویصب حدا / ۴۳۹۸۔ سنن الدارمی / کتاب الحدود / باب رفع القلم عن ثلاثۃ / ۲۳۴۲۔ یہ الفاظ ابو داؤد کے ہیں۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی (۱۴۲۳) صحیح ابی داؤد (۴۴۰۳) میں اسے صحیح کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۔ عورت کیلئے حیض یا سینے کا ابھار۔

ان علامات میں سے کوئی بھی علامت پائے جانے پر اسے بالغ تصور کیا جائیگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھوٹے بچے کا روزہ

چھوٹے بچے پر روزہ فرض تو نہیں ہے۔ لیکن کیا اس کا روزہ صحیح ہو گا، اس مسئلہ میں صحیح بات یہ ہے کہ بچے کا روزہ اس وقت تک صحیح نہیں ہو گا جب تک کہ وہ ممیز نہ ہو ۔ لیکن اس کے ولی کو چاہے کہ اگر بچہ طاقت رکھتا ہو تو اسے روزہ رکھنے کا حکم دے نہ کہ رغبت و قدرت کے باوجود اس کو روکا جائے۔ بلکہ ولی کو چاہے کہ بچے کو روزہ رکھنے کی ترغیب دے تا کہ بچہ اسلامی تعلیم اور شعائر پر پروان چڑھے۔

اس کی دلیل ربیع بنت معوذ بنت عفراء کی روایت ہے وہ فرماتی ہے: "أَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى الْأَنْصَارِ الَّتِي حَوْلَ الْمَدِينَةِ مَنْ كَانَ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ وَمَنْ كَانَ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ فَكُنَّا بَعْدَ ذَلِكَ نَصُومُهُ وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا الصِّغَارَ مِنْهُمْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَنَذْهَبُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَنَجْعَلُ لَهُمْ اللُّعْبَةَ مِنْ الْعِهْنِ فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أَعْطَيْنَاهَا إِيَّاهُ عِنْدَ الْإِفْطَارِ"

کہ رسول اللہ ﷺ نے عاشوراء کی صبح مدینہ کے قرب وجوار میں انصار کی بستیوں میں پیغام بھیجا کہ صبح سے جس نے روزہ رکھا ہے وہ اپنا روزہ پورا کرے اور جس نے صبح روزہ نہ رکھا وہ بقیہ دن کا روزہ پورا کرے، ہم اس کے بعد اس دن کا روزہ رکھتے تھے اور اپنے چھوٹے بچوں کو بھی روزہ رکھواتے تھے ان شاء اللہ، ہم مسجد جاتے تو انہیں روئی کا ایک کھلونا دے دیتے اور افطاری کے قریب اگر کوئی بچہ کھانے کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وجہ سے روتا تو ہم اسے وہی کھلونا دے دیتے تھے۔[۸۲]

یہ حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ نابالغ بچے پر روزہ واجب نہیں ہے۔ بطور عادت بچے کو روزہ رکھنے کی ترغیب دی جائے تاکہ بچہ اسلامی تعلیم اور شعائر پر پروان چڑھے۔

عبداللہ بن عمرو[۸۳] بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ''[۸۴]

سات سال کی عمر میں اپنے بچوں کو نماز کا حکم دو، دس برس کی عمر میں انہیں اس پر

---

[۸۲] صحیح بخاری / کتاب الصوم / باب صوم الصبیان / ۱۹۶۰۔ صحیح مسلم / کتاب الصیام / باب من اکل فی عاشوراء فلیکف بقیۃ یومہ / ۱۹۹۶۔

[۸۳] عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ: اپنے والد سے پہلے مشرف باسلام ہوئے، اپنے والد سے صرف ۱۳ برس چھوٹے تھے، حدیث کے حافظ، عابد تھے، ۶۳ھ یا ۷۰ھ میں وفات پائی، تدفین میں اختلاف ہے، مکہ، طائف، مصر۔ آپ کی بہت سی زمین تھی جس میں زراعت کا کام نہایت اعلی پیمانے پر ہوتا تھا۔ اسد الغابہ (۳/ ۳۳۴)۔

[۸۴] مسند احمد / مسند عبداللہ بن عمرو / ۶۶۸۹۔ سنن ابی داؤد / کتاب الصلاۃ / باب متی یؤمر الغلام بالصلاۃ / ۴۹۵۔ سنن ترمذی / ابواب الصلاۃ / باب ماجاء متی یؤمر الصبی الصلاۃ / ۴۰۷۔ یہ الفاظ ابو داؤد کے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مارو، اوران کے خواب گاہ الگ کر دو۔

امام احمد بن حنبل [85] رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب بچہ میں روزہ رکھنے کی طاقت ہو تو اسے حکماروزہ رکھوایاجائے اور کوتاہی کرنے پر سختی کی جائے تاکہ اسکی تربیت ہو سکے۔

۳۔ عقل۔

بالغ وعاقل شخص پر روزہ فرض ہے۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:" رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنْ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنْ الْمُبْتَلَى حَتَّى يَبْرَأَ وَعَنْ الصَّبِيِّ حَتَّى يَكْبُرَ "[86]

---

[85] احمد بن حنبل رحمہ اللہ: نام احمد بن محمد بن حنبل، کنیت ابو عبد اللہ، ان کی ولادت ۱۶۴ھ میں ہوئی، اور وفات ۲۴۱ھ میں ہوئی ہے۔ ان کے چند معروف اساتذہ: محمد بن ادریس الشافعی، ابو داود الطیالسی۔ چند معروف تلامذہ: امام بخاری، امام مسلم، امام ابو داود۔ طبقات الحنابلہ (۱/۸-۴۴)۔ سیر اعلام النبلاء (۱۱/۱۷۸-۱۷۹)۔

[86] سنن ابی داؤد / کتاب الحدود / باب فی المجنون یسرق اویصب حدا / ۴۳۹۸۔ سنن الدارمی / کتاب الحدود / باب رفع القلم عن ثلاثۃ / ۲۳۴۲۔ یہ الفاظ ابو داؤد کے ہیں۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی (۱۴۲۳) صحیح ابی داؤد (۴۴۰۳) میں اسے صحیح کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تین آدمیوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے۔ سوئے ہوئے شخص سے یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے، دیوانہ سے یہاں تک کہ اسے عقل آجائے، اور بچہ سے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے۔

عقل کھونے والا خواہ پاگل ہو، نیم پاگل ہو یا ایسا بوڑھا ہو کہ تمیز کھو بیٹھا ہو الغرض ہر وہ شخص جو صاحب عقل نہ رہے وہ مکلف نہیں ہے۔ اسکا روزہ صحیح نہیں ہو گا، کیونکہ روزہ کیلئے نیت شرط ہے اور غیر عاقل کی نیت درست نہیں ہوتی۔

علماء اس بات پر متفق ہیں کہ عقل روزہ کے وجوب کیلئے شرط ہے اور مجنون کا روزہ درست نہیں ہے۔[۸۷]

۴۔ روزہ رکھنے کی طاقت۔

یہ شرط ادا ہے۔ کیونکہ اگر کسی کے پاس روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو اور وہ عاقل بالغ مسلمان ہو تو اس پر تو روزہ فرض ہے لیکن اس میں رخصت ہے کہ وہ رمضان میں چاہے تو نہ رکھے لیکن بعد میں قضا واجب ہے۔

معلوم ہوا کہ روزہ رکھنے کی طاقت کا ہونا شرط ادا ہے نہ کہ شرط وجوب ہے۔ علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ روزہ میں طاقت کا ہونا شرط ہے۔[۸۸]

---

[۸۷] الاقناع فی مسائل الاجماع (۱/۱۲۶)۔

[۸۸] بدایۃ المجتہد (۱/۲۸۳)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۔ موانع سے خالی۔

یہ عورتوں کیلئے مختص ہے، لہذا حیض ونفاس والی عورتوں پر روزہ لازم نہیں ہے۔

ابو سعید خدری[۸۹] رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''أَلَيسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ ولَمْ تَصُمْ'' کیا ایسا نہیں ہے کہ جب وہ حیض والی ہو تو نہ نماز پڑھتی ہے نہ روزہ رکھتی ہے۔[۹۰]

اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ایسے حالت میں روزہ درست نہیں ہے بلکہ اسکی قضاء لازم ہے۔

---

[۸۹] ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ: نام سعد بن مالک بن سنان تھا، کنیت ابو سعید، انصار کے قبیلہ خزرج سے ان کا تعلق تھا، کبار صحابہ میں ان کا شمار ہوتا ہے، خدرہ ایک انصاری قبیلہ ہے اسکی طرف یہ منسوب ہے، تقریباً ۸۶ برس کی عمر پائی، اور ۷۴ھ کے آغاز میں وفات پائے، ان سے ۱۱۷۰ حدیثیں مروی ہیں۔ اسد الغابہ (۱/ ۹۰۴)۔

[۹۰] صحیح بخاری / کتاب الصوم / باب الحائض تترک الصوم والصلاۃ / ۱۹۵۱۔ صحیح مسلم / کتاب الایمان / باب بیان نقصان الایمان بنقص الطاعات وبیان اطلاق لفظ الکفر علی غیر الکفر باللہ کالکفر النعمۃ والحقوق / ۲۵۰۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک دوسرے کو رمضان کی مبارک باد دینا

اس ماہ کی مبارکبادی دینا ثابت ہے، جیسے کہ نبی ﷺ اپنے صحابہ کرام کو رمضان کی آمد کی بشارت دیا کرتے تھے۔

ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا: ''قَدْ جَاءَكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَيُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ وَتُغَلُّ فِيهِ الشَّيَاطِينُ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا قَدْ حُرِمَ ''[91]

تحقیق کہ تمہارے پاس رمضان کا بابرکت مہینہ آیا ہے، بابرکت مہینہ، اللہ تعالی نے آپ پر اس کا روزہ فرض کیا ہے، اس میں جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں، اور اس میں جہنم کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں، اور اس میں شیاطین کو قید کیا جاتا ہے، اس میں ایک ایسی رات ہے جو ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو اس کے خیر سے محروم کیا گیا یقیناوہ محروم ہو گیا۔

معلوم ہوا کہ ایک دوسرے کو ماہ رمضان کی مبارک باد دے سکتے ہیں۔

چونکہ مومن کو جنت کے دروازے کھول دئے جانے کی اور گناہ گار کو جہنم کے

---

[91] مسند احمد / مسند أبي هريرة / ۷۱۴۸۔ سنن ترمذی / أبواب الصوم / باب ماجاء فی فضل شهر رمضان / ۶۸۲۔ یہ الفاظ احمد کے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دروازے بند ہو جانے کی عقلمند کو شیاطین بند کئے جانے کی خوش خبری کیوں نہ دی جائے۔ اس جیسا وقت کوئی اور وقت کیسے ہو سکتا ہے۔

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتْ الشَّيَاطِينُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَيُنَادِي مُنَادٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ وَلِلَّهِ عُتَقَاءُ مِنْ النَّارِ وَذَلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ''[92]

جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیطان اور سرکش جن زنجیروں میں جکڑ دئے جاتے ہیں، دوزخ کے دروازے بند کئے جاتے ہیں ان میں سے کوئی بھی دروازہ نہیں کھولا جاتا ہے، اور جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا ہے، اور ایک منادی آواز لگاتا ہے: اے خیر کے چاہنے والے آگے بڑھ، اور اے شر کے چاہنے والے پیچھے ہٹ، اور اللہ بہت ساروں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے، اور یہ ہر رات ہوتا ہے۔

مذکور حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو اس بابرکت مہینے کی خوشخبری سنائی، اس ماہ کی مبارکبادی دینا ثابت ہے اور یہ معاملات میں سے ہے

---

92 سنن ترمذی / أبواب الصیام / باب ماجاء فی فضل شھر رمضان / ٦٨٢۔ سنن ابن ماجہ / کتاب الصیام / باب ماجاء فی فضل شھر رمضان / ١٦٤٢۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معالات میں اصل اباحت ہے جب تک کہ ان کی حرمت کی دلیل نہ پائی جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روزہ کے ارکان

روزہ کے چار ارکان ہیں:

ا۔نیت۔

نیت کی لغوی تعریف۔لفظ نیت نوی ینوی سے ثلاثی مجرد کے باب ضرب کا صیغہ ہے، جس کے معنی ہے ارادہ کرنا، قصد کرنا۔اسکی جمع نیات آتی ہے۔[۹۳]

شرعی تعریف:"النية عزم القلب على عمل فرض أوغيره"[۹۴]

کسی فرض وغیرہ کی ادائیگی پر دل کا پختہ ارادہ نیت کہلاتا ہے۔

ابن عابدین نے نیت کی یوں تعریف کی ہے:" قصد الطاعة والتقرُّب إلى الله تعالى في إيجاد الفعل"[۹۵]

روزہ کیلئے نیت۔نیت روزہ میں اسی طرح شرط ہے جیسے باقی تمام عبادات واعمال میں شرط ہے۔[۹۶]

اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ

---

[۹۳] المنجد (۹۵۱)۔ معجم مقاییس اللغۃ (۵/۳۶۶)۔

[۹۴] المجموع للنووی (۱/۳۵۳)

[۹۵] حاشیۃ ابن عابدین / ۱ / ۱۰۵-

[۹۶] المجموع شرح المھذب / کتاب الصوم / النیۃ فی الصوم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ﴾[97]

انہیں صرف اسی عبادت کا حکم دیا گیا ہے کہ صرف اللہ تعالی کی عبادت کریں اسی کیلئے دین کو خالص رکھتے ہوئے تمام دینوں کو چھوڑ کر ایک طرف ہونے والے، اور نماز قائم رکھیں اور زکوۃ دیتے رہیں، یہی سیدھی ملت کا دین ہے۔

معلوم ہوا کہ عبادت میں نیت ضروری ہے کیونکہ اخلاص دل کا عمل ہے اس کے ساتھ اللہ تعالی کی رضا کو طلب کیا جاتا ہے۔[98]

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرمارہے تھے:" إنَّما الأعمالُ بالنِّيَّاتِ وإنَّما لِكلِّ امرئٍ ما نوى فمن كانت هجرتُهُ إلى دنيا يصيبُها أو امرأةٍ ينْكحُها فَهجرتُهُ إلى ما هاجرَ إليْهِ"[99]

تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کیلئے وہی ہے جو اس نے نیت کی، پس جس کی ہجرت دولت دنیا حاصل کرنے کیلئے ہو یا کسی عورت سے شادی کی غرض ہو، پس اس کی ہجرت ان ہی چیزوں کیلئے ہوگی جن کے حاصل کرنے کی نیت سے اس نے ہجرت کی ہے۔

---

[97] سورۃ البینۃ/ ۵۔

[98] تفسیر قرطبی/ سورۃ البینۃ/ تحت آیۃ(۵)

[99] صحیح بخاری/ باب کیف کان بدء الوحي الی رسول اللہ ﷺ/ ۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
'' يَغْزُو جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنْ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَفِيهِمْ أَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ قَالَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ ''[100]

قیامت کے قریب ایک لشکر کعبہ پر چڑھائی کریگا جب وہ مقام بیداء پر پہنچے گا تو انہیں اول سے آخر تک سب کو زمین میں دھنسا دیا جائیگا، عائشہ نے کہا: کہ میں نے کہا: یارسول اللہ اسے شروع سے آخر تک کیوں کر دھنسایا جائے گا جب کہ وہیں ان کے بازار بھی ہونگے اور وہ لوگ بھی ہونگے جو ان لشکریوں میں نہیں ہونگے آپ نے فرمایا: کہ ہاں شروع سے آخر تک ان کو دھنسا دیا جائیگا پھر ان کی نیتوں کے مطابق وہ اٹھائے جائیں گے۔

محل شاہد: '' يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ ''ان کی نیتوں کے مطابق وہ اٹھائے جائیں گے۔

ہر عمل کیلئے نیت کا درست ہونا ضروری ہے، روزہ بھی بہترین عمل ہے، بشرطیکہ خلوص دل کے ساتھ محض رضائے الٰہی کی نیت سے رکھا جائے اور حکم الٰہی پر یقین ہونا بھی شرط ہے کہ محض ادائیگی رسم نہ ہو پھر ثواب نہیں ملے گا۔

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے

---

[100] صحیح بخاری / کتاب البیوع / باب ماذکر فی الأسواق / ۲۱۱۸-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ مقصود بالذات عبادات جیسے نماز، روزہ، حج وغیرہ نیت کے بغیر درست نہیں ہوتیں۔[۱۰۱]

نیت کا وقت

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ مذید فرماتے ہیں کہ ہر عمل کے پیچھے نیت کار فرما ہوتی ہے لہذا اگر معلوم ہو جائے کہ کل رمضان ہے تو اس وقت نیت کی تعیین ضروری ہے اور اگر یہ معلوم نہ ہو سکے کہ کل رمضان ہے یا نہیں تو تعیین ضروری نہیں ہو گی۔[۱۰۲]

نیت کا وقت غروب آفتاب سے لیکر فجر تک ہے، اگر معلوم ہو جائے کہ کل رمضان ہے تو غروب آفتاب کے بعد سونے سے پہلے اپنے روزہ کی نیت کر لینی چاہے، لیکن اگر شام کو نیت نہیں کر سکا تو سحری کے وقت نیت کر لینا ضروری ہے۔

اگر کسی کو رات کے وقت معلوم نہ ہوا کہ کل رمضان ہے تو اسے معلوم ہونے پر سحری کے وقت نیت کا موقع مل جاتا ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:"وتدارك نية الصيام لمن أغفلها قبل أن ينام"[۱۰۳]

---

[۱۰۱] مجموع الفتاوی لابن تیمیہ (۲۵/۱۰۱)۔

[۱۰۲] مجموع الفتاوی لابن تیمیہ (۲/۴۵۵)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو شخص سونے سے قبل نیت کرنا بھول گیا وہ روزہ کے وقت نیت پا سکتا ہے۔

ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جسے طلوع فجر کے بعد رمضان کے شروع ہونے کا علم ہو اس پر لازم ہے کہ وہ باقی دن میں روزہ توڑنے والی اشیاء سے اجتناب کرے کیونکہ وہ روزے کا دن ہے۔[۱۰۴]

ام المومنین حفصہ بنت عمر[۱۰۵] رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہے آپ نے فرمایا: ''مَنْ لَمْ يُبَيِّتْ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ ''[۱۰۶]

جس نے فجر سے پہلے ہی روزہ کی نیت نہ کی تو اس کا روزہ نہیں ہے۔

---

[۱۰۳] فتح الباری / ۱۴۰۴ / تحت الرقم (۱۹۲۳)

[۱۰۴] فتاوی اسلامیہ (۲/ ۱۱۶)۔

[۱۰۵] حفصہ بنت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما: پہلے یہ خنیس بن حذافہ سہمی کے نکاح میں تھیں، ان کے ساتھ ہجرت کی، غزوہ بدر کے موقعہ پر یہ وفات پا گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو اپنی زوجیت میں لے کر اپنے حرم میں داخل فرمالیا، یہ ۳ھ کی بات ہے، ۶۰ سال کی عمر میں شعبان ۴۵ھ میں فوت ہوئیں۔ اسد الغابہ (۶/ ۷۹۵)۔

[۱۰۶] سنن ابی داؤد / کتاب الصیام / باب النیۃ فی الصیام / ۲۴۵۴۔ سنن ترمذی / کتاب الصوم / باب لا صیام لمن لم یعزم من اللیل / ۷۴۰۔ سنن نسائی / کتاب الصیام / باب ذکر اختلاف الناقلین لخبر حفصۃ فی ذلک / ۲۳۳۱۔ یہ الفاظ نسائی کے ہیں۔ ابن خزیمہ اور دار قطنی رحمہما اللہ نے اس حدیث کو صحیح لغیرہ کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سنن ابی داؤد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:" مَن لم يُجمِعِ الصِّيامَ قبلَ الفجرِ فلا صيامَ لَهُ"[۱۰۷]

جس نے فجر ہونے سے پہلے روزے کی نیت نہ کی اس کا روزہ نہیں ہو گا۔

سنن ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:" لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يَفْرِضْهُ مِنْ اللَّيْلِ" اس شخص کا کوئی روزہ نہیں جس نے رات سے ہی اسے پختہ نہ کیا ہو۔[۱۰۸]

سعودی مجلس افتاء کا فتوی ہے کہ ماہ رمضان کے روزے کی نیت رات کو فجر سے پہلے کرنا واجب ہے۔[۱۰۹]

نیت سے مراد دل کا ارادہ ہے۔ جو ہر فعل اختیاری سے پہلے دل میں پیدا ہوتا ہے، نماز روزہ، وغیرہ کیلئے زبان سے نیت کے مروجہ الفاظ ادا کرنا ثابت نہیں ہے۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور دیگر اکابر امت نے تصریح کی ہے کہ زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنا غلط ہے نہ اسکا ثبوت خود رسول اللہ ﷺ سے ہے نہ کسی صحابہ و تابعین سے لہذا زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنا محض ایجاد بندہ ہے جس کی شرعا اجازت

---

[۱۰۷] سنن ابی داؤد / کتاب الصوم / باب النیۃ فی الصیام / ۲۴۵۴۔

[۱۰۸] سنن ابن ماجہ / کتاب الصیام / باب ماجاء فی فرض الصوم من اللیل والخیار فی الصوم / ۱۷۰۰۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ارواء الغلیل (۴/ ۲۷) میں صحیح قرار دیا ہے۔

[۱۰۹] فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (۱۰/ ۲۴۴)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے۔

۲۔ روزہ توڑنے والی اشیاء سے اجتناب کرنا۔

روزہ دار پر لازم ہے کہ وہ روزہ توڑنے والی چیزوں مثلاً کھانا، پینا، جماع وغیرہ سے مکمل اجتناب کرے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ﴾[110]

پس اب تمہیں ان سے مباشرت کی اور اللہ تعالیٰ کی لکھی ہوئی چیز کو تلاش کرنے کی اجازت ہے، تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے واضح ہو جائے، پھر رات تک روزے کو پورا کرو۔

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مَن لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ والعَمَلَ به، فليسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ في أنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وشَرَابَهُ''[111]

جو شخص جھوٹی بات اور جھوٹی بات پر عمل ترک نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا، پینا چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

---

[110] سورۃ البقرۃ/۱۸۷۔

[111] صحیح بخاری/کتاب الصوم/باب من لم یدع قول الزور والعمل بہ فی الصوم/۱۹۰۳۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فوائد و مسائل:

۱۔ روزے کا بنیادی مقصد تقوی کا حصول ہے۔

۲۔ تقوی کے حصول کیلئے صرف کھانے پینے سے پرہیز کافی نہیں بلکہ ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کی شعوری کوشش مطلوب ہے۔ روزہ رکھ کر ہم اللہ تعالی کی حلال کردہ چیزوں سے بھی اللہ کے حکم کے مطابق پرہیز کرتے ہیں تو جو کام پہلے بھی ممنوع ہیں ان سے بچنا زیادہ ضروری ہے تاکہ مومن ان سے پرہیز کا عادی ہو جائے۔

۳۔ شریعت اسلامیہ میں روزے کے دوران میں بات چیت کرنا جائز ہے۔

۴۔ عبادات انسان کے روحانی اور جسمانی فائدے کیلئے مقرر کی گئی ہیں، یہ اللہ تعالی کی رحمت ہے کہ وہ ان اعمال پر آخرت میں بھی عظیم انعامات عطا فرماتا ہے۔[۱۱۲]

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''رُبَّ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الْجُوعُ وَرُبَّ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهَرُ''[۱۱۳] بعض روزے داروں کو روزے سے بھوک کے سوا کچھ نہیں ملتا اور بعض قیام کرنے

---

[۱۱۲] سنن ابن ماجہ ترجمہ و فوائد از مولانا عطاء اللہ ساجد (۲/۵۹۸)۔

[۱۱۳] سنن ابن ماجہ / کتاب الصیام / باب ماجاء فی الغیبۃ والرفث للصائم / ۱۶۹۰۔ مسند احمد / مسند أبی ھریرۃ / ۸۸۵۶۔ سنن الدارمی / کتاب الرقاق / باب فی المحافظۃ علی الصوم / ۲۷۶۲۔ یہ الفاظ ابن ماجہ کے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والوں کو قیام سے بیداری کے سوا کچھ نہیں ملتا۔

فوائد و مسائل:

۱۔ اخلاص کے بغیر اعمال قبول نہیں ہوتے۔

۲۔ عبادت میں جس طرح ظاہری ارکان کی پابندی ضروری ہے اسی طرح باطنی کیفیات اخلاص، اللہ کی محبت، اللہ کا خوف، اللہ سے امید وغیرہ بھی مطلوب ہیں، انکی عدم موجودگی میں ظاہری عمل بے فائدہ ہے۔

۳۔ اگر کسی موقعہ پر مطلوبہ باطنی اور قلبی کیفیت موجود نہ ہو تو نیکی کو ترک نہیں کر دینا چاہے کیونکہ اس کا کم از کم یہ فائدہ حاصل تو ہو ہی جائیگا کہ فرض کا تارک شمار ہو گا اور نیکی مسلسل انجام دینے سے امید کی جاسکتی ہے کہ دل پر تھوڑا بہت اچھا اثر لازما ہو جائے گا۔[۱۱۴]

۳۔ روزہ کا دورانیہ۔

نیت کر کے صبح صادق سے لیکر غروب آفتاب تک تمام روزہ توڑنے والی اشیاء رکے رہنے کا نام روزہ ہے، جبکہ تمام رات یہ چیزیں جائز اور حلال ہوتی ہیں۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ

[۱۱۴] سنن ابن ماجہ ترجمہ و فوائد از مولانا عطاء اللہ ساجد (۲/۵۹۹)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ﴾[115]

تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے واضح ہو جائے، پھر رات تک روزے کو پورا کرو۔

یہاں سیاہ و سفید دھاگے سے مراد رات کا اندھیرا اور دن کی روشنی ہے۔

عدی بن حاتم[116] رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:" لَمَّا نَزَلَتْ { حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ } قَالَ لَهُ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجْعَلُ تَحْتَ وِسَادَتِي عِقَالَيْنِ عِقَالًا أَبْيَضَ وَعِقَالًا أَسْوَدَ أَعْرِفُ اللَّيْلَ مِنَ النَّهَارِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ وِسَادَتَكَ لَعَرِيضٌ إِنَّمَا هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ "[117]

کہ جب یہ آیت: ﴿ كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ﴾ نازل ہوئی تو میں نے کہا اے اللہ

---

[115] سورۃ البقرۃ/ ۱۸۷۔

[116] عدی بن حاتم الطائی رضی اللہ عنہ: آپ کو اللہ تعالی نے وسعت رزق کے ساتھ فیاضی اور سخاوت کی صفت بھی عطا فرمائی تھی، حاتم طائی کی سخاوت تو زبان زد عام وخاص ہے، یہ انہیں کے فرزند تھے، اسلام قبول کرنے کے بعد بھی رسول ﷺ نے آپ کو قبیلہ طے کی امارت کے ذریعے ممتاز رکھا۔ اسد الغابہ (۴/ ۵۳۵)۔

[117] صحیح بخاری/ کتاب التفسیر/ باب قولہ: کلوا واشربو حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط/ ۴۵۰۹۔۔ صحیح مسلم/ کتاب الصیام/ باب بیان الدخول فی الصوم یحصل بطلوع الفجر/ ۲۵۳۳۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے رسول ﷺ میں اپنے تکیہ کے نیچے سیاہ و سفید دو رسیاں رکھتا ہوں اور ان سے رات سے دن کو پہچانتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک تیرا تکیہ تو بہت چوڑا ہے اس سے مراد تو رت کی سیاہی اور دن کی روشنی ہے۔

عمر بن الخطاب[۱۱۸] رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِن هَا هُنَا، وأَدْبَرَ النَّهَارُ مِن هَا هُنَا، وغَرَبَتِ الشَّمْسُ فقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ"[۱۱۹]

جب رات ادھر سے نمودار ہو جائے اور دن ادھر چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار اس وقت افطار کریگا۔

(صبح صادق کے طلوع ہوتے ہی کھانے پینے کا وقت ختم ہو جاتا ہے)۔

۴۔ عاقل، بالغ، موانع سے خالی مسلمان۔

---

[۱۱۸] عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ: نام عمر بن الخطاب بن نفیل، کنیت ابو حفص، خلیفہ ثانی، دور جاہلیت میں قریش کے سفیر تھے، آفاق ارض کو حکم، عدل اور فتوحات سے بھر دیا، ۶ نبوت دارار قم میں دائرہ اسلام میں داخل ہوئے، سارے غزوات میں شریک ہوئے، مگر تبوک میں شرکت نہ کر سکے، ۲۴ھ محرم میں مقام شہادت پر فائز ہوئے۔ اسد الغابہ (۴/۶۴۱)۔

[۱۱۹] صحیح بخاری / کتاب الصوم / باب متی یحل فطر الصائم / ۱۹۵۴۔ صحیح مسلم / کتاب الصیام / باب بیان وقت انقضاء الصوم وخروج النہار / ۲۵۵۸۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

استقبال رمضان میں روزہ

استقبال رمضان میں روزہ رکھنا درست نہیں ہے۔

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمَهُ، فَلْيَصُمْ ذَلِكَ الْيَوْمَ''[۱۲۰]

تم میں سے ہر گز کوئی شخص رمضان سے پہلے ایک یا دو دن روزہ نہ رکھے، سوائے اس کے کہ اگر کوئی شخص اس دن کا روزہ رکھتا ہی ہو تو وہ اس دن کا روزہ رکھے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے اسی عنوان پر باب قائم کیا ہے کہ رمضان سے ایک دن یا دو دن پہلے روزے نہ رکھے جائیں، اور اس باب کے تحت حدیث مذکور لا کر یہ وضاحت فرمائی کہ استقبال رمضان میں روزہ رکھنا درست نہیں ہے۔

اور امام ابن ماجہ نے بھی أبواب الصیام میں ایک باب باندھا ہے: باب ماجاء فی النهي أن يتقدم رمضان بصوم، إلامن صام صوما فوافقه۔ رمضان شروع ہونے سے (ایک دن) پہلے روزہ رکھنا منع ہے، سوائے اس شخص کے جو پہلے سے ہی اس دن کا روزہ رکھتا چلا آرہا ہو، اس باب کے تحت انہوں نے حدیث مذکور ذکر فرمائی

---

[۱۲۰] صحیح بخاری / کتاب الصوم / باب لا یتقدم رمضان بصوم یوم ولا یومین / ۱۹۱۴۔ صحیح مسلم / کتاب الصیام / باب لا تقدموا رمضان بصوم یوم ولا یومین / ۱۰۸۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

البتہ ایسا شخص جسے سوموار یا جمعرات کا روزہ رکھنے کی عادت ہو، اور اتفاق سے وہ دن شعبان کی آخری تاریخوں میں آ گیا تو وہ یہ روزہ رکھ سکتا ہے۔ اسی طرح اگر کسی شخص کو ایک دن چھوڑ کر ایک دن کا روزہ رکھنے کی عادت ہو تو اس صورت میں اس دن کا روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رمضان کے روزے کب واجب ہوتے ہیں

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ﴾[121]

ماہ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں ہدایت کی اور حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والی کھلی نشانیاں ہیں تم میں سے جو اس مہینے کو پائے وہ اس کا روزہ رکھے۔

یہ آیت مبارکہ روزوں کے وجوب پر نص صریح ہے۔

رمضان شروع ہونے کا علم دو طرح سے ہو سکتا ہے۔

ا۔ رمضان کا چاند نظر آجائے تو روزہ رکھنا واجب ہو جاتا ہے۔ اور جب شوال کا چاند نظر آجائے تو روزہ چھوڑنا واجب ہو جاتا ہے۔

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُبِّيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ "[122]

چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور اسے دیکھ کر روزہ چھوڑو لیکن اگر آسمان ابر آلود ہونے کے

---

[121] سورۃ البقرۃ/ ۱۸۵۔

[122] صحیح بخاری/ کتاب الصوم/ باب قول النبی اذا رایتم الھلال فصوموا/ ۱۹۰۹۔ صحیح مسلم/ کتاب الصیام/ باب وجوب صوم رمضان لرؤیۃ الھلال/ ۱۰۸۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باعث چاند نظر نہ آئے تو پھر شعبان کی عدد تیس (۳۰) کر لو۔

فوائد و مسائل:

۱۔ چاند نظر آنے پر قمری مہینہ شروع ہو جاتا ہے، رات اپنے بعد آنے والے دن کے ساتھ گنی جاتی ہے۔

۲۔ چاند دیکھ کر روزہ رکھنے کا مطلب رات ہی کو روزہ رکھنا نہیں کیونکہ روزے کا وقت صبح صادق سے شروع ہوتا ہے۔

۳۔ چاند دیکھ کر روزہ چھوڑنے کا مطلب یہ ہے کہ جب شوال کا چاند نظر آجائے تو وہ رات شوال کی پہلے رات ہو گی، رمضان کے احکام ختم ہو جائینگے۔

اگر سورج غروب ہونے سے پہلے چاند نظر آجائے تو سورج غروب ہونے سے پہلے افطار نہ کیا جائے کیونکہ روزہ غروب آفتاب پر ختم ہوتا ہے۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ﴾[۱۲۳]

تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے واضح ہو جائے، پھر رات تک روزے کو پورا کرو۔

۴۔ بادل ہونے کی صورت میں چاند نظر نہ آنے پر تیس روزے مکمل کئے جائیں۔[۱۲۴]

---

[۱۲۳] سورۃ البقرۃ/ ۱۸۷۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔تعداد کی تکمیل سے روزہ واجب ہوتا ہے۔

انتیس شعبان کی رات کو چاند نہ ملنے یا آسمان ابر آلود ہونے کی وجہ سے چاند نظر نہ آنے پر شعبان کے تیس دنوں کی تکمیل کے بعد روزہ فرض ہوتا ہے۔

ہر چاند کے طلوع ہونے پر ایک مہینے کا اختتام اور دوسرے مہینے کی ابتدا ہوتی ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا:

''الشَّهْرُ هَكَذَا وهَكَذَا. يَعْنِي مَرَّةً تِسْعَةً وعِشْرِينَ، ومَرَّةً ثَلَاثِينَ''[۱۲۵]

مہینہ ایسا اور ایسا ہے یعنی ایک بار انتیس (۲۹) اور ایک بار تیس (۳۰)۔

---

[۱۲۴] سنن ابن ماجہ ترجمہ و فوائد از مولانا عطاء اللہ ساجد (۲/۵۷۸)۔

[۱۲۵] صحیح بخاری / کتاب الصوم / باب قول النبی ﷺ لا نکتب ولا نحسب / ۱۹۱۳۔ صحیح مسلم / کتاب الصیام / باب وجوب صوم رمضان لرؤیۃ الھلال، والفطر لرؤیۃ الھلال / ۱۰۸۰۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رؤیت ہلال

حواس خمسہ میں سے آنکھ سے کسی چیز کا ادراک کرنا رؤیت کہلاتا ہے۔[۱۲۶]

اور رؤیت ہلال کا مطلب گزشتہ مہینے کے انتیسویں یا تیسویں دن کے سورج غروب ہو جانے کے بعد آنکھ سے چاند کا مشاہدہ کرنا ہے۔

رمضان المبارک کا روزہ چاند دیکھ کر رکھنا چاہیے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ''[۱۲۷]

تم تب تک روزہ نہ رکھو یہاں تک کہ چاند دیکھ نہ لو اور تب تک روزہ نہ چھوڑو یہاں تک کہ اسے (چاند کو) دیکھ نہ لو۔

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:'' صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُبِّيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ ''[۱۲۸]

---

[۱۲۶] لسان العرب (۴/ ۶۴)۔

[۱۲۷] صحیح بخاری / کتاب الصوم / باب قول النبی اذا رایتم الھلال فصوموا / ۱۹۰۶۔ صحیح مسلم / کتاب الصیام / باب وجوب صوم رمضان لرؤیۃ ھلال / ۱۰۸۰۔

[۱۲۸] صحیح بخاری / کتاب الصوم / باب قول النبی اذا رایتم الھلال فصوموا / ۱۹۰۹۔ صحیح مسلم / کتاب الصیام / باب وجوب صوم رمضان لرؤیۃ الھلال / ۱۰۸۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور اسے دیکھ کر روزہ چھوڑو لیکن اگر آسمان ابر آلود ہونے کے باعث چاند نظر نہ آئے تو پھر شعبان کی عدد تیس (۳۰) کر لو۔

صحیح مسلم کے الفاظ اس طرح ہیں:" إذا رأيتُم الهلالَ فصومُوا وإذا رأيتُمُوهُ فأفْطِرُوا فإن غُمَّ عليكُم فصُومُوا ثلاثينَ يومًا"

جب تم (رمضان کا) چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب (شوال کا) چاند دیکھو تو روزہ چھوڑو، اور اگر (چاند) نظر نہ آئے تو تیس دن روزہ رکھو۔

اور صحیح مسلم ہی کی ایک دوسری روایت کے الفاظ یوں ہیں:"صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمُ الشَّهْرُ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ"[۱۲۹]

چاند دیکھ کر ہی روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر ہی روزہ چھوڑو، اور اگر (چاند) تمہیں نظر نہ آسکے تو تیس دن گنو۔

معلوم ہوا کہ رمضان المبارک کے روزے شروع کرنے اور عید الفطر منانے ہر دو کیلئے رؤیت ہلال ضروری ہے اگر ہر دو مرتبہ ۲۹ تاریخ میں رؤیت ہلال یقینی نہ ہو تو تیس دن پورے کرنے ضروری ہیں۔

ماہ رمضان کے چاند کے متعلق دو قسم کی احادیثیں ملتی ہیں:

---

[۱۲۹] صحیح مسلم /کتاب الصوم / باب وجوب صوم رمضان لرؤیۃ الھلال والفطر لرؤیۃ الھلال /۱۰۸۱-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلی قسم: ایک شخص کی گواہی۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "تَرَاءَى النَّاسُ الْهِلَالَ فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي رَأَيْتُهُ فَصَامَهُ وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ "

کہ لوگ چاند دیکھنے لگے تو میں نے نبی ﷺ کو اطلاع دی کہ میں نے چاند دیکھ لیا ہے پھر آپ ﷺ نے خود بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔[130]

عبد اللہ بن عباس[131] رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "جاء أعرابيٌّ إلى النبيِّ صلَّى اللهُ عليه وسلم فقال إني رأيتُ الهلالَ يعني رمضانَ فقال أتشهدُ أنْ لا إلهَ إلَّا اللهَ قال نعم قال أتشهدُ أنَّ محمدًا رسولُ اللهِ قال يا بلالُ أَذِّنْ في الناسِ فليصوموا غدًا"

کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے آکر کہا کہ میں نے رمضان کا چاند دیکھ لیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں ہے اس نے کہا ہاں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو گواہی دیتا ہے کہ محمد

---

[130] سنن ابی داؤد / کتاب الصوم / باب فی شھادۃ الواحد علی رؤیۃ ھلال رمضان / ۲۳۴۲۔ صحیح ابو داؤد (۲۳۴۲) میں علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

[131] عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ: ان کا نام عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب، انہیں بحر العلم ہونے کا اعزاز حاصل ہے، ہجرت سے تین سال پہلے پیدا ہوئے، اور ۶۷ھ میں طائف میں وفات پائی، ان سے ۱۶۶۰ احدیثیں مروی ہیں۔ اسد الغابہ (۳/۲۸۶)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ﷺ اللہ کے رسول ہیں اس نے کہا ہاں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اے بلال لوگوں میں اعلان کر دو کہ کل روزہ رکھیں۔ [۱۳۲]

معلوم ہوا کہ روزہ رکھنے کیلئے ایک عادل شخص کی گواہی قبول کی جائیگی جیسے ابن عمر کی شہادت رسول اللہ ﷺ نے قبول فرمائی۔

دوسری قسم: دو لوگوں کی گواہی۔

ربعی بن حراش نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ''اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ فَقَدِمَ أَعْرَابِيَّانِ فَشَهِدَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّهِ لَأَهَلَّا الْهِلَالَ أَمْسِ عَشِيَّةً فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ أَنْ يُفْطِرُوا'' [۱۳۳]

کہ رمضان کے آخری دن کے بارے میں لوگوں کا اختلاف ہو گیا، دو بدویوں نے نبی

---

[۱۳۲] سنن ابی داؤد / کتاب الصیام / باب فی شھادۃ الواحد علی رؤیۃ ھلال رمضان / ۲۳۴۰۔ ترمذی / کتاب الصوم / باب ماجاء فی الشھادۃ / ۶۹۱۔ سنن نسائی / کتاب الصیام / باب قبول شھادۃ الرجل الواحد علی ھلال شھر رمضان / ۲۱۱۳۔ اس حدیث کو علامہ البانی نے ارواء الغلیل (۴/ ۱۵) میں ضعیف کہا ہے۔ مگر امام حاکم اور امام ذہبی نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور اسی طرح امام ابن خزیمہ اور ابن حبان نے بھی اسے صحیح کہا ہے۔

[۱۳۳] سنن ابی داؤد / کتاب الصوم / باب شھادۃ رجلین علی رؤیۃ شوال / ۲۳۳۹۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح سنن ابی داؤد میں صحیح کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کریم ﷺ کے پاس آکر گواہی دی کہ انہوں نے کل رات چاند دیکھا ہے تو اللہ کے نبی ﷺ نے صحابہ کو حکم دیا کہ روزہ توڑ دیں۔

عبد الرحمن بن زید بن الخطاب سے مروی ہے کہ انہوں نے یوم شک کے بارے میں لوگوں کو خطاب فرمایا، اور اس میں کہا: '' أَلَا إِنِّي جالَستُ أصحابَ رَسولِ اللهِ صلَّى الله عليه وسلَّم، وساءَلتُهم، وإنَّهم حدَّثوني أنَّ رَسولَ اللهِ صلَّى الله عليه وسلَّم قال: صوموا لرُؤيتِهِ ، وأفطِروا لرؤيتِهِ ، وانسُكوا لها ، فإن غُمَّ عليكُم ، فأكمِلوا ثلاثينَ ، فإن شَهِد شاهدانِ ؛ فصوموا وأفطِروا''[١٣٤]

سن لو! میں رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے ساتھ رہ چکا ہوں اور ان سے مسائل پوچھ چکا ہوں، اور انہوں نے مجھ سے بیان کیا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چاند دیکھ کر ہی روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر ہی روزہ چھوڑو، اور اسی کے مطابق عبادت کرو، اور اگر تمہیں نظر نہ آسکے تو تیس دن مکمل کرو، اور اگر دو گواہ گواہی دیں تو اس کے مطابق روزہ رکھو اور روزہ چھوڑو۔

ابو عمیر بن انس اپنے چچاؤں سے -جو نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے تھے- روایت کرتے ہیں: ''أَنَّ رَكْبًا جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْهَدُونَ

---

[١٣٤] سنن نسائی / کتاب الصوم / باب قبول شهادة الرجل الواحد علی هلال رمضان / ٢١١٥۔ مسند احمد / مسند الکوفیین / ١٨٨٩٥- علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح سنن نسائی (٢/ ٩٥) اور ارواء الغلیل (٩٠٩) میں صحیح قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَنَّهُمْ رَأَوْا الْهِلَالَ بِالْأَمْسِ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يُفْطِرُوا وَإِذَا أَصْبَحُوا أَنْ يَغْدُوا إِلَى مُصَلَّاهُمْ "[۱۳۵]

کہ ایک قافلہ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور گواہی دی کہ انہوں نے کل (شوال کا) چاند دیکھا ہے، تو آپ نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ روزہ توڑیں اور کل صبح عید گاہ جائیں۔

اس ساری بحث و تمحیص سے یہ بات ماخوذ ہوتی ہے کہ رمضان المبارک کے روزے کیلئے ایک عادل مسلمان کی گواہی بھی کافی ہے جیسے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت رسول اللہ ﷺ نے قبول فرما کر اسی پر اکتفاء فرماتے ہوئے خود بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

[۱۳۵] سنن ابی داؤد / کتاب الصلاۃ / باب اذا لم یخرج الامام للعید من یومہ، یخرج من الغد / ۱۱۵۷ سنن نسائی / کتاب العیدین / باب الخروج الی العیدین من الغد / ۱۵۵۷۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح ابی داؤد (۱/ ۳۱۷) میں صحیح قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشکوک دن کا روزہ

عمار بن یاسر[۱۳۶] رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "[۱۳۷]

کہ جس نے مشکوک دن میں روزہ رکھا اس نے ابو القاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔

مشکوک دن سے مراد ماہ شعبان کا تیسواں دن ہے جب اس رات آسمان ابر آلود ہو جانے کے باعث چاند نظر نہ آئے اور یہ شک ہو جائے کہ آیا رمضان ہے یا نہیں۔

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے اور امام دار قطنی نے کہا کہ اسکی سند حسن صحیح ہے اور اسکے تمام راوی ثقہ ہیں۔ امام حاکم نے اسے شیخین کی شرط پر صحیح کہا ہے اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

---

[۱۳۶] عمار بن یاسر: کنیت ابو الیقظان تھی، سابقین اولین میں ان کا شمار ہوتا ہے، دونوں ہجرتیں کیں، تمام غزوات میں شریک رہے، ۳۶ھ میں ایک باغی گروہ نے انہیں قتل کر دیا، اس وقت ان کی عمر ۹۳ برس تھی۔ اسد الغابہ (۴/ ۶۲۹)۔

[۱۳۷] امام بخاری نے اسے تعلیقا بیان فرمایا ہے۔ صحیح بخاری / کتاب الصوم / باب قول النبی اذا رایتم الھلال فصوموا / قبل حدیث / ۱۹۰۶- سنن الترمذي / أبواب الصوم باب ماجاء في كراهية صوم يوم الشك / ۶۸۶-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا ایک ملک کی رؤیت ہلال دوسرے ملک کیلئے کافی ہے

جب ایک علاقے والے چاند دیکھ لیں تو اسکے گرد و نواح کے علاقوں میں رہائش پذیر لوگوں پر بھی روزے فرض ہو جائینگے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:''تَرَاءَى النَّاسُ الْهِلَالَ فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي رَأَيْتُهُ فَصَامَهُ وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ '' کہ لوگ چاند دیکھنے لگے تو میں نے نبی ﷺ کو اطلاع دی کہ میں نے چاند دیکھ لیا ہے پھر آپ ﷺ نے خود بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔[۱۳۸]

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:'' الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ '' مہینہ انتیس راتوں کا بھی ہوتا ہے اس لئے (انتیس پورے ہو جانے پر) جب تک چاند دیکھ نہ لو روزہ شروع نہ کرو اور اگر آسمان ابر آلود ہونے کی وجہ سے چاند نہ ملے تو عدد تیس کر لو۔[۱۳۹]

---

[۱۳۸] سنن ابی داؤد / کتاب الصوم / باب فی شھادۃ الواحد علی رؤیۃ ھلال رمضان / ۲۳۴۲۔ صحیح ابو داؤد (۲۳۴۲) میں علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

[۱۳۹] صحیح بخاری / کتاب الصوم / باب قول النبی ﷺ لا نکتب ولا نحسب / ۱۹۰۸۔ مسلم / کتاب الصیام / باب وجوب صوم رمضان لرؤیۃ الھلال، والفطر لرؤیۃ الھلال / ۲۵۰۶۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہی صحیح مسلم کی یہ حدیث: "أَنَّ أُمَّ الفَضْلِ بِنْتَ الحَارِثِ بَعَثَتْهُ إِلى مُعَاوِيَةَ بالشَّامِ، قالَ: فَقَدِمْتُ الشَّامَ، فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا، وَاسْتُهِلَّ عَلَيَّ رَمَضَانُ وَأَنَا بالشَّامِ، فَرَأَيْتُ الهِلَالَ لَيْلَةَ الجُمُعَةِ، ثُمَّ قَدِمْتُ المَدِينَةَ في آخِرِ الشَّهْرِ، فَسَأَلَنِي عبدُ اللهِ بنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عنْهمَا، ثُمَّ ذَكَرَ الهِلَالَ، فَقالَ: مَتَى رَأَيْتُمُ الهِلَالَ؟ فَقُلْتُ: رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ الجُمُعَةِ، فَقالَ: أَنْتَ رَأَيْتَهُ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، وَرَآهُ النَّاسُ، وَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ، فَقالَ: لَكِنَّا رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ، فلا نَزَالُ نَصُومُ حتَّى نُكْمِلَ ثَلَاثِينَ، أَوْ نَرَاهُ، فَقُلْتُ: أَوَلَا تَكْتَفِي بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ؟ فَقالَ: لَا، هَكَذَا أَمَرَنَا رَسولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عليه وَسَلَّمَ" [140]

کہ ام الفضل رضی اللہ عنہا نے کریب کو اپنے ایک کام کیلئے معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس شام میں بھیجا، کریب نے فرمایا کہ وہاں ہم نے رمضان کا چاند جمعہ کی رات کو دیکھا میں اپنا کام کر کے واپس لوٹا یہاں میری باتیں عبد اللہ بن عباس سے ہو رہی تھیں، آپ نے مجھ سے ملک شام کے چاند کے بارے میں دریافت فرمایا تو میں نے کہا کہ وہاں چاند جمعہ کی رات کو دیکھا گیا ہے آپ نے فرمایا تم نے خود دیکھا ہے میں نے کہا ہاں میں نے بھی دیکھا اور سب لوگوں نے دیکھا سب نے بالاتفاق روزہ رکھا خود امیر معاویہ نے بھی روزہ رکھا آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے، لیکن ہم نے تو ہفتہ کی رات چاند دیکھا ہے اور ہفتہ سے روزہ شروع کیا ہے، اب چاند ہو جانے تک ہم تو

[140] صحیح مسلم / کتاب الصیام / باب بیان ان لکل بلد رؤیتھم / ۱۰۸۷-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیس روزے پورے کریں گے یا یہ کہ چاند نظر آجائے میں نے کہا سبحان اللہ، امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور اہل شام نے چاند دیکھا ہے کیا آپ کو کافی نہیں، آپ نے فرمایا ہر گز نہیں ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح حکم دیا ہے۔

اس حدیث مبارک سے یہ معلوم ہوا کہ مطالع مختلف ہوتے ہیں اسی لئے اہل شام نے چاند دیکھا اور اہل مدینہ نے نہیں دیکھا۔

البتہ علماء کرام کے مابین اس بات پر اختلاف ہے کہ روزہ کے آغاز اور اختتام میں مطالع کے اختلاف کا اعتبار کیا جائیگا یا نہیں، کیا ایک جگہ کی رؤیت کی اطلاع پر دیگر مسلمان روزہ کا آغاز یا اختتام کر دینگے یا ہر ملک کے مسلمان اپنی رؤیت کا اعتبار کر کے روزہ کا آغاز و اختتام کریں گے، اس بارے میں علماء کرام کے کافی آراء ہیں مگر ان میں سے بعض آراء پر اکتفاء کیا جائیگا۔

۱۔ اختلاف مطالع کا اعتبار نہیں کیا جائیگا بلکہ ایک جگہ کی رؤیت پر پوری دنیا کے مسلمان عمل کرینگے، جمہور علماء کرام کی یہی رائے ہے، اس میں یہ علت بیان کی جاتی ہے کہ یہ چیز مسلمانوں کے اتحاد کے قریب تر ہے تاکہ مسلمان ایک ہی ساتھ روزہ رکھیں اور ایک ساتھ روزہ چھوڑیں۔[۱۴۱]

۲۔ اختلاف مطالع کا اعتبار کیا جائیگا، ہر ملک اور خطہ کی مطالع کے مطابق اپنی رؤیت

---

[۱۴۱] المغنی لابن قدامہ / ۴/ ۳۲۸-۳۲۹۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو گی، اسی کے مطابق وہ روزہ رکھیں گے اور روزہ چھوڑیں گے، یہ بعض شوافع اور علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی رائے ہے۔[۱۴۲]

جب ہم علماء کرام و محدثین عظام کی تالیفات وتصنیفات کی طرف بغور دیکھتے ہیں تو انہوں نے حدیث مذکور حدیث ابن عباس پر ابواب باندھ کر یہ ثابت کیا ہے کہ ہر علاقے کے لوگ اپنا اپنا چاند دیکھیں گے، بطور مثال ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اپنی سنن کے اندر ایک باب باندھا ہے: باب ماجاء لكل أهل بلد رؤيتهم۔[۱۴۳]

۲۔ شیخ الاسلام ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے ابن خزیمہ میں ایک باب باندھا ہے: باب الدليل على ان الواجب على أهل كل بلد صيام رمضان لرؤيتهم لارؤية غيرهم۔[۱۴۴]

۳۔ امام نووی رحمہ اللہ نے شرح مسلم میں ایک باب باندھا ہے: باب بيان أن لكل بلد رؤيتهم وأنهم اذا رأوا الهلال ببلد لا يثبت حكمه لمابعد عنهم۔[۱۴۵]

۴۔ ابو العباس احمد بن عمر بن ابراہیم القرطبی نے ایک باندھا ہے: باب لأهل كل بلد

---

[۱۴۲] الاختیارات الفقھیۃ لشیخ الاسلام ابن تیمیۃ/۱۵۸۔ الفتاوی الکبری لابن تیمیۃ/۵/۳۷۵۔

[۱۴۳] سنن ترمذی/۶۹۳۔

[۱۴۴] صحیح ابن خزیمہ/۳/۲۰۵/۱۹۱۶۔

[۱۴۵] شرح مسلم للنووی/۲/۱۹۷/۱۰۸۷۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رؤیتھم عند التباعد۔[۱۴۶]

امام ابو جعفر الطحاوی رحمہ اللہ نے فرمایا: حدیث ابن عباس میں یہ ہے کہ ابن عباس نے اپنے شہر کے علاوہ دوسرے شہر کی رؤیت کا کوئی اعتبار نہیں کیا۔[۱۴۷]

۳۔ لوگ اپنے امام اور حاکم کے ماتحت ہونگے اس کے حکم کے مطابق روزہ رکھیں گے اور روزہ چھوڑیں گے۔[۱۴۸]

علامہ البانی[۱۴۹] رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابن عباس والی روایت ایسے شخص سے متعلق ہے کہ جس نے اپنے شہر میں چاند دیکھ کر روزہ رکھ لیا پھر دوران رمضان اسے خبر ملی کہ دوسرے شہر میں اس سے ایک دن پہلے چاند دیکھ لیا گیا تھا ایسی صورت میں وہ شخص اپنے شہر والوں کے ساتھ تیس روزہ مکمل کرنے تک یا اپنا چاند دیکھنے تک روزہ

---

[۱۴۶] المفہم لما أشکل من تلخیص کتاب مسلم / ۳ / ۱۴۱ / ۹۵۵۔

[۱۴۷] شرح مشکل الآثار / ۱ / ۴۲۳ / ۴۸۱۔

[۱۴۸] الشرح الممتع / ۶ / ۳۲۲۔

[۱۴۹] ناصر الدین بن الحاج الالبانی، ان کی ولادت ۱۳۳۳ھ موافق ۱۹۱۴ء البانیا میں ہوئی، معروف ومشہور محدث، اوران کی وفات جمادی الثانی ۱۴۲۰ھ موافق ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۹ء میں ہوئی اور نماز عشاء کے بعد دفن کئے گئے۔ حیاۃ الالبانی وآثارہ وثناء العلماء علیہ۔ از محمد بن ابراہیم الشیبانی (۲ / ۵۴۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رکھے گا اس طرح اشکال ختم ہو جائیگا۔ اور کریب نے شام میں چاند دیکھا تھا مدینہ میں نہیں جو ایک الگ ملک ہے۔

علامہ ابن عبد البر فرماتے ہیں کہ اس بات پر علماء کا اجماع ہے کہ جو شہر ایک دوسرے سے دور واقع ہو اسکی رویت کا اعتبار نہیں ہو گا جیسے خراسان واندلس، جو شہر آپس میں قریب ہوں ان کی رویت ایک دوسرے کیلئے معتبر ہو گی۔[150]

راجح[151] بات یہ ہے کہ جو شہر ایک دوسرے کے قریب ہوں اور ان کے درمیان مطلع مختلف نہ ہو تو ایک دوسرے شہر کی رؤیت کا اعتبار ہو گا۔

---

[150] الاستذکار / ۳ / ۲۸۳ / ۵۹۲۔

[151] راجح: ایسی رائے جو دیگر آراء کے بالمقابل زیادہ صحیح اور اقرب الی الحق ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چاند دیکھنے کی دعا

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:"كان رسولُ الله صلی اللہ علیہ وسلم إذا رأى الهلالَ قال :الله أكبر، اللهم أهلّه علينا بالأمن والإيمان، والسَّلامة والإسلام، والتَّوفيق لما يُحبّ ربنا ويرضى ربّنا وربّك الله"[۱۵۲]

کہ رسول اللہ ﷺ جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:"الله أكبر، اللهم أهلّه علينا بالأمن والإيمان، والسَّلامة والإسلام، والتَّوفيق لما يُحبّ ربنا ويرضى ربّنا وربّك الله"

اللہ سب سے بڑا ہے۔اے اللہ تو اسے ہم پر امن وایمان اور سلامتی واسلام کے ساتھ طلوع فرما اور اس چیز کی توفیق کے ساتھ جس کو تو پسند کرتا ہے، اے ہمارے رب اور جس سے تو راضی ہوتا ہے، ہمارا اور تمہارا رب اللہ ہے۔

---

[۱۵۲] دارمی/کتاب الصوم/باب مایقال عند رؤیۃ الھلال/۱/۳۳۶۔ترمذی/کتاب الدعوات/باب مایقول عند رؤیۃ الھلال/۳۴۵۱۔مسند احمد(۱۳۹۷)۔
ابن حجر عسقلانی نے اس سند کو ضعیف کہا ہے۔الاصابۃ فی تمیز الصحابہ(۳/۴۳۶)۔
ہیثمی فرماتے ہیں اس کی سند میں عثمان بن ابراہیم حاطبی ضعیف ہے اور اسکے باقی رجال ثقہ ہیں۔مجمع الزوائد ومنبع الفوائد(۱۰/۱۳۹)۔
ناصر الدین البانی نے اسے ضعیف الجامع(۴۴۰۴)میں ضعیف کہا ہے۔
اور البانی نے ہی اسے شواہد کی بناء پر صحیح الجامع(۴۷۲۶)میں حسن کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں:

طلحہ بن عبید اللہ [۱۵۳] رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں: "أَنَّ النَّبِيَّ صلَّى اللَّهُ علَيهِ وسلَّمَ كانَ إذا رَأى الهلالَ قالَ اللَّهمَّ أهلِلهُ علَينا باليُمنِ والإيمانِ والسَّلامَةِ والإسلامِ ربِّي وربُّكَ اللَّهُ" [۱۵۴]

کہ رسول اللہ ﷺ جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے: "اللَّهمَّ أهلِلهُ علَينا باليُمنِ والإيمانِ والسَّلامَةِ والإسلامِ ربِّي وربُّكَ اللَّهُ"

اے اللہ اسے ایمان و برکت، اسلام و سلامتی کے ساتھ طلوع فرما، میرا اور آپ کا رب اللہ تعالی ہے۔

---

[۱۵۳] طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ: کنیت ابو محمد، سابقین الی الاسلام میں سے ہیں، ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تعلیم و تلقین سے مشرف باسلام ہوئے، عشرۂ مبشرۃ میں سے ایک تھے، ان ۶ اصحاب میں سے تھے جنہیں عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خلافت کا اہل فرمایا تھا، ۳۶ھ کو واقعہ جمل میں ۶۰ سال کی عمر میں شہید ہوئے، مروان بن حکم نے تیر مار کر شہید کیا تھا۔ اسد الغابہ (۳/ ۱۲۲)۔

[۱۵۴] سنن ترمذی / کتاب الدعوات / باب مایقول عند رؤیۃ الھلال / ۳۴۵۱۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ مسند احمد (۱۳۹۷)۔ امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اسکی سند ضعیف ہے مگر شواہد کی بناء پر حسن ہے۔ اسی طرح حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی اس حدیث کو حسن کہا ہے۔ الفتوحات الربانیۃ (۴/ ۳۲۹)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رمضان المبارک میں روزہ چھوڑنے کو مباح بنانے والے عذر

اسلام کا اصول یہ ہے کہ یہ لوگوں کیلئے آسانی پیدا فرماتا ہے اور تنگی ومشقت دور فرماتا ہے روزہ ایک محنت طلب عبادت ہے جو برداشت وصبر کا تقاضہ کرتی ہے بعض اوقات معاشرے کے کچھ افراد اس پر قدرت نہیں رکھتے، اللہ تعالی نے اپنے بعض بندوں کو روزہ ترک کرنے کی اجازت دی ہے جو اللہ تعالی کی رحمت و تخفیف ہے۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴾[155]

رمضان کا وہ مہینہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کے واسطے ہدایت ہے اور ہدایت کی روشن دلیلیں اور حق وباطل میں فرق کرنے والا ہے، سو جو کوئی تم میں سے اس مہینے کو پالے تو اس کے روزے رکھے، اور جو کوئی بیمار یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں سے گنتی پوری کرے، اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر تنگی نہیں چاہتا، اور تاکہ تم گنتی پوری کرلو اور تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت دی اور تاکہ تم شکر کرو۔

---

[155] البقرۃ/۱۸۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب عذر درج ذیل ہیں:

(۱)مریض۔ مریض کی تین قسمیں ہیں:

(۱)ایسا مریض جو روزہ رکھنے سے عاجز ہے لیکن اس کا مرض جلد ختم ہونے کی امید ہے اللہ تعالی نے ایسے شخص کو روزہ افطار کرنی کی اجازت تو دی ہے مگر اس پر ان ایام کی قضاء لازم قرار دی ہے۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ﴾[۱۵۶]

سو جو کوئی تم میں سے اس مہینے کو پالے تو اس کے روزے رکھے، اور جو کوئی بیمار یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں سے گنتی پوری کرے۔

(۲)دائمی مریض۔ جن کی صحت یابی کی امید نہیں ہوتی۔ جیسے سل، سرطان، سکر وغیرہ بیماریاں لاحق ہو جائیں تو ایسے مریض کو چاہے کہ ہر روزے کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلائے یا روزوں کے برابر مساکین جمع فرما کر انہیں کھانا کھلا دے۔

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں: " رُخِّصَ للشَّيخِ الكبيرِ أن يُفطِرَ ويُطعِمَ عن كلِّ يومٍ مِسكينًا، ولا قضاءَ عليه"

---

[۱۵۶] البقرۃ/۱۸۵-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ بڑی عمر کے بزرگ کو رخصت ہے کہ وہ روزہ افطار کرے اور ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔ اور اس پر کوئی قضاء نہیں۔[۱۵۷]

اللہ تعالی کسی انسان کو اسکی استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں بناتا۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ﴾[۱۵۸]

اللہ تعالی کسی جان کو اسکی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔

ایسے شخص کو چاہے کہ روزہ نہ رکھے بلکہ ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا دے، اس پر قضاء نہیں، کیونکہ وہ ایسے حالات کی طرف منتقل نہیں ہو گا جس میں وہ قضاء کر سکتا ہے۔ ان جیسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾[۱۵۹]

اور ان لوگوں پر کہ جو اسکی طاقت رکھتے ہیں فدیہ ہے ایک مسکین کا کھانا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "ليسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ؛ هو الشَّيْخُ الكَبِيرُ والمَرْأَةُ الكَبِيرَةُ لا يَسْتَطِيعانِ أنْ يَصُوما، فيُطْعِمانِ مَكانَ كُلِّ يَومٍ

---

[۱۵۷] سنن دار قطنی (۲/ ۲۰۵)۔ حاکم (۱/ ۴۰۴)۔ امام دار قطنی نے اسکی سند کو صحیح کہا ہے۔ امام حاکم فرماتے ہیں یہ حدیث بخاری کی شرط پر صحیح ہے اور امام ذہبی نے بھی انکی موافقت کی ہے۔

[۱۵۸] البقرۃ/ ۲۸۶۔

[۱۵۹] البقرۃ/ ۱۸۴۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِسْكِينًا''

(یہ آیت) منسوخ نہیں ہے بلکہ یہ حکم بزرگ مرد و عورت کے بارے میں ہے جو روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں، پس وہ ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائیں۔[160]

اس کو نسائی نے بھی روایت کیا ہے، نسائی کے الفاظ ہیں:'' لَا يُرَخَّصُ فِي هَذَا إِلَّا لِلَّذِي لَا يُطِيقُ الصِّيَامَ أَوْ مَرِيضٍ لَا يُشْفَى ''[161]

یہ رخصت صرف اس شخص کیلئے ہے جو روزہ کی طاقت نہ رکھتا ہو، یا بیمار ہو شفایاب نہ ہو پا رہا ہو۔

اور امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:''وَأَمَّا الشَّيْخُ الكَبِيرُ إِذَا لَمْ يُطِقِ الصِّيَامَ : فَقَدْ أَطْعَمَ أَنَسٌ بَعْدَ مَا كَبِرَ عَامًا أَوْ عَامَيْنِ، كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِينًا، خُبْزًا وَلَحْمًا، وَأَفْطَرَ''

اور اسی طرح بوڑھے آدمی کو اگر روزہ کی طاقت نہ ہو تو وہ بھی (یعنی کھانا کھلائے) کیونکہ ان بن مالک نے عمر رسیدہ ہونے کے بعد ایک یا دو سال تک گوشت روٹی کے شکل میں ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلایا تھا اور روزہ نہیں رکھا تھا۔[162]

---

[160] صحیح بخاری / کتاب التفسیر / باب قولہ تعالی: أیاما معدودات فمن کان منکم مریضا۔ / ۴۲۳۵-

[161] سنن نسائی / کتاب الصیام / باب تأویل قول اللہ تعالی: وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین / ۲۳۱۷-

[162] صحیح بخاری / کتاب التفسیر / باب قول اللہ تعالی: أیاما معدودات۔۔۔ / قبل حدیث ۴۵۰۵-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ ابن القیم الجوذی رحمہ اللہ نے کہا: اگر کسی نے شفایابی سے ناامید ہو کر فدیہ دیا، پھر روزہ رکھنے کی طاقت اس میں آئی تو احتمال ہے کہ اس پر قضاء لازم نہیں ہے۔ کیونکہ واجب فدیہ ادا کرنے سے وہ بری الذمہ ہو چکا ہے لہذا جس چیز سے وہ بری الذمہ ہو چکا ہے وہ دوبارہ اس میں مشغول نہیں ہو گا۔[۱۶۳]

علامہ ابن باز رحمہ اللہ نے فرمایا: دائمی مریض شیخ کبیر کے حکم میں ہے جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا ہے۔ اسے چاہے کہ ہر دن کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔[۱۶۴]

(۳) عارضی قسم کا مریض۔ جیسے کسی کو بخار وغیرہ ہو گیا اچانک کوئی بیماری آگئی تو اس میں دو صورتیں ممکن ہے۔

(۱) بیمار ہے مگر روزہ رکھنے سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی تو اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ روزہ رکھے کیونکہ اس کے پاس کوئی شرعی عذر نہیں ہے۔

(۲) روزہ رکھنے سے اسکی تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے اور اس کیلئے روزہ مضر ہے تو ایسی صورت میں بیمار کیلئے روزہ نہ رکھنا بہتر ہے۔

---

[۱۶۳] بدائع الفوائد / ۴ / ۹۰۶۔

[۱۶۴] نور علی الدرب / ما الواجب علی من کانت مریضۃ ولا تستطیع الصوم۔ مجموع فتاوی لابن باز (۱۵ / ۲۰۱)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿ وَلَا تَقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا﴾ اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو یقیناً اللہ تعالی تم پر نہایت مہربان ہے۔[165]

(۲) مسافر۔

۱- مسافر کو روزہ رکھنے اور چھوڑنے دونوں کا اختیار ہے-

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَأَصُومُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ "[166]

کہ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کیا میں سفر میں صوم رکھ سکتا ہوں؟ وہ کثرت سے روزے رکھا کرتے تھے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "چاہو تو روزہ رکھو، اور چاہو تو نہ رکھو۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: "لَا تَعِبْ عَلَى مَنْ صَامَ وَلَا عَلَى مَنْ أَفْطَرَ قَدْ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ وَأَفْطَرَ "

کہ جو (سفر میں) روزہ رکھے یا چھوڑے، کسی پر تنقید نہ کرو، اس لیے کہ اللہ کے

---

[165] النساء/۲۹-

[166] صحيح بخاري /كتاب الصوم/باب الصوم في السفر والإفطار/۱۹۴۳- صحيح مسلم /كتاب الصيام /باب التخيير في الصوم والفطر في السفر/۲۶۲۵-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ رکھا بھی ہے اور چھوڑا بھی۔[۱۶۷]

نوٹ: مسافر کو سفر کی حالت میں روزہ رکھنے اور چھوڑنے دونوں کا اختیار ہے۔ اگر روزہ رکھتا ہے تو بری الذمہ ہو جائے گا، اور اگر چھوڑتا ہے تو حالت سفر میں جتنے دن روزے چھوڑے ہیں بعد میں ان کی قضا ضروری ہے۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴾[۱۶۸]

سو جو کوئی تم میں سے اس مہینے کو پالے تو اس کے روزے رکھے، اور جو کوئی بیمار یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں سے گنتی پوری کرے، اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر تنگی نہیں چاہتا، اور تاکہ تم گنتی پوری کرلو اور تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت دی اور تاکہ تم شکر کرو۔

یعنی جتنے روزے چھوٹے ہیں اتنے رکھ کر رمضان کے روزوں کی گنتی پوری کرے۔

۲- روزہ رکھنے کی طاقت ہو تو روزہ رکھنا بہتر ہے، اور کمزور ہو تو روزہ نہ رکھنا بہتر ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

---

[۱۶۷] صحیح مسلم /کتاب الصیام /باب جواز الصوم والفطر في شهر رمضان /۲۶۰۹۔

[۱۶۸] البقرۃ/۱۸۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَلَا يَجِدُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ يَرَوْنَ أَنَّ مَنْ وَجَدَ قُوَّةً فَصَامَ فَإِنَّ ذَلِكَ حَسَنٌ وَيَرَوْنَ أَنَّ مَنْ وَجَدَ ضَعْفًا فَأَفْطَرَ فَإِنَّ ذَلِكَ حَسَنٌ " [۱۶۹]

کہ ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے مہینے میں جنگ کے لئے نکلتے، ہم میں کچھ لوگ روزہ رکھتے اور کچھ لوگ نہ رکھے، تو نہ روزے دار روزہ نہ رکھنے والوں پر نکیر کرتے، اور نہ ہی روزہ نہ رکھنے والے روزے داروں پر۔ لوگوں کا خیال تھا کہ اگر کوئی روزہ رکھنے کی طاقت پاتا ہے اور اس نے روزہ رکھا تو یہ بھی اچھا ہے، اور اگر کوئی کمزوری محسوس کرتا ہے اور روزہ نہیں رکھتا ہے تو یہ بھی اچھا ہے۔

۳۔ جس کے لیے روزہ رکھنا دشوار ہو اس کے لیے افطار افضل ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَأَى زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالُوا صَائِمٌ فَقَالَ لَيْسَ مِنْ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ " [۱۷۰]

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی بھیڑ دیکھی اور ایک آدمی کو دیکھا جس پر سایہ کیا گیا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[۱۶۹] صحیح مسلم / کتاب الصیام / باب جواز الصوم والفطر في شهر رمضان / ۲۶۱۸۔

[۱۷۰] صحیح بخاري / کتاب الصوم / باب قول النبي صلی اللہ علیہ وسلم لمن ظلل علیه واشتد الحر / ۱۹۴۶۔ صحیح مسلم / کتاب الصیام / باب جواز الصوم والفطر في شهر رمضان / ۲۶۱۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پوچھا: "یہ کیا ہے؟" لوگوں نے بتایا کہ یہ روزے دار ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بھلائی یہی نہیں ہے کہ سفر میں روزہ رکھا ہی جائے۔

نوٹ: یعنی ایسا نہیں ہے کہ سفر میں ہر حال میں روزہ رکھنا ہی افضل ہے، بلکہ حالات کے لحاظ سے کبھی روزہ رکھنا افضل ہو سکتا ہے اور کبھی نہ رکھنا۔

۴- مسافر سفر پر نکلنے سے پہلے گھر پر ہی روزہ توڑ سکتا ہے۔

محمد بن کعب کہتے ہیں: "أَتَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ يُرِيدُ سَفَرًا وَقَدْ رُحِلَتْ لَهُ رَاحِلَتُهُ وَلَبِسَ ثِيَابَ السَّفَرِ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَأَكَلَ فَقُلْتُ لَهُ سُنَّةٌ قَالَ سُنَّةٌ ثُمَّ رَكِبَ" [۱۷۱]

کہ میں رمضان میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، اس وقت وہ سفر کے ارادے سے تھے، ان کی سواری تیاری تھی، اور وہ سفر کا لباس پہنچ چکے تھے، پھر انہوں نے کھانا منگوا کر کھایا، میں نے کہا: کیا یہ سنت ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں سنت ہے، اور یہ کہہ کر سوار ہو گئے۔

۵- مسافر کے لیے روزہ شروع کرنے کے بعد بغیر عذر کے روزہ توڑنا جائز ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَهَرٍ مِنْ السَّمَاءِ وَالنَّاسُ صِيَامٌ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ مُشَاةً وَنَبِيُّ اللَّهِ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ فَقَالَ اشْرَبُوا أَيُّهَا النَّاسُ قَالَ فَأَبَوْا قَالَ إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أَيْسَرُكُمْ إِنِّي

---

[۱۷۱] سنن ترمذي / أبواب الصوم / باب من أكل ثم خرج يريد سفرا / ۷۹۹-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَاكِبٌ فَأَبَوْا قَالَ فَثَنَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخِذَهُ فَنَزَلَ فَشَرِبَ وَشَرِبَ النَّاسُ وَمَا كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَشْرَبَ "

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک ایسی نہر سے ہوا جس میں آسمان سے برسا ہوا پانی تھا، لوگ روزے سے تھے، بہت سخت گرم دن تھا، اور لوگ پیدل چل رہے تھے، جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر سوار تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لوگو! پانی پی لو"، لیکن لوگ نہیں مانے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: "میں تم لوگوں (کی حالت) جیسا نہیں ہوں، میں تم میں سب سے زیادہ آرام سے ہوں، کیونکہ میں سواری پر ہوں"، لیکن لوگ پھر بھی نہیں مانے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ران کو جھکا کر اترے اور پانی پیا، تو سب لوگوں نے پی لیا، حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانی پینا نہیں چاہ رہے تھے۔[۱۷۲]

۶- کسی خاص مصلحت کے پیش نظر سفر میں روزہ نہ رکھنے کا استحباب-

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيمِ فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ فَرَفَعَهُ حَتَّى نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقِيلَ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ إِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ أُولَئِكَ الْعُصَاةُ أُولَئِكَ الْعُصَاةُ "[۱۷۳]

---

[۱۷۲] مسند أحمد / مسند المكثرين من الصحابة / مسند أبي سعيد الخدري رضي الله عنه / ۱۱۴۲۳-

[۱۷۳] صحيح مسلم / كتاب الصيام / باب جواز الصوم والفطر في شهر رمضان / ۲۶۱۰-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ فتح مکہ کے سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے لیے روانہ ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے تھے، یہاں تک کہ کراع الغمیم نامی مقام پر پہنچے، لوگ بھی روزے سے تھے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیالہ پانی منگوایا اور اسے اوپر اٹھایا تاکہ لوگ دیکھ لیں، پھر اسے پی گئے، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ کچھ لوگ اب بھی روزے سے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ نافرمان ہیں، وہ نافرمان ہیں۔

ایک روایت میں یہ اضافہ ہے:" إِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمْ الصِّيَامُ وَإِنَّمَا يَنْظُرُونَ فِيمَا فَعَلْتَ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ " [۱۷۴]

کہ لوگوں پر روزہ بھاری پڑ رہا ہے، اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل پر نظریں لگائے ہوئے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر بعد پانی کا پیالہ منگوایا۔

نوٹ: نافرمان اس وجہ سے کہا کیونکہ ان لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل نہیں کی اور روزہ باقی رکھا، جبکہ فرماں برداری کا تقاضا یہ تھا کہ فوراً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل میں روزہ توڑ دیتے۔

قزعہ بیان کرتے ہیں:" أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ مَكْثُورٌ عَلَيْهِ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ قُلْتُ إِنِّي لَا أَسْأَلُكَ عَمَّا يَسْأَلُكَ هَؤُلَاءِ عَنْهُ سَأَلْتُهُ

---

[۱۷۴] صحیح مسلم /کتاب الصیام/ باب جواز الصوم والفطر في شهر رمضان/ ۲۶۱۰-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنْ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ وَنَحْنُ صِيَامٌ قَالَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ فَكَانَتْ رُخْصَةً فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ ثُمَّ نَزَلْنَا مَنْزِلًا آخَرَ فَقَالَ إِنَّكُمْ مُصَبِّحُو عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ فَأَفْطِرُوا وَكَانَتْ عَزْمَةً فَأَفْطَرْنَا ثُمَّ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا نَصُومُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي السَّفَرِ "[۱۷۵]

کہ میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، اس وقت ان کے پاس لوگوں کا جمگھٹا لگا ہوا تھا، پھر جب لوگ چلے گئے تو میں نے ان سے عرض کیا کہ میں آپ سے وہ نہیں پوچھوں گا جس کے بارے میں یہ لوگ پوچھ رہے ہیں۔ پھر میں نے ان سے سفر میں روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکے کا سفر کیا اور ہم روزے کی حالت میں تھے۔ فرماتے ہیں کہ ہم ایک جگہ اترے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دشمن کے قریب ہو گئے ہو، اور اب افطار کرنا یعنی روزہ نہ رکھنا تمہارے لیے زیادہ قوت وطاقت کا باعث ہو گا، تو یہ ایک رخصت تھی، چنانچہ ہم میں سے کچھ نے روزہ رکھا اور کچھ نے نہیں رکھا۔ پھر ہم ایک دوسری منزل تک پہنچے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم صبح کے وقت اپنے دشمن کے پاس پہنچ جاؤ گے، اور روزہ نہ رکھنے

---

[۱۷۵] صحیح مسلم / کتاب الصیام / باب أجر المفطر في السفر إذا تولى العمل / ۲۶۲۴۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے تمہارے اندر طاقت زیادہ ہو گی، اس لیے روزہ نہ رکھو"، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم ضروری تھا، اس لیے ہم نے روزہ نہیں رکھا۔ پھر ہم نے دیکھا کہ اس کے بعد بھی ہم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں روزہ رکھتے رہے۔

۷-روزہ نہ رکھنے والا زیادہ اجر کا مستحق ہو گا اگر وہ اجتمائی کاموں میں حصہ لے-

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ قَالَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ أَكْثَرُنَا ظِلًّا صَاحِبُ الْكِسَاءِ وَمِنَّا مَنْ يَتَّقِي الشَّمْسَ بِيَدِهِ قَالَ فَسَقَطَ الصُّوَّامُ وَقَامَ الْمُفْطِرُونَ فَضَرَبُوا الْأَبْنِيَةَ وَسَقَوْا الرِّكَابَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ "[۱۷۶]

کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے، ہم میں کچھ روزے سے تھے اور کچھ روزہ چھوڑے ہوئے تھے۔ فرماتے ہیں کہ پھر ہم ایک سخت گرم دن میں ایک جگہ اترے، ہم میں سب سے زیادہ سایہ حاصل کرنے والا وہ آدمی تھا کہ جس کے پاس چادر تھی، جبکہ ہم میں سے کچھ اپنے ہاتھوں سے دھوپ سے بچ رہے تھے۔ فرماتے ہیں کہ پھر روزہ رکھنے والے تو (تھکن کی وجہ سے آرام کرنے کے لیے) گر گئے، اور روزہ چھوڑنے والے کام میں لگ گئے، چنانچہ انہوں نے خیمے لگائے اور اونٹوں کو پانی پلایا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج تو سارا

---

[۱۷۶] صحیح مسلم /کتاب الصیام/ باب أجر المفطر في السفر إذا تولى العمل/ ۲۶۲۲-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اجر روزہ چھوڑنے والے سمیٹ گئے۔

بخاری کے الفاظ اس طرح ہیں: "وَأَمَّا الَّذِينَ صَامُوا فَلَمْ يَعْمَلُوا شَيْئًا وَأَمَّا الَّذِينَ أَفْطَرُوا فَبَعَثُوا الرِّكَابَ وَامْتَهَنُوا وَعَالَجُوا "[177]

"تو جو لوگ روزے سے تھے وہ کچھ نہ کر سکے، اور جو لوگ روزہ چھوڑے ہوئے تھے انہوں نے اونٹوں کی رسی کھول کر انہیں (چرنے کے لیے) چھوڑا، محنت و مشقت کے کام کیے اور لوگوں کی خدمت کی۔

۸- ایسا مسافر جس کے دوران سفر ہی رمضان شروع ہوا یا رمضان میں دن کے وقت کسی نے سفر شروع کیا تو ایسے افراد کو اللہ تعالی نے روزہ چھوڑنے کی رخصت دی ہے اور ان ایام کی قضا دوسرے ایام میں لازم ہے۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴾[178]

سو جو کوئی تم میں سے اس مہینے کو پالے تو اس کے روزے رکھے، اور جو کوئی بیمار یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں سے گنتی پوری کرے، اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر تنگی

---

[177] صحیح بخاري / كتاب الجهاد والسير / باب فضل الخدمة في الغزو / ۲۸۹۰-

[178] البقرة / ۱۸۵-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں چاہتا، اور تاکہ تم گنتی پوری کرلو اور تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت دی اور تاکہ تم شکر کرو۔

عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ''قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَنْتَظِرُ الْغَدَاءَ يَا أُمَيَّةَ قُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ تَعَالَ أُخْبِرْكَ عَنْ الْمُسَافِرِ إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنْهُ الصِّيَامَ وَنِصْفَ الصَّلَاةِ'' [۱۷۹]

کہ میں سفر سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا، اور آپ کو سلام عرض کیا، جب واپس ہونے لگا تو آپ نے فرمایا: اے ابو امیہ! ٹھرو کھانا کھا کر جاؤ، تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں روزہ سے ہوں آپ نے فرمایا: آؤ میں تمہیں مسافر کے بارے میں بتلاؤں! اللہ تعالی نے مسافر سے روزہ اور آدھی نماز معاف فرمادی ہے۔

معلوم ہوا کہ مسافر رمضان کا روزہ ترک کر سکتا ہے مگر جب قادر ہو تو اس پر ان ایام کی قضا واجب ہے۔

(۳) حیض ونفاس والی عورت۔

---

[۱۷۹] سنن نسائی/کتاب الصیام/باب ذکر وضع الصیام عن المسافر/۲۲۶۶۔ علامہ البانی نے صحیح نسائی (۲/۱۳۳-۱۳۴) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حیض ونفاس کی حالت میں رکھا ہوا روزہ درست نہیں ہے۔

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یقینا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''
أَلَيسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ ولَمْ تَصُمْ''[180]

کیا ایسا نہیں ہے کہ جب وہ حیض والی ہو تو نہ نماز پڑھتی ہے نہ روزہ رکھتی ہے۔

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں:''كُنَّا نَحِيضُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَطْهُرُ فَيَأْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا يَأْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ ''[181]

رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہم حائضہ ہوا کرتی تھیں، پھر ہم پاک ہوتیں تو آپ ہمیں روزہ کی قضاء کا حکم دیتے تھے، اور نماز کی قضاء کیلئے نہیں کہتے تھے۔

اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ایسے حالت میں روزہ درست نہیں ہے بلکہ اسکی قضاء لازم ہے۔[182]

---

[180] صحیح بخاری / کتاب الصوم / باب الحائض تترک الصوم والصلاۃ / ۱۹۵۱۔ صحیح مسلم / کتاب الایمان / باب بیان نقصان الایمان بنقص الطاعات وبیان اطلاق لفظ الکفر علی غیر الکفر باللہ ککفر النعمۃ والحقوق / ۲۵۰۔

[181] سنن نسائی / کتاب الصیام / باب وضع الصیام عن الحائض / ۲۳۱۸۔

[182] فتح الباری (۲۲۶)۔ شرح مسلم للنووی / کتاب الحیض / باب وجوب قضاء الصوم علی الحائض دون الصلاۃ / ۳۳۵۔ مجموع الفتاوی لابن باز (۱۵ / ۱۸۱)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حکم متفق علیہ ہے۔[۱۸۳]

(۴)حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت۔

اگر عورت حاملہ ہو یا دودھ پلا رہی ہو اور اسے اپنی یا بچے کی جان کا خطرہ ہو تو وہ روزہ ترک کر سکتی ہے۔

انس بن مالک الکعبی[۱۸۴] سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى وَضَعَ عَنْ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلَاةِ وَعَنْ الْحَامِلِ أَوْ الْمُرْضِعِ الصَّوْمَ أَوْ الصِّيَامَ"[۱۸۵]

بے شک اللہ تعالی نے مسافر سے روزہ اور آدھی نماز معاف کر دی ہے جبکہ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو روزہ معاف فرمایا ہے۔

---

[۱۸۳] المجموع/کتاب الصیام/صوم الحائض والنفساء/۲/۳۸۶۔المغنی لابن قدامہ(۱/۳۱۴)۔فتاوی ابن تیمیہ(۲۵/۲۱۹)۔

[۱۸۴] انس بن مالک الکعبی القشیری بنو عبد اللہ بن کعب میں سے تھے انکی کنیت ابو امیہ تھی کہا جاتا ہے کہ بصرہ میں انہوں نے سکونت اختیا کی،۱۰۰ھ کے حدود میں وفات پائی-اسد الغابہ (۱/۲۰۷)

[۱۸۵] سنن ترمذی/أبواب الصوم/باب الرخصۃ فی الافطار للحبلی والمرضع/۷۱۵۔امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔اور ابن خزیمہ نے(۳/۲۶۷)(۲۰۴۲/۲۰۴۴)میں صحیح کہا ہے۔اور علامہ البانی نے اسے صحیح سنن ابی داؤد(۲۰۸۳)میں صحیح کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایسی دودھ پلانے والی عورت جسے دودھ کے خشک ہونے کا خطرہ ہو تو وہ ایسی صورت میں روزہ ترک کر سکتی ہے اور اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے بلکہ اس پر قضاء ضروری ہے۔

(۵) روزہ رکھنے سے ایسا عاجز آدمی کہ اسکا عذر ختم ہونے کی امید نہ ہو۔ روزہ رکھنے سے ایسا عاجز آدمی جو کسی صورت روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا یا وہ شدید مشقت میں مبتلا ہوتا ہے جیسے کہ بوڑھا آدمی یا ایسا بیمار جس کی بیماری ختم ہونے کی امید نہ ہو۔ ایسی صورت میں انکی طرف سے ہر روز ایک مسکین کو کھانا دیا جائیگا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "لیسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ؛ هو الشَّيْخُ الكَبِيرُ والمَرْأَةُ الكَبِيرَةُ لا يَسْتَطِيعانِ أنْ يَصُوما، فيُطْعِمانِ مَكانَ كُلِّ يَومٍ مِسْكِينًا"

(یہ آیت) منسوخ نہیں ہے بلکہ یہ حکم بزرگ مرد و عورت کے بارے میں ہے جو روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں، پس وہ ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائیں۔[۱۸۶]

اور امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "وَأَمَّا الشَّيْخُ الكَبِيرُ إِذَا لَمْ يُطِقِ الصِّيَامَ : فَقَدْ أَطْعَمَ أَنَسٌ بَعْدَ مَا كَبِرَ عَامًا أَوْ عَامَيْنِ، كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِينًا، خُبْزًا وَلَحْمًا، وَأَفْطَرَ"

---

[۱۸۶] صحیح بخاری / کتاب التفسیر / باب قولہ تعالی: أیاما معدودات فمن کان منکم مریضا۔ / ۴۲۳۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اسی طرح بوڑھے آدمی کو اگر روزہ کی طاقت نہ ہو تو وہ بھی (یعنی کھانا کھلائے) کیونکہ ان بن مالک نے عمر رسیدہ ہونے کے بعد ایک یا دو سال تک گوشت روٹی کے شکل میں ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلایا تھا اور روزہ نہیں رکھا تھا۔[۱۸۷]

[۱۸۷] صحیح بخاری / کتاب التفسیر / باب قول اللہ تعالی: أیاما معدودات۔۔۔ / قبل حدیث ۴۵۰۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روزہ توڑنے والی اشیاء

(۱) کھانا پینا۔

کھانے پینے کی کسی بھی چیز کو کسی بھی طریقے سے جان بوجھ کر پیٹ تک لے جانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ﴾ [۱۸۸]

تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے واضح ہو جائے، پھر رات تک روزے کو پورا کرو۔

یہاں سیاہ و سفید دھاگے سے مراد رات کا اندھیرا اور دن کی روشنی ہے۔

ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلاَّ الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ" [۱۸۹]

ابن آدم کا نیک عمل دس گناہ سے لے کر سات سو گنا تک آگے بڑھایا جاتا ہے اللہ

---

[۱۸۸] سورۃ البقرۃ/ ۱۸۷۔

[۱۸۹] صحیح بخاری/ کتاب الصوم/ باب فضل الصوم/ ۱۸۹۴۔ صحیح مسلم/ کتاب الصیام/ باب فضل الصیام/ ۱۱۵۱۔ یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعالی نے فرمایا: مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دونگا۔
کھانا پینا اور شہوت وغیرہ ترک کرنے کا نام روزہ ہے اسلئے دن میں عمداً قصداً کھانے پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ جو روزہ دار بھول کر کھا پی لے اسے اپنا روزہ پورا کرنا چاہیے کیونکہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَكَل أو شَرِب، فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ، فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ الله وَسَقَاهُ " [190]

جو روزہ دار بھول کر کھا پی لے تو اسے چاہیے کہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اسے اللہ تعالی نے کھلایا پلایا ہے۔

(۲) جماع کرنا۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ ﴾ [191]

روزہ کی راتوں میں اپنی بیویوں سے جماع تمہارے لئے حلال کیا گیا ہے۔

ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں رفث سے مراد جماع ہے۔ [192]

---

[190] صحیح بخاری / کتاب الصوم / باب الصائم اذا اکل او شرب ناسیا / ۱۹۳۳۔ صحیح مسلم / کتاب الصیام / باب اکل الناسی وشربہ وجماعہ لایفطر / ۱۱۵۵۔

[191] البقرۃ / ۱۸۷۔

[192] فتح الباری / کتاب الصوم / باب قول اللہ تعالی: احل لکم لیلۃ الصیام الرفث / ۱۸۱۶۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن عباس رضی اللہ عنہ ابن جبیر، قتادہ، حسن بصری، عکرمہ، مجاہد، زہری، سدی رحمہم اللہ اجمعین فرماتے ہیں رفث سے مراد یہاں جماع ہے۔[۱۹۳]

ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں: "بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النبيِّ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ، إذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يا رَسولَ اللَّهِ هَلَكْتُ. قَالَ: ما لَكَ؟ قَالَ: وقَعْتُ علَى امْرَأَتِي وأَنَا صَائِمٌ، فَقَالَ رَسولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ: هلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَهلْ تَسْتَطِيعُ أنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، قَالَ: لَا، فَقَالَ: فَهلْ تَجِدُ إطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا. قَالَ: لَا، قَالَ: فَمَكَثَ النبيُّ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ، فَبيْنَا نَحْنُ علَى ذلكَ أُتِيَ النبيُّ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ بعَرَقٍ فِيهَا تَمْرٌ - والعَرَقُ المِكْتَلُ - قَالَ: أيْنَ السَّائِلُ؟ فَقَالَ: أنَا، قَالَ: خُذْهَا، فَتَصَدَّقْ به فَقَالَ الرَّجُلُ: أعَلَى أفْقَرَ مِنِّي يا رَسولَ اللَّهِ؟ فَوَاللَّهِ ما بيْنَ لَابَتَيْهَا - يُرِيدُ الحَرَّتَيْنِ - أهْلُ بَيْتٍ أفْقَرُ مِن أهْلِ بَيْتِي، فَضَحِكَ النبيُّ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ حتَّى بَدَتْ أنْيَابُهُ، ثُمَّ قَالَ: أطْعِمْهُ أهْلَكَ"[۱۹۴]

کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول: میں ہلاک ہو گیا۔ آپ نے فرمایا تجھے کس چیز نے ہلاک کر دیا؟ اس نے فرمایا میں رمضان میں اپنی بیوی سے جماع کر بیٹھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے

---

[۱۹۳] البحر المحیط (۲/ ۲۸۰-۲۸۱)۔

[۱۹۴] صحیح بخاری / کتاب الصوم / باب اذا جامع فی رمضان۔۔۔ / ۱۸۳۴۔ صحیح مسلم / کتاب الصیام / باب تغلیظ تحریم الجماع فی نھار رمضان علی الصائم / ۱۱۱۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اتنی طاقت ہے کہ ایک گردن آزاد کرے۔ اس نے کہا نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو دو ماہ کے روزے لگاتار رکھنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اس نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانے کی وسعت رکھتا ہے۔ اس نے فرمایا۔ نہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کچھ وقت کیلئے ٹھر گئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی خدمت میں ایک بڑا تھیلا پیش کیا گیا جس میں کھجوریں تھیں آپ ﷺ نے دریافت فرمایا؛ سائل کہاں ہے اس نے کہا میں حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ لے جاؤ اور اسے صدقہ کر دو اس آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول۔ میں اپنے سے زیادہ محتاج پر اسے صدقہ کر دوں، اللہ کی قسم ان دونوں پتھریلے میدانوں کے درمیان کوئی بھی گھرانہ میرے گھر سے زیادہ محتاج نہیں ہے اس پر نبی ﷺ ہنس پڑے حتی کہ آپ کے سامنے کے دانت ظاہر ہو گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: کہ چلو اسے اپنے گھر والوں کو ہی کھلا دو۔

سنن ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے اسے فرمایا: "وَصُمْ يَوْمًا مَكَانَهُ" اس کی جگہ ایک دن کا روزہ رکھو۔[۱۹۵]

سنن ابی داؤد کی روایت میں یہ لفظ ہیں: "وصُمْ يومًا، واستغفِرِ اللهَ" ایک دن کا روزہ رکھو اور اللہ سے استغفار کرو۔[۱۹۶]

---

[۱۹۵] سنن ابن ماجہ / کتاب الصیام / باب ماجاء فی کفارۃ من افطر یوما من رمضان / ۱۳۵۶۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے:''یحرم علیه فرجها''روزہ دار پر بیوی کی شرمگاہ حرام ہے۔[۱۹۷]

معلوم ہوا کہ یہ عمل روزہ کی حالت میں دن میں جائز نہیں ہے۔اور دوران روزہ جماع کرنے والے شخص پر قضاء، کفارہ، اور اللہ تعالی سے توبہ تینوں کام لازم ہیں۔

جماع پر کفارہ تین طرح کا ہوتا ہے۔

(۱)ایک مومن گردن کو آزاد کرنا۔

(۲)دو مہینوں کے لگاتار روزہ رکھنا۔

(۳)ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا۔

(۳)حیض ونفاس اور ولادت۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا:''ما بَالُ الحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ، ولَا تَقْضِي الصَّلَاةَ. فَقَالَتْ: أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ؟ قُلتُ: لَسْتُ بِحَرُورِيَّةٍ، ولَكِنِّي أَسْأَلُ. قالَتْ: كانَ يُصِيبُنَا ذلكَ، فَنُؤْمَرُ بقَضَاءِ الصَّوْمِ، ولَا نُؤْمَرُ بقَضَاءِ الصَّلَاةِ''[۱۹۸]

---

[۱۹۶] ابو داؤد/کتاب الصوم/باب کفارۃ من اتی اھلہ فی رمضان/۲۰۹۶۔

[۱۹۷] صحیح بخاری/کتاب الصوم/باب المباشرۃ للصائم و قالت عائشۃ:یحرم علیہ فرجھا۔

[۱۹۸] صحیح بخاری/کتاب الحیض/باب الحائض تترک الصوم والصلاۃ/۳۲۱۔مسلم/کتاب الحیض/باب وجوب قضاء الصوم علی الحائض دون الصلاۃ/۵۴۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ کیا وجہ ہے کہ حائضہ روزوں کی قضا تو کرتی ہے، لیکن نماز کی قضاء نہیں کرتی؟ پس انہوں نے کہا کہ کیا تم حرورییہ ہو میں نے کہا میں حرورییہ نہیں ہوں بلکہ صرف پوچھ رہی ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں حیض آتا، تو ہمیں روزوں کی قضا کا حکم دیا جاتا، اور ہمیں نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا۔

عبد الرحمن مبارکپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حروری حروراگاؤں کی طرف نسبت ہے جو کہ کوفہ سے دو میل کے فاصلہ پر تھا۔ یہاں پر سب سے پہلے وہ فرقہ پیدا ہوا جس نے علی رضی اللہ عنہ کے خلاف بغاوت کا جھنڈا بلند کیا۔ یہ خارجی کہلائے، جن کے کئی فرقے ہیں مگر یہ اصول ان سب میں متفق ہے کہ قرآن کو لیا جائے اور حدیث کو مطلقا رد کر دیا جائے۔ چونکہ حائضہ پر فرض نماز معاف ہو جانا صرف حدیث سے ثابت ہے قرآن میں اس کا ذکر نہیں ہے۔ اسلئے مخاطب کے اس مسئلہ کی تحقیق کرنے پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کیا تم حروری تو نہیں ہو۔[۱۹۹]

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یقینا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "أَلَيسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ ولَمْ تَصُمْ"[۲۰۰]

---

[۱۹۹] تحفۃ الاحوذی (۱/۱۲۳)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا ایسا نہیں ہے کہ جب وہ حیض والی ہو تو نہ نماز پڑھتی ہے نہ روزہ رکھتی ہے۔

اگر دوران روزہ کسی کو حیض وغیرہ آنا شروع ہو جائے تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا تو وہ اس کی قضا کریگی۔

(۴) عمداً قے کرنا۔

ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " مَن ذرعَهُ قَيءٌ وَهوَ صائمٌ، فلَيسَ علَيهِ قضاءٌ، وإن استَقاءَ فليقضِ "[۲۰۱]

جسے بحالت روزہ قے آجائے پس اس پر کوئی قضا نہیں، اور اگر جان بوجھ کر قے کرے تو قضا دے۔

معلوم ہوا کہ اگر کوئی جان بوجھ کر قے نہ کرے بلکہ اسے از خود قے آجائے تو اس کا روزہ فاسد نہیں ہو گا اگر جان بوجھ کر قے کر دے تو اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا۔

اور جان بوجھ کر قے کرنے والے پر قضاء ضروری ہے۔

(۵) سینگی یا نشتر سے خون کا اخراج کرنا۔

---

[۲۰۰] صحیح بخاری / کتاب الصوم / باب الحائض تترک الصوم والصلاۃ / ۱۹۵۱۔ صحیح مسلم / کتاب الایمان / باب بیان نقصان الایمان بنقص الطاعات وبیان اطلاق لفظ الکفر علی غیر الکفر باللہ ککفر النعمۃ والحقوق / ۲۵۰۔

[۲۰۱] ابو داو / کتاب الصوم / باب الصائم یستقی عمداً / ۲۰۸۴۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس مسئلہ میں علماء کرام کے درمیان کافی اختلاف پایا جاتا ہے ایک قول یہ ہے کہ سینگی لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اسکی دلیل یہ ہے۔

ثوبان بن بجد د مولی رسول اللہ ﷺ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا:''أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ ''سینگی لگانے والا اور لگوانے والا دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔[۲۰۲]

دوسرا قول یہ ہے کہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے۔

اسکی دلیل یہ ہے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ ''

کہ نبی ﷺ نے احرام میں اور روزے کی حالت میں پچھنا لگوایا۔[۲۰۳]

علامہ قسطلانی[۲۰۴] رحمہ اللہ فرماتے ہیں:'' وهذا ناسخ لحديث "أفطر الحاجم

---

[۲۰۲] سنن ابی داؤد /کتاب الصوم /باب فی الصیام یحتجم /۲۳۶۸۔ سنن ابن ماجہ /۱۷۴۹/ کتاب الصوم /باب ماجاء فی الحجامۃ للصائم۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح ابو داؤد (۲۰۴۷) میں صحیح قرار دیا ہے۔

[۲۰۳] صحیح بخاری /کتاب الصوم /باب الحجامۃ والقیئ للصائم /۱۹۳۹۔

[۲۰۴] علامہ قسطلانی کا نام شہاب الدین قسطلانی ہے، آپکی ولادت ۸۵۱ھ مصر میں ہوئی، مؤرخ، سیرت نگار تھے آپ عموماشارح صحیح بخاری کے نام سے مشہور ہیں، آپکی وفات ۹۲۳ھ میں ہوئی۔ ارشاد الساری لشرح صحیح البخاری (۱/۱۵)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والمحجوم" لأنه جاء في بعض طرقه أن ذلك كان في حجة الوداع" [۲۰۵]

یعنی یہ حدیث جس میں سینگی لگانے کا ذکر آیا ہے یہ دوسری حدیث جس میں پچھنا لگوانے اور لگانے والے ہر دو کا روزہ ٹوٹ گیا کی ناسخ ہے۔ اس کا تعلق فتح مکہ سے ہے اور اس ناسخ حدیث کا تعلق حجۃ الوداع سے ہے جو فتح مکہ کے بعد ہوا ہے۔

صحابہ کرام میں سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روزہ کی حالت میں سینگی لگوایا کرتے ہیں لیکن بعد میں انہوں نے دن میں سینگی لگوانا ترک کر دیا اور رات میں پچھنا لگوانے لگے تھے۔ [۲۰۶]

ابو موسی اشعری اور دیگر صحابہ نے بھی رات میں پچھنا لگوایا تھا۔ [۲۰۷]

جمہور علماء کے نزدیک یہ قول زیادہ قوی ہے کہ روزہ کی حالت میں سینگی لگوانے سے اجتناب بہتر ہے اگر پچھنا لگوانا ضروری ہو تو رات میں لگایا جائے اگر کوئی شخص روزہ کی حالت میں سینگی لگوا دیتا ہے تو اس کیلئے بہتر ہے کہ اس دن کی قضاء کرے۔

---

[۲۰۵] شرح صحیح بخاری از داؤد راز / کتاب الصوم / باب الحجامۃ والقیئ للصائم۔ صفحہ (۱۲۶۔ تحت الرقم ۱۹۳۸ / ۱۹۳۹)۔

[۲۰۶] صحیح بخاری / کتاب الصوم / باب الحجامۃ والقیئ للصائم / ۱۹۳۷۔

[۲۰۷] صحیح بخاری / کتاب الصوم / باب الحجامۃ والقیئ للصائم / ۱۹۳۷۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہا وہ شخص جس کا خون از خود بکثرت بہہ جائے اسکا روزہ صحیح ہے کیونکہ اس میں اس کا کوئی اختیار نہیں ہے۔[۲۰۸]

اور وہ خون جو دانت نکالنے یا پھر کسی زخم کے پھٹنے اور خون کی تحلیل وغیرہ کی بناء پر نکلنے والے خون سے روزہ نہیں ٹوٹتا، کیونکہ وہ نہ تو سنگی ہے اور نہ ہی اسکے معنی میں ہے اور نہ ہی سینگی کی طرح بدن پر اثر انداز ہوتا ہے۔

اسی طرح خون کا عطیہ دینا بھی سینگی لگوانے کے حکم میں ہے کیونکہ یہ بھی سینگی کی طرح بدن پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اس بناء پر روزہ دار کیلئے خون کا عطیہ دینا جائز نہیں لیکن اگر کوئی مجبور ہو تو اس کیلئے عطیہ کرنا جائز ہے لیکن عطیہ دینے والے کا روزہ ٹوٹ جائیگا اسے اس کی قضاء میں روزہ رکھنا ہو گا۔[۲۰۹]

اور ٹیسٹ کیلئے خون نکالنے سے روزہ دار کا روزہ نہیں ٹوٹتا ہے کیونکہ یہ خون کی تھوڑی سی مقدار ہوتی ہے جو جسم پر سینگی لگوانے کی طرح اثر انداز نہیں ہوتی ہے۔

(۶) منی خارج کرنا۔

علامہ ابن باز اور شیخ ابن عثیمین امام نووی امام ابن قدامہ رحمہم اللہ اجمعین فرماتے ہیں کہ مشت زنی ہر حال میں ناجائز ہے جمہور اہل علم کے نزدیک یہ عمل حرام ہے۔

---

[۲۰۸] فتاوی اللجنۃ الدائمۃ (۱۰/ ۲۶۴)۔

[۲۰۹] مجالس شہر رمضان لابن عثیمین / ۷۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر روزہ کی حالت میں زمین پر رگڑنے سے یا بوس وکنار سے یا مشت زنی سے منی کا اخراج کرنا اس سے روزہ ٹوٹ جائیگا رمضان اور غیر رمضان میں مشت زنی کرنا حرام ہے۔[۲۱۰]

(۷)طاقتی انجکشن کا استعمال۔

طاقتی انجکشن کھانے پینے کے بدلے استعمال کیا جاتا ہے، جب روزہ دار بحالت روزہ اسے استعمال کرلے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ اشیاء اگرچہ حقیقی کھانا پینا نہیں ہیں بلکہ یہ بھی کھانے پینے کے حکم میں ہی ہیں۔[۲۱۱]

روزہ دار کیلئے عضلات اور رگ میں ٹیکے سے علاج کرانا جائز ہے لیکن روزہ دار کیلئے طاقتی ٹیکے لگوانا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ کھانے پینے کے معنی میں شامل ہوتے ہیں، اس کا استعمال کرنا رمضان میں روزہ افطار کرنے کا ایک حیلہ شمار ہوگا۔ اور اگر رگ اور عضلات میں رات کو ٹیکہ لگانا ممکن ہو تو یہ زیادہ مناسب اور بہتر ہے۔[۲۱۲]

(۸)روزہ کی نیت توڑ دینا۔

---

[۲۱۰] مجموع فتاوی لابن باز (۱۵/ ۲۶۷)۔ شرح الممتع علی زاد المستقنع (۶/ ۲۳۴/ ۲۳۵)۔ المجموع للنووی (۶/ ۳۴۹)۔ المغنی لابن قدامہ (۴/ ۳۳۶)۔ فتاوی اللجنۃ الدائمۃ (۱۰/ ۲۵۶)۔

[۲۱۱] مجالس شہر رمضان لابن عثیمین / ۷۰۔

[۲۱۲] فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (۱۰/ ۲۵۲)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیت روزہ میں اسی طرح شرط ہے جیسے باقی تمام عبادات واعمال میں شرط ہے۔[۲۱۳]
اگر کسی نے بھی علم ہونے کے باوجود عمداً روزہ توڑنے کی نیت کرلی تو اس کا روزہ ٹوٹ جائیگا۔

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرمارہے تھے:" إنَّما الأعمالُ بالنِّيَّاتِ وإنَّما لِكلِّ امرئٍ ما نوى فمن كانت هجرتُهُ إلى دنيا يصيبُها أو امرأةٍ ينكحُها فَهجرتُهُ إلى ما هاجرَ إليْهِ"[۲۱۴]
تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کیلئے وہی ہے جو اس نے نیت کی، پس جس کی ہجرت دولت دنیا حاصل کرنے کیلئے ہو یا کسی عورت سے شادی کی غرض ہو، پس اس کی ہجرت ان ہی چیزوں کیلئے ہوگی جن کے حاصل کرنے کی نیت سے اس نے ہجرت کی ہے۔

مذید اسکی وضاحت روزہ کے ارکان کے تحت کی گئی ہے۔

(۹)اسلام سے مرتد ہونا۔

اللہ تعالی نے اس فرمان کی بنیاد پر فرمایا: ﴿ وَمَن يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴾

---

[۲۱۳] المجموع شرح المهذب / كتاب الصوم / النية في الصوم۔
[214] صحیح بخاری / باب کیف کان بدء الوحي الی رسول اللہ ﷺ / ۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور جو منکر ہوا ایمان سے پس اس کا عمل ضائع ہوا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہے۔[۲۱۵]

اور اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴾[۲۱۶]

اگر آپ نے شرک کیا تو یقینا آپکا عمل ضائع ہو جائیگا۔

اللہ تعالی نے سورۃ الفرقان میں ارشاد فرمایا: ﴿ وَقَدِمْنَا إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنثُورًا ﴾[۲۱۷]

اور انہوں نے جو جو اعمال کئے تھے ہم نے انکی طرف بڑھ کر انہیں پراگندہ ذروں کی طرح کر دیا۔

کافروں کے عمل قیامت کے روز زروں کی طرح بے حیثیت ہونگے، کیونکہ وہ ایمان واخلاص سے بھی خالی ہونگے اور موافقت شریعت کے مطابق بھی نہیں ہونگے، اس آیت مبارکہ میں کافروں کے اعمال کو ذروں کے مثل کہا گیا ہے۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ وَمَا مَنَعَهُمْ أَن تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقَاتُهُمْ إِلَّا أَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ وَلَا يَأْتُونَ الصَّلَاةَ إِلَّا وَهُمْ كُسَالَىٰ وَلَا يُنفِقُونَ إِلَّا وَهُمْ كَارِهُونَ ﴾[۲۱۸]

---

[۲۱۵] المائدۃ(۵)۔

[۲۱۶] الزمر(۶۵)۔

[۲۱۷] سورۃ الفرقان/ ۲۳۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کو نہیں روکا اس بات سے کسی چیز نے کہ ان کے صدقات قبول کئے جائیں سوائے اس کے کہ انہوں نے اللہ اور اسکے رسول کا انکار کیا، اور یہ کہ وہ نماز کو نہیں آتے مگر سست ہو کر، اور یہ کہ وہ کوئی چیز خرچ نہیں کرتے مگر اس حال میں کہ ناخوش ہوتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص اسلام سے مرتد ہو جاتا ہے تو بحالت روزہ اس کا مرتد ہونا روزہ توڑ دیتا ہے گرچہ وہ لوٹ بھی آئے۔

---

[۲۱۸] التوبہ / ۵۴۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عمداً قصداً روزہ ترک کرنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴾[٢١٩]

سو جو کوئی تم میں سے اس مہینے کو پالے تو اس کے روزے رکھے، اور جو کوئی بیمار یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں سے گنتی پوری کرے، اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر تنگی نہیں چاہتا، اور تاکہ تم گنتی پوری کرلو اور تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت دی اور تاکہ تم شکر کرو۔

شرعی عذر کے بغیر روزہ ترک کرنے پر اس دن کی قضاء اور توبہ ضروری ہے۔

ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں: "بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النبيِّ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ، إذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يا رَسولَ اللَّهِ هَلَكْتُ. قَالَ: ما لَكَ؟ قَالَ: وقَعْتُ علَى امْرَأَتِي وأَنَا صَائِمٌ، فَقَالَ رَسولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ: هلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَهلْ تَسْتَطِيعُ أنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، قَالَ: لَا، فَقَالَ: فَهلْ تَجِدُ إطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا. قَالَ: لَا، قَالَ: فَمَكَثَ النبيُّ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ، فَبيْنَا نَحْنُ علَى ذلكَ أُتِيَ النبيُّ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ بعَرَقٍ فِيهَا تَمْرٌ - والعَرَقُ المِكْتَلُ - قَالَ: أيْنَ السَّائِلُ؟ فَقَالَ: أنَا، قَالَ: خُذْهَا، فَتَصَدَّقْ

---

[٢١٩] البقرۃ/١٨٥-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

به فَقَالَ الرَّجُلُ: أعَلَى أفْقَرَ مِنِّي يا رَسولَ اللَّهِ؟ فَوَاللَّهِ ما بيْنَ لَابَتَيْهَا - يُرِيدُ الحَرَّتَيْنِ - أهْلُ بَيْتٍ أفْقَرُ مِن أهْلِ بَيْتِي، فَضَحِكَ النبيُّ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ حتَّى بَدَتْ أنْيَابُهُ، ثُمَّ قَالَ: أطْعِمْهُ أهْلَكَ"[220]

کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول: میں ہلاک ہو گیا۔ آپ نے فرمایا تجھے کس چیز نے ہلاک کر دیا؟ اس نے فرمایا میں رمضان میں اپنی بیوی سے جماع کر بیٹھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے اتنی طاقت ہے کہ ایک گردن آزاد کرے۔ اس نے کہا نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو دو ماہ کے روزے لگاتار رکھنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اس نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانے کی وسعت رکھتا ہے۔ اس نے فرمایا۔ نہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کچھ وقت کیلئے ٹھر گئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی خدمت میں ایک بڑا تھیلا پیش کیا گیا جس میں کھجوریں تھیں آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: سائل کہاں ہے اس نے کہا میں حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ لے جاؤ اور اسے صدقہ کر دو اس آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول۔ میں اپنے سے زیادہ محتاج پر اسے صدقہ کر دوں، اللہ کی قسم ان دونوں پتھریلے میدانوں کے درمیان کوئی بھی گھرانہ میرے گھر سے زیادہ محتاج نہیں ہے اس پر نبی ﷺ

---

[220] صحیح بخاری / کتاب الصوم / باب اذا جامع فی رمضان۔۔۔ / ۱۸۳۴۔ صحیح مسلم / کتاب الصیام / باب تغلیظ تحریم الجماع فی نھار رمضان علی الصائم / ۱۱۱۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہنس پڑے حتی کہ آپ کے سامنے کے دانت ظاہر ہو گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: کہ چلو اسے اپنے گھر والوں کو ہی کھلا دو۔

سنن ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے اسے فرمایا: ''وَصُمْ يَوْمًا مَكَانَهُ'' اس کی جگہ ایک دن کا روزہ رکھو۔[۲۲۱]

سنن ابی داؤد کی روایت میں یہ لفظ ہیں: ''وصُمْ يومًا، واستغفِرِ اللهَ'' ایک دن کا روزہ رکھو اور اللہ سے استغفار کرو۔[۲۲۲]

یعنی جس نے روزہ ترک کیا اسے اس دن کے بدلے روزہ رکھنا اور اللہ تعالی سے استغفار کرنا ضروری ہے۔ روزوں کی فرضیت کا انکار کرتے ہوئے روزہ نہ رکھنے والا شخص اجماعی طور پر کافر ہے، اور اگر کوئی شخص سستی اور کاہلی کی بنا پر روزہ ترک کرتا ہے تو وہ کافر نہیں، البتہ روزہ اسلام کا رکن ہے اور رکن ترک کرنا انتہائی خطرناک معاملہ ہے، روزوں کی فرضیت پر سب کا اجماع ہے بلکہ حاکم وقت کی جانب سے کڑی سزا کا مستحق بھی ہے، تاکہ اس قسم کے لوگ روزوں کے بارے میں سستی سے باز آجائیں، تاہم کچھ اہل علم اسکے کافر ہونے کے قائل ہیں۔

---

[۲۲۱] سنن ابن ماجہ / کتاب الصیام / باب ماجاء فی کفارۃ من افطر یوما من رمضان / ۱۶۵۲-

[۲۲۲] ابو داؤد / کتاب الصوم / باب کفارۃ من اتی اھلہ فی رمضان / ۲۰۹۶-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسے چھوڑے ہوئے تمام روزے رکھنے ہونگے اور ساتھ میں اس پر اللہ تعالی سے توبہ مانگنا بھی ضروری ہے۔[۲۲۳]

[۲۲۳] فتاوی اللجنۃ الدائمہ (۱۰/۱۴۳)۔ الاستذکار (۱/۷۷)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روزہ توڑنے کی ممانعت

ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "بينا أنا نائمٌ أتاني رجلان فأخذ بضَبعي فأتيا بي جبلًا وعرًا فقالا اصعَدْ فقلتُ إنِّي لا أُطيقُه فقال إنَّا سنُسهِّلُه لك فصعِدتُ حتَّى إذا كنتُ في سواءِ الجبلِ إذا بأصواتٍ شديدةٍ قلتُ ما هذه الأصواتُ قالوا هذا عُواءُ أهلِ النَّارِ ثمَّ انطلق بي فإذا أنا بقومٍ معلَّقين بعراقيبِهم مشقَّقةٌ أشداقُهم تسيلُ أشداقُهم دمًا قال قلتُ من هولاء قال الَّذين يُفطِرون قبل تَحِلَّةِ صومِهم"

میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دو شخص آئے اور میرے بازو پکڑ کر مجھے سخت اور دشوار گزار پہاڑ کے پاس لائے اور کہنے لگے : اس پر چڑھیے ، میں نے انہیں کہا کہ مجھ میں اس پر چڑھنے کی طاقت نہیں ، وہ دونوں کہنے لگے ہم آپ کے لیے اسے آسان کردیں گے ، تو میں اس پہاڑ پر چڑھ گیا جب اوپر پہنچا تو وہاں شدید قسم کی آوازیں آرہی تھیں ، میں نے کہا یہ آوازیں کیسی ہیں ؟وہ کہنے لگے : یہ جہنمیوں کی آہ بکا ہے ، پھر وہ مجھے آگے لے گئے جہاں پر کچھ لوگ کونچوں کے بل لٹک رہے تھے اوران کی باچھیں کٹی ہوئی تھیں ، اوران کی باچھوں سے سے خون بہہ رہا تھا ، میں نے کہا یہ لوگ کون ہیں ؟وہ کہنے لگے : یہ وہ لوگ ہیں جو افطاری سے قبل ہی اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روزے افطار کرلیا کرتے تھے۔[۲۲۴]

امام منذری نے کہا: اس فرمان: ''قبل تحلة صومهم'' کا مطلب یہ ہے کہ: ''یفطرون قبل وقت الإفطار'' افطار کے وقت سے پہلے ہی افطار کر لیتے تھے۔[۲۲۵]

[۲۲۴] السنن الکبری للنسائی (۳۲۸۶)۔ حاکم (۱۵۶۸)۔ ابن حبان نے اسے صحیح ابن حبان (۷۴۹۱) میں صحیح قرار دیا ہے۔

[۲۲۵] الترغیب والترھیب (۲/۶۶)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مکروہات روزہ

مکروہ: جس کام کو نہ کرنا اسے کرنے سے بہتر ہے اور اس سے بچنے پر ثواب ہو جبکہ اسے کرنے پر گناہ نہ ہو۔[۲۲۶]

روزہ دار کیلئے کچھ چیزیں مکروہ ہیں جو اگرچہ از خود روزہ نہیں توڑتی ہیں مگر روزہ توڑنے کا باعث بن سکتی ہیں، وہ درج ذیل ہیں:

(۱) کلی اور ناک میں پانی ڈالتے وقت مبالغہ کرنا۔

لقیط بن صبرۃ[۲۲۷] رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "وَبَالِغْ فِي الِاسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا "[۲۲۸]

ناک میں پانی لینے میں مبالغہ کرو الا یہ کہ تم روزہ سے ہو۔

---

[۲۲۶] اصول الفقہ / ۱۵۔

[۲۲۷] لقیط بن عامر ابن صبرہ کے نام سے مشہور ہوئے آپکی کنیت ابو رزین عقیلی ہے اہل طائف سے ہیں ابو رزین کو اصحاب صفہ میں شمار کیا گیا ہے۔ اسد الغابۃ (۴/ ۲۶۶)۔

[۲۲۸] سنن ابی داؤد / کتاب الطہارۃ / باب فی الاستنثار / ۱۴۴۔ سنن ترمذی / أبواب الصوم / باب کراھیۃ مبالغۃ الاستنشاق للصائم / ۷۸۸۔ سنن نسائی / کتاب الطہارۃ / باب المبالغۃ فی الاستنشاق / ۸۷۔ سنن ابن ماجہ / کتاب الطہارۃ / باب المبالغۃ فی الاستنشاق والاستنثار / ۴۰۷۔ علامہ البانی نے اسے صحیح ابی داؤد میں صحیح کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روزہ کی حالت میں کلی اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ سے روزہ اسلئے مکروہ ہو جاتا ہے کہ اس میں اس بات کا خوف اور ڈر ہوتا ہے کہ کہیں پیٹ میں نہ چلا جائے اسلئے روزہ کی حالت میں ناک میں پانی ڈالتے وقت مبالغہ میں رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔[۲۲۹]

(۲) غیبت کرنا، جھوٹ بولنا، گالی دینا، لڑائی جھگڑا کرنا وغیرہ۔

غیبت کرنا، جھوٹ بولنا، گالی دینا، لڑائی جھگڑا کرنا فاحشات ولغویات سے اپنا دامن بچانا لازمی وضروری ہے خصوصا ماہ رمضان میں ان اشیاء سے اجتناب بدرجہ اولی ہے۔

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مَن لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ والعَمَلَ به، فليسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ في أنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وشَرَابَهُ''[۲۳۰]

جو شخص جھوٹی بات اور جھوٹی بات پر عمل ترک نہیں کرتا اللہ تعالی کو اس کے کھانا، پینا چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

تشریح: روزہ کی حالت میں جھوٹ اور دغابازی نہ چھوڑنے والا انسان روزہ کی توہین کرتا ہے اسلئے اللہ کے یہاں اس کے روزے کا کوئی وزن نہیں۔

---

[۲۲۹] مجموع فتاوی ومقالات الشیخ ابن باز (۱۵/ ۲۸۰)۔

[۲۳۰] صحیح بخاری/ کتاب الصوم/ باب من لم یدع قول الزور والعمل بہ فی الصوم/ ۱۹۰۳۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام بیضاوی فرماتے ہیں کہ روزہ سے محض بھوک و پیاس مراد نہیں ہے بلکہ مراد یہ بھی ہے کہ شہوات نفسانی کو ترک کیا جائے، نفس امارہ کو اطاعت پر آمادہ کیا جائے تاکہ وہ نفس مطمئنہ کے پیچھے لگ سکے۔ اگر یہ مقاصد حاصل نہیں ہوتے تو اللہ تعالی اس روزہ دار پر نظر قبول نہیں فرمائے گا۔[۲۳۱]

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: " قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَسْخَبْ فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهِ وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ "[۲۳۲]

کہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں کہ ابن آدم کا ہر عمل روزوں کے علاوہ اسی کے لئے ہے اور روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں ہی روزوں کا بدلہ دوں گا اور روزہ ڈھال ہے تو جب تم میں سے کوئی روزہ رکھے تو وہ اس دن نہ بے ہودہ گفتگو کرے اور نہ کوئی فحش کام کرے اور اگر کوئی اسے

---

[۲۳۱] فتح الباری شرح صحیح بخاری / کتاب الصوم / باب من لم یدع قول الزور۔

[۲۳۲] صحیح بخاری / کتاب الصوم / باب ھل یقول انی صائم اذا شتم / ۱۹۰۴۔ صحیح مسلم / کتاب الصیام / باب فضل الصیام / ۱۱۵۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گالی دے یا اس سے جھگڑے تو اسے چاہئے کہ وہ آگے سے کہہ دے کہ میں روزہ سے ہوں میں روزہ سے ہوں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے کہ روزہ رکھنے والے کے منہ کی بُو اللہ کے ہاں قیامت کے دن مشک کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار ہوگی اور روزہ رکھنے والے کے لئے دو خوشیاں ہیں جس کی وجہ سے وہ خوش ہوگا جب روزہ افطار کرتا ہے تو وہ اپنی اس افطاری سے خوش ہوتا ہے جب وہ اپنے رَبّ سے ملے گا تو وہ اپنے روزہ سے خوش ہوگا۔

عبدالرحمن السعدی فرماتے ہیں کہ رفث سے مراد یہاں فحش گفتگو ہے۔[۲۳۳]

رفث سے مراد فحش کلام، بے ہودہ کلام ہے۔[۲۳۴]

(۳) شہوت کے ساتھ بیوی کو بوسہ لینا۔

روزہ کی حالت میں بیوی کو بوسہ دینا اور اسکے ساتھ سونے میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن شہوت کے ساتھ بیوی کو بوسہ لینے سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔ اگر روزہ دار کو اس بات کا خوف لاحق ہو کہ بوسہ لینے سے اسکی شہوت بھڑک اٹھے گی یا اسکا انزال ہو جائے گا تو اس کیلئے بوسہ لینا مکروہ ہے تو روزہ دار کیلئے ضروری ہے کہ ہر اس

---

[۲۳۳] فوائد فقھیۃ (۴۸۰)۔

[۲۳۴] عون المعبود شرح سنن ابی داؤد / کتاب الصیام / باب الغیبۃ للصائم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چیز سے اجتناب کرے کہ جس سے اسکی شہوت بھڑک اٹھے، البتہ اگر اسے انزال یا شہوت بھڑک اٹھنے کا خوف نہ ہو تو اس کیلئے بوسہ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے [۲۳۵]

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے: "كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ" [۲۳۶]

کہ رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں بوسہ بھی لیا کرتے تھے اور ازواج مطہرات کے ساتھ لیٹتے بھی تھے اور رسول اللہ ﷺ حاجت اور شہوت پر کنٹرول کرنے میں سب سے زیادہ طاقتور تھے۔

ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: "أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ لَهُ وَأَتَاهُ آخَرُ فَسَأَلَهُ فَنَهَاهُ فَإِذَا الَّذِي رَخَّصَ لَهُ شَيْخٌ وَالَّذِي نَهَاهُ شَابٌّ" [۲۳۷]

کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے روزہ دار کیلئے مباشرت کے بارے میں سوال کیا، پس آپ نے اسے رخصت دی، اور دوسرا آدمی آیا اس نے بھی یہی سوال

---

[۲۳۵] المغنی (۴/ ۳۶۰-۳۶۱)۔ مسائل الامام احمد (۹۲)۔

[۲۳۶] صحیح بخاری / کتاب الصوم / باب القبلۃ للصائم / ۱۹۲۹۔

[۲۳۷] سنن ابی داؤد / کتاب الصوم / باب کراھیۃ للشباب / ۲۳۸۷۔ سنن الکبری (۴/ ۲۳۱)۔ علامہ البانی نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا، پس آپ نے اسے منع کیا، پس جسے آپ نے رخصت دی وہ بزرگ تھا، اور جسے منع کیا وہ نوجوان تھا۔

معلوم ہوا کہ روزہ کی حالت میں اپنی بیوی کے ساتھ بوس وکنار کو جائز رکھا گیا ہے بشرطیکہ بوسہ لینے والے کو اپنی طبیعت پر قابو حاصل ہو، اسی لئے جوانوں کیلئے بوس وکنار کی اجازت نہیں کیونکہ ان کا نفس غالب رہتا ہے اگر یہ خوف نہ ہو تو جائز ہے۔

(۴) ضرورت سے زیادہ کسی چیز کو چکھنا۔

بوقت ضرورت کسی چیز کا ذائقہ چکھنا اگر اس کیلئے نقصان دہ نہ ہو تو جائز ہے۔

مگر بغیر حاجت کے کسی چیز کا ذائقہ چکھنا مکروہ ہے۔[۲۳۸]

(۵) شہوت سے بیوی کو مسلسل دیکھتے رہنا۔

شہوت سے بیوی کو مسلسل دیکھتے رہنا یا ہاتھ سے چھونا یا اسکے ساتھ شہوت سے جسم ملانا وغیرہ، ایسی صورت میں ممنوعہ حرکات سے جماع کا اندیشہ ہے جس سے وہ گنہگار ہو گا اور قضاء بھی لازم آئیگی۔

یہ بذات خود مکروہات روزہ نہیں ہے بلکہ سبب بنتا ہے۔

---

[۲۳۸] فتاوی الکبری (۴/ ۴۷۴)۔ المغنی (۴/ ۳۵۹)۔ فتاوی الصیام لابن عثیمین (۳۵۶)۔ فتاوی اللجنۃ الدائمۃ (۱۰/ ۳۳۲)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روزہ دار کیلئے اعمال معفو عنہ

(۱) بھول چوک سے کھاپی لینا۔

ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: '' مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَكَل أو شَرِب، فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ، فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ الله وَسَقَاهُ '' [۲۳۹]

جو روزہ دار بھول کر کھاپی لے تو اسے چاہے کہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اسے اللہ تعالی نے کھلایا پلایا ہے۔

(۲) مسواک کرنا۔

عامر بن ربیعہ [۲۴۰] رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں:

''رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ مَا لاَ أُحْصِي أَوْ أَعُدُّ''

کہ میں نے نبی ﷺ کو روزہ کی حالت میں اتنی مرتبہ مسواک کرتے دیکھا کہ گن نہیں سکتے۔ [۲۴۱]

---

[۲۳۹] صحیح بخاری / کتاب الصوم / باب الصائم اذا اکل او شرب ناسیا / ۱۹۳۳۔ صحیح مسلم / کتاب الصیام / باب اکل الناسی وشربہ وجماعہ لایفطر / ۱۱۵۵-

[۲۴۰] عامر بن ربیعہ: قدیم الاسلام صحابی تھے، ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ سے مشرف ہوئے، ان کی سن وفات میں اختلاف ہے ۳۲، ۳۳، ۳۵۔ اسد الغابۃ (۲۶۹۳)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۳) گرمی کی شدت کی وجہ سے سر پر پانی بہانا۔

ابو بکر بن عبد الرحمن [۲۴۲] رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صحابی نے فرمایا: "رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِنْ الْعَطَشِ أَوْ مِنْ الْحَرِّ" [۲۴۳]

میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ روزے میں گرمی یا پیاس کی وجہ سے سر پر پانی بہا رہے تھے۔

(۴) بحالت روزہ مذی کا خارج ہونا یا احتلام ہونا۔

روزہ کی حالت میں مذی خارج ہو یا احتلام ہو جائے تو نہ روزہ ٹوٹتا ہے اور نہ مکروہ ہوتا ہے۔ [۲۴۴]

---

[۲۴۱] سنن ابی داؤد / کتاب الصوم / باب السواک للصائم / ۲۳۶۴۔ سنن ترمذی / أبواب الصوم / باب ماجاء فی السواک للصائم / ۷۲۵۔

[۲۴۲] ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث تابعی جلیل اور فقیہ عظیم تھے، مدینہ کے سات فقہاء میں سے ایک تھے انہیں کثرت عبادت کی وجہ سے راہب بھی کہا جاتا تھا انکی ولادت عمر کے دور خلافت میں ہوئی انکی وفات ۹۴ھ میں ہوئی۔ سیر اعلام النبلاء للامام الذہبی (۴/۴۱۶)۔

[۲۴۳] سنن ابی داؤد / کتاب الصوم / باب الصائم یصب علیہ الماء من العطش / ۲۳۶۵۔ مسند احمد / مسند المکیین / حدیث بعض أصحاب النبی ﷺ / ۱۵۹۰۳۔

[۲۴۴] مجموع فتاوی ومقالات الشیخ ابن باز (۱۵/۲۶۷)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعِكْرِمَةُ[245]:" الصَّوْمُ مِمَّا دَخَلَ وَلَيْسَ مِمَّا خَرَجَ "[246]

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں روزہ کسی چیز کے جسم میں داخل ہونے سے ٹوٹتا ہے جسم سے خارج ہونے سے نہیں ٹوٹتا ہے۔

(۵) سرمہ لگانا۔

روزہ دار کیلئے سرمہ کا استعمال کرنا جائز ہے۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"اكْتَحَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ "[247]

کہ رسول اللہ ﷺ نے روزہ کی حالت میں سرمہ استعمال کیا۔

عبید اللہ بن ابی بکر بن انس انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:"أَنَّهُ كَانَ يَكْتَحِلُ وَهُوَ صَائِمٌ "[248]

---

[245] عکرمہ مولی ابن عباس: کنیت ابو عبد اللہ، بربر قبیلہ سے تھے، بڑے بڑے علماء میں ان کا شمار ہوتا ہے، فقہاء مکہ میں سے تھے، ۱۰۷ھ میں اسی سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ تھذیب الاسماء واللغات للنووی (۱/ ۳۴۱)۔

[246] صحیح بخاری / کتاب الصوم / باب الحجامۃ والقئی للصائم / ۱۹۳۷۔

[247] صحیح ابن ماجہ / کتاب الصیام / باب ماجاء فی السواک والکحل للصائم / ۱۳۶۰۔ سنن ابن ماجہ / کتاب الصوم / باب ماجاء فی السواک والکحل للصائم / ۱۷۴۷۔ علامہ البانی نے اسے صحیح ابن ماجہ میں صحیح کہا ہے۔

[248] سنن ابی داؤ / کتاب الصیام / باب فی الکحل عند النوم للصائم / ۲۰۸۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ روزہ کی حالت میں سرمہ لگالیا کرتے تھے۔

یہ حدیث موقوف ہے اور اسکی سند حسن ہے۔[۲۴۹]

(۶)خوشبو کا استعمال کرنا۔

ہر قسم کی خوشبو خواہ عطر ہو یا غیر عطر کی جائز ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے خواہ روزہ فرض ہو یا نفلی ہو۔[۲۵۰]

(۷)غسل کرنا۔

روزہ دار کیلئے غسل کرنا جائز ہے خواہ غسل واجب ہو یا غسل مستحب یا مباح ہو۔

جیسا کہ گرمی کی حرارت کم کرنے کیلئے غسل کرنا۔

عائشہ صدیقہ اور ام سلمہ [۲۵۱] رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:"كان رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم يُصبِحُ جُنبًا مِن غيرِ حُلُمٍ ثمَّ يصومُ"

---

[۲۴۹] التلخیص(۲/۱۹۱)۔

[۲۵۰] مجموع الفتاوی لابن تیمیہ(۲۵/۲۴۱)۔الموسوعہ الفقھیہ(۳/۳۰۶)۔

[۲۵۱] ام سلمہ رضی اللہ عنھا:نام ہند بنت ابی امیہ، ابو سلمہ عبد اللہ بن عبد الاسود کی زوجیت میں تھیں، حبشہ کی جانب ہجرت میں آپ کے ساتھ تھیں، غزوہ احد میں ابو سلمہ کو جو زخم لگا تھا اسکی وجہ سے وفات پاگئے، شوال ۴ھ میں رسول اکرم ﷺ نے انکو اپنے حرم میں داخل فرمالیا، ۵۹ھ یا ۶۲ھ میں وفات پائی، ۸۴ برس کی عمر پائی، بقیع قبرستان میں دفن ہوئیں۔اسد الغابہ (۶/۹۸۷)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ نبی ﷺ صبح احتلام کے علاوہ جنبی ہوتے اور پھر آپ روزہ رکھ لیتے۔[۲۵۲]

بخاری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: "كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ أَهْلِهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُومُ"[۲۵۳]

کہ بعض مرتبہ فجر ہوتی تو رسول اللہ ﷺ اپنے اہل کے ساتھ جنبی ہوتے تھے پھر آپ غسل کرتے اور اور روزہ رکھتے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ لَيُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُومُهُ" میں رسول اللہ ﷺ کے بارے میں گواہی دیتی ہوں کہ آپ ﷺ احتلام نہیں بلکہ جماع کے سبب جنابت کی حالت میں صبح کرتے تھے اور روزہ رکھتے تھے۔[۲۵۴]

(۸) بوقت ضرورت کھانے کا ذائقہ چیک کرنا۔ اسکی دو حالتیں ہیں:

پہلی حالت: کسی ضرورت کے تحت ہو۔

مثلا کھانا بنانے والا بوقت ضرورت کھانے کا ذائقہ چیک کرنا چاہے یا گھر میں عورت

---

[۲۵۲] صحیح بخاری / کتاب الصوم / باب الصائم یصبح جنبا / ۱۹۲۵-۱۹۲۶۔ صحیح مسلم / کتاب الصوم / باب صحۃ من طلع علیہ الفجر وھو جنب / ۱۱۰۹-

[۲۵۳] صحیح بخاری / کتاب الصوم / باب الصائم یصبح جنبا / ۱۹۲۵-۱۹۲۶۔

[۲۵۴] صحیح بخاری / کتاب الصوم / باب الصائم یصبح جنبا / ۱۹۲۵- صحیح مسلم / کتاب الصوم / باب صحۃ من طلع علیہ الفجر وھو جنب / ۱۱۰۹-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بچے یا مریض کی مصلحت کی خاطر ذائقہ چیک کرنا چاہے تو اس کیلئے جائز ہے جب تک اس کو نگل نہ لے اگر نگل لیا تو اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا۔

دوسری حالت:

بلاضرورت ذائقہ چکھے یہ مکروہ ہے کیونکہ یہ روزہ توڑنے کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ کچھ علماء بحالت روزہ عورت کو کھانے کا ذائقہ چکھنے کی اجازت دیتے ہیں تاکہ وہ کھانا پکنے کا اندازہ کر سکے اور ساتھ میں یہ شرط بھی عائد کرتے ہیں کہ کھانا حلق تک نہ پہنچے ایسا کرنا درست ہے اگر وہ جان بوجھ کر اسے نگل لے تو اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا۔[۲۵۵]

(۹) تھوک نگلنا۔

روزہ دار اگر منہ میں جمع تھوک کو نگل لے تو جائز ہے کیونکہ اس سے پرہیز نہایت مشکل ہے۔ تھوک نگلنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا ہے اگرچہ زیادہ ہی ہو خواہ آپ مسجد میں ہوں یا مسجد سے باہر، لیکن اگر بلغم ہو تو آپ اسے نہ نگلیں بلکہ اسے تھوک ڈالیں۔[۲۵۶]

---

[۲۵۵] فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث الاسلامیہ والافتاء / ۹۸۴۵۔

[۲۵۶] فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث الاسلامیہ والافتاء / ۹۵۸۴۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بلغم اگر منہ میں آجائے تو اسے تھوک ڈالیں کیونکہ اس سے کراہت کی جاتی ہے اور کچھ امراض بھی اپنے ساتھ لئے ہوتی ہے جو بدن سے خارج ہوتے ہیں اسلئے تھوکنا بہتر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روزہ کے جدید طبی مسائل

(۱)روزہ دار کا ٹوتھ پیسٹ اور برش کا استعمال کرنا۔

روزہ دار کیلئے ٹوتھ پیسٹ اور برش کا استعمال کرنا جائز ہے۔

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ کیا ٹوتھ پیسٹ کا استعمال روزہ دار کیلئے مکروہ ہے یا اسے مسواک پر قیاس کیا جائے گا۔ انہوں نے جواب دیا اسکی دو حالتیں ہیں:

(۱) پیسٹ قوی الاثر ہے تو اس کا اثر پیٹ تک پہنچ جائے تو اسکا استعمال جائز نہیں ہے اس سے روزہ فاسد ہو جائیگا۔

(۲) اگر کسی پیسٹ میں اتنی قوت نہیں ہے اور وہ صرف حلق تک ہی رہتا ہے تو اسکے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ منہ کا حکم ظاہر والا ہے۔[۲۵۷]

شیخ عبد اللہ بن عبد الرحمن الجبرین اور ابن باز فرماتے ہیں کہ روزے کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ اور برش کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے مگر اس پیسٹ کو پیٹ میں داخل ہونے سے روکنا ضروری ہے اس عمل کو مسواک کے استعمال پر قیاس کیا جائیگا کیونکہ وہ دانتوں اور منہ کی ناگوار بو سے صفائی کیلئے مستحب ہے۔

---

[۲۵۷] شرح الممتع علی زاد المستقنع (۶/۴۰۷/۴۰۸)۔ فتاوی الشیخ ابن باز (۴/۲۴۷)۔ فتاوی الکبری (۲/۴۷۴)۔ فتاوی اللجنۃ الدائمۃ (۱۰/۳۲۸)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذید شیخ ابن باز کا کہنا ہے کہ ماوتھ واش اور ٹوتھ پیسٹ استعمال کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے۔

معلوم ہوا کہ بحالت روزہ ٹوتھ پیسٹ اور برش کا استعمال کرنا جائز ہے مگر اسے حلق میں اترنے سے پرہیز کرنا لازمی ہے۔[۲۵۸]

(۲) نیبولائزیشن۔(Nebulaisation)

سانس کے مرض میں مبتلا شخص کیلئے نیبولائزیشن (آکسیجن) کا استعمال جائز ہے اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا ہے۔

بالاجماع یہ بات ثابت ہے کہ روزہ دار کلی کر سکتا ہے ناک میں پانی چڑھا سکتا ہے جب کلی کی جاتی ہے تو پانی کے اثرات تھوک کے ساتھ مل کر خوراک کی نالی سے معدے کی طرف جاتے ہیں بالکل اسی طرح نیبولائزیشن کے وقت بہت کم مقدار میں آکسیجن اور دوائی کے اثرات خوراک کی نالی میں داخل ہوتے ہیں اس کو کلی کے اثرات پر قیاس کیا جائے گا۔

اور نیبولائزیشن کی وجہ سے کسی چیز کا معدہ میں داخل ہونا قطعی امر نہیں ہے لہذا روزہ صحیح ہے کیونکہ نہ یہ کھانے کے مشابہ ہے نہ انجکشن کے مشابہ ہے اسلئے قاعدہ کلیہ ہے الیقین لایزول بالشک۔ یقین شک کی وجہ سے ختم نہیں ہوتا ہے۔

---

[۲۵۸] فتاوی الصیام للجبرین (۴۵)۔ فتاوی الشیخ ابن باز (۴/۲۴۷)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیخ ابن عثیمین [۲۵۹] رحمہ اللہ ایک سائل کے سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:

کہ روزہ دار کو نیبولائزیشن کرنا جائز ہے خواہ رمضان ہو یا غیر رمضان ہو، کیونکہ نیبولائزیشن کے اثرات معدے تک نہیں جاتے ہیں بلکہ وہ سانس کی نالی تک ہی رہتے ہیں اور اپنی خاصیت کی بناء پر اس سے سانس آنے کو آسان بنادیتے ہیں اسلئے اسے کھانے پینے میں شمار نہیں کیا جائیگا اصل بات یہ ہے کہ جب تک روزہ کے باطل ہونے کی دلیل کتاب وسنت اور اجماع یا قیاس صحیح سے نہ مل جائے اس وقت تک روزہ صحیح ہے۔ [۲۶۰]

(۳) قطرے:

آنکھ کے قطرے۔(Eye Drops)

اگر بوقت ضرورت اسے روزہ کی حالت میں استعمال کیا جائے تو اس کا استعمال درست ہے اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا علماء کرام کے اقوال میں سے راجح قول یہی ہے۔

---

[۲۵۹] علامہ ابن عثیمین: کنیت ابو عبداللہ، نام محمد بن صالح بن محمد بن سلیمان بن عبدالرحمن العثیمین التمیمی، آپکی ولادت ۱۳۴۷ھ عنیزہ میں ہوئی، عنیزہ میں ہی سکونت اختیار فرمائی، اور آپ نے ۱۴۲۱ھ میں وفات پائی۔ الجامع لحیاۃ العلامۃ محمد بن صالح العثیمین از ولید بن احمد (۱۰)

[۲۶۰] مجموع فتاوی لابن عثیمین (۳۵۱)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:"وذهب شيخ الإسلام ابن تيمية رحمه الله : إلى أن الكحل لا يفطر ولو وصل طعم الكحل إلى الحلق ، وقال إن هذا لا يسمى أكلاً وشرباً ، ولا بمعنى الأكل والشرب ، ولا يحصل به ما يحصل بالأكل والشرب ، وليس عن النبي صلى الله عليه وسلم حديث صحيح صريح يدل على أن الكحل مفطر ، والأصل عدم التفطير ، وسلامة العبادة حتى يثبت لدينا ما يفسدها ، وما ذهب إليه رحمه الله هو الصحيح ولو وجد الإنسان طعمه في حلقه ، وبناءً على ما اختاره شيخ الإسلام لو أنه قطر في عينيه وهو صائم فوجد الطعم في حلقه فإنه لا يفطر بذلك " [٢٦١]

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی نے یہ مذہب اختیار کیا ہے کہ سرمہ روزہ کو ختم نہیں کرتا اگرچہ وہ حلق میں بھی چلا جائے اور ان کا کہنا ہے کہ اسے نہ تو کھانے اور پینے کا نام دیا جاتا ہے اور نہ ہی یہ ان دونوں کے معنی میں آتا ہے اور پھر اس سے نہ ہی وہ چیز حاصل ہوتی ہے جو کھانے پینے سے حاصل ہوتی ہو۔اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بھی صریح اور واضح حدیث نہیں ملتی جو کہ اس پر دلالت کرتی ہو کہ سرمہ روزہ توڑنے والی اشیاء میں داخل ہے۔

تو اس مسئلہ میں صحیح بات یہی ہے کہ روزہ نہیں ٹوٹتا۔عبادت اس وقت

---

[٢٦١] الشرح الممتع (٦ / ٣٨٢) .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تک صحیح وسلامت ہے جب تک کہ ہمارے لئے فاسد کرنے والی کوئی چیز ثابت نہ ہوجائے۔

اور جس مسلک کی طرف شیخ الاسلام رحمہ اللہ گئے ہیں وہ ہی صحیح ہے اگرچہ انسان اس کا ذائقہ اپنے حلق میں محسوس ہی کیوں نہ کرے۔

تو اس بنا پر جسے شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی نے اختیار کیا ہے اگر روزہ دار اپنی آنکھ میں قطرے ڈالے اور اس کا ذائقہ اپنے حلق میں محسوس کرے تو اس سے اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

(۲)ناک کے قطرے۔(Nose Drops)

ناک میں ڈالی جانے والی دوا بھی ناقض روزہ نہیں ہے لیکن احتیاط کا پہلو یہی ہے کہ اسے رات کے وقت میں استعمال کیا جائے۔[۲۶۲]

لقیط بن صبرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:"وَبَالِغْ فِي الِاسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا "[۲۶۳]

---

[۲۶۲] مجموع فتاوی لابن باز(۱۵/ ۲۶۰-۲۶۱)۔ فتاوی رمضان لابن عثیمین(۵۱۱)۔

[۲۶۳] سنن ابی داؤد/کتاب الطہارۃ/باب في الاستنثار/ ۱۴۴۔ سنن ترمذی/ أبواب الصوم/باب کراھیۃ مبالغۃ الاستنشاق للصائم/ ۷۸۸۔ سنن نسائی/کتاب الطہارۃ/باب المبالغۃ فی الاستنشاق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ناک میں پانی لینے میں مبالغہ کروالا یہ کہ تم روزہ سے ہو۔

روزہ کی حالت میں کلی اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ سے روزہ اسلئے مکروہ ہو جاتا ہے کہ اس میں اس بات کا خوف اور ڈر ہوتا ہے کہ کہیں پیٹ میں نہ چلا جائے اسلئے روزہ کی حالت میں ناک میں پانی ڈالتے وقت مبالغہ میں رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔[۲۶۴]

تو یہ حدیث اس کی دلیل ہے کہ روزہ دار کے لیے ناک کے ذریعہ سے بھی پیٹ میں پانی لے جانا جائز نہیں۔

تو اس بنا پر اگر تو ناک کے قطرے اتنے قلیل ہوں کہ وہ حلق تک نہ پہنچے تو اسمیں کوئی حرج نہیں۔

لیکن اگر وہ حلق تک پہنچ جائے اور اسکا ذائقہ حلق میں آئے تو اس سے اسکا روزہ باطل ہو جائیگا، اور اسے اس کی قضاء میں روزہ رکھنا ہو گا۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:اور آنکھ اور کان کے قطرے بھی اسی طرح ہیں، علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق ان سے روزہ نہیں ٹوٹتا، لیکن اگر

/۸۷۔سنن ابن ماجہ /کتاب الطہارۃ /باب المبالغۃ فی الاستنشاق والاستنثار /۴۰۷۔علامہ البانی نے اسے صحیح ابی داؤد میں صحیح کہا ہے۔

[۲۶۴] مجموع فتاوی ومقالات الشیخ ابن باز(۱۵/۲۸۰)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان قطروں کا ذائقہ حلق میں محسوس ہو تو پھر اس روزے کی قضاء کرنا ہی احتیاط ہے، واجب نہیں؛ کیونکہ یہ دونوں (کان اور آنکھ) کھانے پینے کی راہ نہیں، لیکن ناک کے قطرے جائز نہیں، کیونکہ ناک اس کی راہ ہے۔

اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" تم ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کیا کرو، لیکن اگر روزہ ہو تو پھر نہیں "

اس لیے جو شخص بھی ایسا کرے، اور اگر اسکا ذائقہ حلق میں محسوس کرے تو وہ اس اور اس معنی میں آنے والی دوسری حدیث کی بنا پر روزہ کی قضاء کرے۔[۲۶۵]

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:" اگر ناک میں ڈالنے والا قطرہ معدہ یا حلق میں پہنچ جائے تو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، کیونکہ لقیط بن صبرۃ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:" ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کیا کرو، لیکن اگر روزہ سے تو پھر نہیں "اس لیے روزہ دار کے لیے ناک میں وہ قطرے ڈالنا جائز نہیں جو اس کے معدہ یا حلق تک پہنچ جائے، لیکن اگر حلق یا معدہ تک نہ جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

---

[۲۶۵] مجموع فتاوی الشیخ ابن باز (۱۵ / ۲۶۰).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور رہا آنکھ میں قطرے ڈالنا اور اسی طرح سرمہ لگانا، اور اسی طرح کان میں قطرے ڈالنا تو اس سے روزہ دار کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔[۲۶۶]

اس بنا پر روزہ دار یہ قطرے استعمال نہ کرے، لیکن اگر اس کے لیے یہ قطرے استعمال نہ کرنا باعث مشقت ہو تو وہ اسے استعمال کرے لیکن یہ احتیاط کرے کہ حلق میں نہ جائے، اور نہ ہی اسے نگلے، اگر اس نے اسے نگل لیا تو اس دن کا روزہ قضاء کرنا ہو گا۔

اور اگر اسے علم ہو کہ وہ اس میں سے کچھ نہ کچھ ضرور نگل جائیگا تو پھر اس کے لیے اسے استعمال کرنا جائز نہیں، لیکن اگر بیماری اس حد تک پہنچ جائے کہ اس کے لیے روزہ چھوڑنا مباح ہو جائے، اور وہ یہ حالت ہے کہ بیماری میں روزہ رکھنا ضرر دے، یا پھر اس سے اتنی مشقت ہو کہ برداشت سے باہر ہو۔

(۳)کان کے قطرے۔(Ear Drops)

کان میں ٹپکائے جانے والے قطرات ناقض روزہ نہیں ہے کیونکہ کان میں جانے والی دوا دماغ تک پہنچتی ہے وہ صرف مسام تک ہی رہتی ہے جدید میڈیکل نے یہ ثابت کیا ہے کہ کان اور دماغ میں ڈائریکٹ رابطہ ایسے نہیں کہ کان میں جانے والے دوا

---

[۲۶۶] فتاوی رمضان ابن عثیمین جمع وترتیب اشرف عبد المقصود صفحہ نمبر/۵۱۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دماغ میں پہنچ جائے سوائے ایک طریقے کے کہ کان کے پردے پھٹے ہوئے ہوں۔[۲۶۷]

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:اور آنکھ اور کان کے قطرے بھی اسی طرح ہیں، علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق ان سے روزہ نہیں ٹوٹتا، لیکن اگر ان قطروں کا ذائقہ حلق میں محسوس ہو تو پھر اس روزے کی قضاء کرنا ہی احتیاط ہے، واجب نہیں؛ کیونکہ یہ دونوں (کان اور آنکھ) کھانے پینے کی راہ نہیں، لیکن ناک کے قطرے جائز نہیں، کیونکہ ناک اس کی راہ ہے۔

اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" تم ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کیا کرو، لیکن اگر روزہ ہو تو پھر نہیں "

اس لیے جو شخص بھی ایسا کرے،اوراگراسکا ذائقہ حلق میں محسوس کرے تو وہ اس اور اس معنی میں آنے والی دوسری حدیث کی بنا پر روزہ کی قضاء کرے۔[۲۶۸]

(۴)بے ہوشی۔(Anaesthisia)

---

[۲۶۷] مجموع فتاوی لابن باز(۱۵/ ۲۶۰-۲۶۱)۔ فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث الاسلامیہ والافتاء (۷۳۵۱)۔

[۲۶۸] مجموع فتاوی الشیخ ابن باز(۱۵ / ۲۶۰).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیہوشی چاہے پورے جسم کی ہو یا کچھ اعضاء کی یہ نواقض روزہ میں سے نہیں ہے[۲۶۹]

امام احمد اور امام شافعی کا اس میں مسلک ہے کہ روزہ دار کے بے ہوش ہونے کی دو حالتیں ہیں :

وہ سارا دن ہی بے ہوش رہے ، یعنی وہ فجر سے قبل بے ہوش ہوا اور غروب شمس سے قبل اسے ہوش نہیں آئی ، تو اس شخص کا روزہ صحیح نہیں ، بلکہ اس شخص پر اس دن کی قضاء لازم ہے۔

اس کے روزہ کے صحیح نہ ہونے کی دلیل یہ ہے کہ روزہ تو نیت کے ساتھ روزہ توڑنے والی اشیاء سے پرہیز کرنے کا نام ہے۔

کیونکہ حدیث قدسی میں اللہ تعالی کا فرمان ہے :" يَتْرُكُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي " [۲۷۰]

وہ کھانا پینا اور اپنی شھوت صرف میرے لیے ترک کرتا ہے۔

تو اس حدیث میں اللہ تعالی نے ترک کی اضافت صائم یعنی روزے دار کی طرف کی ہے ، اور بے ہوش شخص کی طرف تو ترک کرنے کی اضافت نہیں ہو سکتی۔

---

[۲۶۹] المجموع للنووی (۴/ ۳۴۴)۔

[۲۷۰] صحیح بخاری / کتاب الصوم / باب فضل الصوم / ۱۸۹۴۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوراس کے روزہ کو بعد میں بطور قضاء رکھنے کی دلیل اللہ تعالی کا مندرجہ ذیل فرمان ہے : ﴿ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ﴾[۲۷۱]

سوجو کوئی تم میں سے اس مہینے کو پالے تو اس کے روزے رکھے، اور جو کوئی بیمار یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں سے گنتی پوری کرے۔

دوسری حالت :

یہ کہ دن کے کسی حصہ میں اسے ہوش آجائے - چاہے ایک لحظہ ہی - دن کے شروع میں یا پھر درمیان اورآخر میں ہوش آنا برابر ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی اس مسئلہ میں علماء کرام کا اختلاف ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں : صحیح قول یہی ہے کہ دن کے کسی بھی حصہ میں ہوش آنا شرط ہے۔یعنی بے ہوش ہونے والے شخص کا روزہ صحیح ہونے کے لیے دن کے کسی حصہ میں ہوش میں آنا شرط ہے۔اس کا روزہ صحیح ہونے کی دلیل یہ ہے کہ جب دن میں وہ کسی بھی وقت ہوش میں آجائے تو اس کا روزہ توڑنے والی اشیاء سے رکنا بالجملہ ثابت ہوگیا۔[۲۷۲]

---

[۲۷۱] البقرۃ/۱۸۵-

[۲۷۲] حاشیۃ ابن قاسم علی الروض المربع (۳ / ۳۸۱)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب کوئی شخص پورا دن یعنی طلوع فجر سے غروب شمس تک ہی بے ہوش رہے تو اس کا روزہ صحیح نہیں ہو گا ، بلکہ اس کے ذمہ قضاء ہو گی۔

اور جب دن کے کسی بھی حصہ میں اسے ہوش آجائے تو اس کا روزہ صحیح ہو گا ، امام احمد ، امام شافعی رحمہم اللہ تعالی کا یہی مسلک ہے ، اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی نے بھی اسے ہی اختیار کیا ہے۔[۲۷۳]

(۵)معدے میں نالی داخل کرنا۔(Rylestube)

منہ یا ناک کے ذریعے حلق سے معدے تک لے جانا یا تو مریض کو غذائی مواد پہچانے کیلئے ہو گا یا چیک کیلئے ہو گا، اگر غذائی مواد پہچانے کیلئے ہو گا تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور اگر معدے کی اندرونی ساخت کو جانچنے کیلئے ہو اور اس نالی پر کوئی غذائی مواد لگا ہو ا نہ ہو تو روزہ صحیح ہے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: صحیح بات یہ ہے کہ یہ نالی بذات خود نواقض روزہ میں نہیں ہے بلکہ اگر اس پر روغنی مواد لگا ہو گا تو یہ ناقض روزہ ہو گی۔ اور اسے فرضی روزہ میں ضرورت کے بغیر استعمال نہ کیا جائے۔ اگر کسی انسان کی پیٹ میں سوراخ کے ذریعے کوئی چیز پیٹ میں پھینک دی جائے تو وہ ناقض روزہ نہیں۔[۲۷۴]

---

[۲۷۳] المجموع (۴ / ۳۴۴) الشرح الممتع (۶ / ۳۶۵)۔

[۲۷۴] شرح الممتع علی زاد المستقنع (۶/ ۴۰۷-۴۰۸)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۶) طبی معائنہ یا اپریشن کی غرض سے پیٹ میں اوزار وغیرہ داخل کرنا بھی ناقض روزہ نہیں ہے اگر ان کے ذریعے غذائی مواد معدے تک نہ پہنچے۔[۲۷۵]

(۷) ٹیکے۔(Injection)

علاج کیلئے عمومی طور پر تین قسم کے ٹیکے لگائے جاتے ہیں۔

۱۔ جلد میں لگنے والے ٹیکے۔(Subcutaneous)

۲۔ گوشت میں لگنے والے ٹیکے۔

۳۔ نص میں لگنے والے ٹیکے۔

ان تمام میں اگر غذائی ادویہ استعمال نہ ہوں تو یہ نواقض روزہ نہیں ہیں۔ ہاں اگر مریض کو غذائی مواد کیلئے یہ استعمال کئے جائیں یا مریض کو طاقت پہنچانے کیلئے استعمال کئے جائیں تو یہ ناقض روزہ ہونگے۔ روزہ دار کیلئے ٹیکے کے ذریعے علاج کرانا درست ہے مگر طاقت کے ٹیکے استعمال نہیں کرنے چاہے کیونکہ طاقت کے ٹیکے کھانے پینے کے حکم میں ہیں۔ اور اگر یہ رات کو استعمال کر لئے جائیں تو بہتر ہے۔[۲۷۶]

---

[۲۷۵] مجمع فقہ الاسلامی (۹۳)۔

[۲۷۶] مجموع فتاوی ومقالات لابن باز (۱۵/ ۲۵۷)۔ فتاوی الصیام لابن عثیمین (۲۲۰)۔ فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث الاسلامیہ والافتاء (۱۰/ ۲۵۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غذائی اور غیر غذائی ٹیکوں میں فرق کرنے کیلیے شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"علمائے کرام نے روزے توڑنے والی اشیا میں یہ بھی شامل کیا ہے کہ: جو چیزیں کھانے پینے کے حکم میں آتی ہیں ان سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے، مثال کے طور پر غذائی ٹیکے۔ جبکہ غیر غذائی ٹیکے وہ ہوتے ہیں جن سے جسم میں چستی پیدا ہو یا انہیں کسی بیماری سے شفایابی کیلیے لگایا جائے، چنانچہ کھانے پینے کا فائدہ غذائی ٹیکے ہی دیتے ہیں، اس لیے ایسے تمام ٹیکے جن سے کھانے پینے کا فائدہ نہیں ہوتا ان سے روزہ نہیں ٹوٹتا چاہے وہ رگ میں لگائے جائیں یا کولہے میں یا کسی بھی جگہ۔"[۲۷۷]

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا: ماہ رمضان میں دن کے وقت روزے دار کا رگ یا عضلات میں انجیکشن لگانے کا حکم کیا ہے، کیا اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا اور اس پر قضاء واجب ہو گی کہ نہیں؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

اس کا روزہ صحیح ہے اس لیے کہ رگ میں انجیکشن لگانا کھانا پینا تو نہیں، اور اسی طرح عضلات میں لگائے جانے ٹیکے بھی بالاولی صحیح ہیں، لیکن اگر احتیاط کرتے ہوئے روزہ کی قضاء میں روزہ رکھے تو یہ بہتر اور اچھا ہے، اور جب ضرورت محسوس ہو ایسے ٹیکے رات میں لگانے زیادہ بہتر اور احسن ہیں اور احتیاط بھی اسی میں ہے تا کہ اس

---

[۲۷۷] مجموع فتاوی ورسائل عثیمین / ۱۹ / ۱۹۹۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ میں اختلاف سے بچا جا سکے۔[۲۷۸]

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے عضلات یا رگ اور چوتڑ میں ٹیکے لگانے کے حکم کے بارہ میں سوال کیا گیا تو ان کا جواب تھا:

رگ، عضلات اور چوتڑ میں ٹیکا لگانے میں کوئی حرج نہیں، اور اس سے روزہ دار کا روزہ نہیں ٹوٹتا، اس لیے کہ یہ روزہ توڑنے والی اشیاء میں شامل نہیں، اور نہ ہی یہ روزہ توڑنے والی اشیاء کے معنی میں اور قائم مقام ہے، اور نہ ہی یہ کھانا پینا اور کھانے پینے کی معنی میں شامل ہوتا ہے۔

ہم پہلے یہ بیان کر چکے ہیں کہ یہ اثر انداز نہیں ہوتا، بلکہ مریض کو وہ ٹیکے اثر انداز ہونگے جو کھانے پینے سے مستغنی کر دیں۔[۲۷۹]

اللجنۃ الدائمۃ سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا: رمضان میں دن کے وقت روزہ کی حالت میں بطور علاج یا مغذی ٹیکے لگانے کا حکم کیا ہے؟

کمیٹی کا جواب تھا: روزہ دار کے لیے عضلات اور رگ میں ٹیکے سے علاج کروانا جائز ہے، لیکن روزہ دار کے لیے مغذی ٹیکے لگوانے جائز نہیں اس لیے کہ یہ کھانے پینے کے معنی میں شامل ہوتے ہیں اس کا استعمال کرنا رمضان میں روزہ افطار کرنے کا

---

[۲۷۸] مجموع الفتاوی (۱۵ / ۲۵۷)۔

[۲۷۹] فتاوی الصیام (۲۲۰)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک حیلہ شمار ہو گا، اور اگر رگ اور عضلات میں رات کو ٹیکا لگوانا ممکن ہو تو یہ اولی اور بہتر ہے۔[۲۸۰]

(۸) فرج یا دبر میں داخل کئے جانے والے آلات۔(Proctoscope)

ضرورت کے پیش نظر عورت کے فرج میں داخل کی جانے والی اشیاء خواہ اوزار ہوں یا اعضاء ناقض روزہ نہیں ہیں، کیونکہ عورت کے تناسلی سسٹم اور پیٹ میں کوئی ربط نہیں ہے۔ جدید میڈیکل سائنس نے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ عورت کے معدے اور تناسلی سسٹم میں کوئی اتصال نہیں ہے لہذا عورت میڈیکل چیک اپ کیلئے روزہ نہ توڑے اس کا روزہ درست ہو گا۔[۲۸۱]

البتہ مقعد میں داخل کئے جانے والے اوزار اگر غذائی مواد پر مشتمل ہوں تو وہ ناقض روزہ ہیں۔ کیونکہ مقعد کا معدے کے ساتھ خاص تعلق ہے اور اگر ادویاتی مواد پر مشتمل ہوں تو ناقض روزہ نہیں ہیں تو یہ انجکشن کے حکم میں ہیں۔[۲۸۲]

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں: بیماری کی صورت میں مقعد کے راستے دوا داخل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے؛ کیونکہ یہ نہ تو کھانا پینا ہے اور نہ ہی کھانے پینے کے

---

[۲۸۰] فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (۱۰ / ۲۵۲)۔

[۲۸۱] مجمع فقہ الاسلامی (۹۳)۔

[۲۸۲] مجموع فتاوی (۱۵/ ۲۶۷)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حکم میں شامل ہے، جبکہ شریعت کی جانب سے روزے کی حالت میں کھانا پینا حرام ہے، چنانچہ جو چیز کھانے پینے کا کام کرے تو اسے کھانے پینے والا حکم دیا جائے گا اور جو چیز ایسے نہ ہو تو اسے لفظی یا معنوی کسی بھی اعتبار سے کھانے پینے میں شامل نہیں کیا جائے گا، لہذا اِس کیلیے بھی کھانے پینے کا حکم نہیں لگے گا۔[۲۸۳]

(۹) گردوں کی صفائی۔(Dialysis)

گردے دو طرح دھوئے جاتے ہیں۔

۱۔ آلے کے ذریعے جس میں خون داخل کیا جاتا ہے اور وہ آلہ خون کی صفائی کرتا ہے، پھر خون رگ کے ذریعے جسم میں لٹا دیا جاتا ہے اور اس دوران مریض کو کچھ غذائی مواد کی بھی ضرورت ہوتی ہے جس کو بذریعہ نص دیا جاتا ہے۔

۲۔ ایک چھوٹی بوتل ناف کے اوپر پیٹ میں داخل کر دی جاتی ہے اور پیٹ میں عام طور پر دو لیٹر گلوکوز داخل کر دیا جاتا ہے جو کچھ عرصہ بعد نکال کر دوبارہ ڈالا جاتا ہے اور اس عمل کو دن میں کئی مرتبہ دوہرایا جاتا ہے۔ شریعت کے اعتبار سے یہ ناقض روزہ ہے کیونکہ خون کی صفائی میں جدید اجزاء اور غذائی مواد کا ملنا کھانے پینے کے حکم میں ہیں ہاں اگر بغیر غذائی اجزاء کے یہ عمل ہو تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ لیکن

---

[۲۸۳] مجموع فتاوی ورسائل عثیمین / ۱۹ / ۲۰۴۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گردے دھونے کیلئے غذائی مواد اور نمکیات وغیرہ کا استعمال ضروری ہے۔[۲۸۴]

ابن عثیمین کے فتوی کا خلاصہ یہ ہے کہ گردے فیل ہونے والا شخص گردے واش کرنے والے ایام میں روزہ نہیں رکھے گا، پھر اگر وہ بعد میں قضاء کر سکے تو اسے قضاء کرنی ہو گی، لیکن اگر وہ قضاء نہ کر سکتا ہو تو وہ بھی بزرگ شخص کی طرح ہے جو روزہ نہ رکھ سکتا ہو لہذا وہ روزہ نہیں رکھے گا بلکہ اس دن کے بدلے ہر دن ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا۔[۲۸۵]

گردے واش کروانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ اس میں جسم سے خون نکال کر صاف کیا جاتا ہے اور پھر اس میں کیمیائی اور گلوکوز و نمکول جیسی غذائی چیزیں شامل کر کے دوبارہ جسم میں داخل کر دیا جاتا ہے۔[۲۸۶]

(۱۰)لیبارٹری ٹسٹ کیلئے خون نکالنا۔(Blood Sample)

شیخ ابن باز رحمہ اللہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: لیبارٹری ٹسٹ کیلئے خون لینے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا ہے، کیونکہ یہ ایک ضرورت کے تحت ہے اور شریعت مطہرہ میں معلوم روزہ توڑنے والی اشیاء سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔[۲۸۷]

---

[۲۸۴] فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیہ والافتاء(۱۰/۱۹۰)۔ فتاوی ابن عثیمین(۲۰/۱۱۳)۔

[۲۸۵] فتاوی ابن عثیمین(۲۰/۱۱۳)۔

[۲۸۶] فتاوی اللجنۃ الدائمۃ(۱۰ / ۱۹)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ٹیسٹ کے لیے خون حاصل کرنے سے روزہ دار کا روزہ نہیں ٹوٹتا ، کیونکہ ڈاکٹر کو مریض کے خون کے مختلف ٹیسٹ کرنے کی ضرورت پڑسکتی ہے لہذا اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا ، کیونکہ قلیل مقدار میں خون سنگی اور پچھنے جیسا بدن پر اثر انداز نہیں ہوتا جس کی بنا پر یہ روزہ نہیں توڑے گا ، بلکہ روزہ اصل پر ہی باقی رہے گا ، ہم اسے بغیر کسی شرعی دلیل کے فاسد نہیں کرسکتے۔

اور یہاں پر اتنی قلیل مقدار سے روزہ ٹوٹنے پر کوئی دلیل نہیں ملتی ، لیکن کسی دوسرے کو زیادہ مقدار میں خون کا عطیہ دینے کا حکم یہ ہے کہ اگر پچھنے اور سنگی کی طرح خون کی مقدار زیادہ ہو تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ لہذا اس بنا پر اگر روزہ واجب ہو تو پھر زیادہ خون کا عطیہ دینا جائز نہیں ، لیکن اگر کوئی خطرناک حالت میں خون کا محتاج ہو اور غروب شمس تک صبر نہ کرسکتا ہو اور ڈاکٹروں نے بھی یہ فیصلہ کیا ہو کہ یہ خون اس کے مفید اور اس کی ضرورت پوری کرے گا ، تو اس حالت میں خون کا عطیہ دینے میں کوئی حرج نہیں۔

---

[۲۸۷] مجموع الفتاوی لابن باز (۱۵/ ۲۷۴)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن اس حالت میں اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا اسے کھانا پینا چاہیے تاکہ اس کی قوت بحال ہوسکے ، اور بعد میں اس کے بدلے میں ایک روزہ کی قضاء کرنا ہوگی۔[۲۸۸]

(۱۱)زبان کے نیچے رکھنے والی ٹکیاں۔

دل کے بعض بیماریوں کیلئے زبان کے نیچے ٹکیاں رکھی جاتی ہیں جو فورا منہ میں تحلیل ہو جاتی ہیں اور دل کی بیماریوں کو فورا کنٹرول کرتی ہیں۔روزے کی حالت میں ان کا استعمال جائز ہے یہ ناقض روزہ نہیں ہے کیونکہ ان سے کوئی بھی چیز پیٹ میں نہیں جاتی ہے بلکہ منہ میں ہی تحلیل ہو کر اپنا کام پورا کر دیتی ہیں۔[۲۸۹]

(۱۲)ڈرپ یا انجکشن لگانے کیلئے شریان میں مستقل لگی رہنی والی سوئی۔

یہ بذات خود ناقض روزہ نہیں ہے۔کیونکہ مفطرات سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے،البتہ اس کے ذریعے سے اگر غذائی مواد جسم میں داخل کیا جائے تو وہ غذائی مواد ناقض روزہ ہوگا۔[۲۹۰]

(۱۳) تیل، مرہم اور مساج کریم وغیرہ۔

---

[۲۸۸] فتاوی ارکان اسلام/۴۷۸۔

[۲۸۹] مجمع فقہ الاسلامی(۹۳)۔

[۲۹۰] مجمع فقہ الاسلامی(۹۳)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جلد پر ملی جانے والی کوئی بھی چیز مسام کے ذریعے جلد کے نیچے خونی مواد میں جذب ہو جاتی ہے۔ لیکن جذب ہونے والا یہ عمل بہت سست ہے۔ لہذا جلد پر ملی جانے والی چیز بھی ناقض روزہ نہیں ہے۔[۲۹۱]

(۱۴) مثانے کی صفائی کیلئے ذکر یا فرج میں لگائی جانے والی نالی۔ (Cathetar)

مثانی کی صفائی یا پیشاب کے اخراج کیلئے جو بھی چیز استعمال کی جائے خواہ وہ نالی ہو یا کوئی دوائی محلول ہو تو وہ ناقض روزہ نہیں ہے۔ کیونکہ مثانے اور پیٹ میں کوئی ربط نہیں ہے جدید میڈیکل نے ثابت کیا ہے کہ نظام ہضم اور نظام پیشاب میں کوئی تعلق نہیں ہے۔[۲۹۲]

(۱۵) دانتوں کی صفائی، دانت کو بھرنا یا نکال دینا۔

دانتوں کی صفائی کرنا یا ان کو نکال دینا روزہ کی حالت میں جائز ہے۔ اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ اس سے نکلنے والا خون حلق سے نیچے نہ اترے۔ لیکن ان اعمال کو رات کے وقت کرنا بہتر ہے۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: روزہ کی حالت میں دانتوں کی صفائی کرنا یا ان کو نکال دینا جائز ہے اس کا روزہ کے صحیح ہونے پر کوئی

---

[۲۹۱] مجموع الفتاوی لابن تیمیہ (۲۵/ ۲۶۷)۔ مجمع فقہ الاسلامی (۹۳)۔

[۲۹۲] مجموع الفتاوی لابن تیمیہ (۲۵/ ۲۳۳)۔ مجمع فقہ الاسلامی (۹۳)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اثر نہیں بلکہ وہ معاف ہے۔ اور مریض کو چاہے کہ وہ خون یا دوا کو نگلنے سے پرہیز کرے اور دانت کو سن کرنے کیلئے لگائے جانے والے انجکشن کا بھی روزہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے کیونکہ وہ کھانے پینے والی اشیاء کی قبیل سے نہیں ہے اصل یہ ہے کہ روزہ درست و صحیح ہے۔[۲۹۳]

(۱۶) روزہ کی حالت میں خون دینا۔

اگر انسان کے جسم سے نکالا جانے والا خون عرفا قلیل ہو تو اس وجہ سے روزہ کی قضاء واجب نہیں، لیکن اگر اس کی مقدار عرفا زیادہ ہو تو پھر احتیاطا اور بری الذمہ ہونے کے لیے اس دن کی قضاء کرے گا تا کہ اختلاف سے بچا جا سکے۔[۲۹۴]

شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ تعالی سے رمضان المبارک میں ٹیسٹ کے لیے خون لینے کے بارہ میں سوال کیا گیا تو ان کا جواب تھا: اس طرح کے ٹیسٹ سے روزہ فاسد نہیں ہوتا بلکہ اس سے معاف ہے کیونکہ اس کی ضرورت ہے، اور نہ ہی شرعی طور پر روزہ توڑنے والی معلوم اشیاء میں شامل ہے۔[۲۹۵]

اور شیخ ابن جبرین حفظہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

---

[۲۹۳] مجموع فتاوی و مقالات لابن باز / ۱۵ / ۲۵۹۔

[۲۹۴] فتاوی اللجنۃ الدائمۃ (۱۰ / ۲۶۳)۔

[۲۹۵] فتاوی اسلامیۃ (۲ / ۱۳۳)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب کوئی شخص خون کا عطیہ دے تو اس سے زیادہ مقدار میں خون حاصل کر لیا جائے تو سنگی لگوانے پر قیاس کرتے ہوئے اس سے روزہ باطل ہو جائے گا، وہ اس طرح کہ اس کی رگوں سے کسی مریض کو بچانے یا پھر کسی اضطراری کے لیے خون محفوظ رکھنے کے لیے خون حاصل کیا جائے لھذا اگر تو یہ قلیل مقدار میں ہو تو روزہ نہیں ٹوٹے گا جس طرح کہ خون ٹیسٹ کرنے کے لیے سرنج میں لیا جاتا ہے۔[۲۹۶]

(۱۷) وٹامن اور رگوں کے ٹیکے۔

اگر یہ جسم میں چستی پیدا کرنے یا درد زائل یا کم کرنے یا بخار کے خاتمے کیلیے ہوں اور ان سے غذائی فائدہ بھی نہ ہو تو ان سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

لیکن اگر ان سے غذائی فائدہ بھی ہو تو ان سے روزہ ٹوٹ جائے گا؛ کیونکہ اس وقت ٹیکہ کھانے پینے کا قائم مقام بن رہا ہے اس لیے اسے کھانے پینے کا حکم دیا جائے گا۔

دائمی فتوی کمیٹی کے علمائے کرام کا کہنا ہے کہ:

"روزے دار کیلیے پٹھوں یا رگ میں ٹیکہ لگوانا جائز ہے، لیکن غذائی ٹیکے لگوانا جائز نہیں ہے؛ کیونکہ غذائی ٹیکوں کا حکم کھانے پینے میں آتا ہے، اس لیے غذائی ٹیکہ لگانا رمضان میں روزہ توڑنے کا حیلہ شمار ہو گا، تاہم اگر پٹھوں یا رگوں میں روزہ افطار کر

---

[۲۹۶] فتاوی اسلامیۃ (۲ / ۱۳۳)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ٹیکہ لگوایا جائے تو یہ زیادہ بہتر ہے۔[۲۹۷]

[۲۹۷] فتاوی اللجنۃ الدائمۃ/ ۱۰/ ۲۵۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روزے کے آداب

۱۔ جھوٹ سے اجتناب۔

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مَن لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ والعَمَلَ به، فليسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ في أنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وشَرَابَهُ''[۲۹۸]

جو شخص جھوٹی بات اور جھوٹی بات پر عمل ترک نہیں کرتا اللہ تعالی کو اس کے کھانا، پینا چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

۲۔ غیبت سے اجتناب۔

ایک آدمی کی بات دوسرے آدمی تک بغرض فساد پہنچانا چغل خوری کہلاتی ہے۔

غیبت یہ ہے کہ کسی مسلمان کی عدم موجودگی میں وہ بات کرے جسے وہ ناپسند کرتا ہو۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ﴾[۲۹۹]

اے ایمان والو: بہت بدگمانیوں سے بچو، بے شک بعض بدگمانیاں گناہ ہیں، اور بھید نہ ٹٹولو اور نہ بعض بعض کی غیبت کرو۔ کیا تم میں سے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت

---

[۲۹۸] صحیح بخاری / کتاب الصوم / باب من لم یدع قول الزور والعمل بہ فی الصوم / ۱۹۰۳۔

[۲۹۹] الحجرات / ۱۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھانا پسند کریگا، پس تم اسے ناپسند کروگے اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے

ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "أَتَدْرُونَ ما الغِيبَةُ؟ قالوا: اللَّهُ ورَسولُهُ أعْلَمُ، قالَ: ذِكْرُكَ أخاكَ بما يَكْرَهُ. قيلَ: أفَرَأَيْتَ إنْ كانَ في أخِي ما أقُولُ؟ قالَ: إنْ كانَ فيه ما تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ، وإنْ لَمْ يَكُنْ فيه فقَدْ بَهَتَّهُ" [۳۰۰]

کیا آپ جانتے ہیں کہ غیبت کیا ہے؟ صحابہ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: آپ کا اپنے بھائی کی اس بات کو بیان کرنا جسے وہ ناپسند کرتا ہو۔ کہا گیا جو بات میں کہہ رہا ہوں اگر وہ میرے بھائی میں موجود ہو؟ آپ نے فرمایا: اگر وہ بات اس میں ہے جو آپ کہہ رہے ہیں پس آپ نے اسکی غیبت کی۔ اور اگر وہ (بات) اس میں نہیں ہے پس تو نے اس پر بہتان لگایا۔

۳۔ چغل خوری سے اجتناب کرنا۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ. مَنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ﴾ [۳۰۱]

---

[۳۰۰] صحیح مسلم / کتاب البر والصلۃ والآداب / باب تحریم الغیبۃ / ۲۵۸۹۔ سنن ابی داؤد / کتاب الادب / باب فی الغیبۃ / ۴۲۹۴۔ سنن ترمذی / ابواب البر والصلۃ / باب ماجاء فی الغیبۃ / ۱۹۴۰۔

[۳۰۱] القلم (۱۰/۱۱)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہت طعنہ دینے والا، چغلی میں بہت دوڑ دھوپ کرنے والا، خیر کو بہت روکنے والا، حد سے بڑھ جانے والا سخت گنہگار۔

حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ [۳۰۲] بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرمارہے تھے: "لا يَدْخُلُ الجَنَّةَ قَتَّاتٌ" چغل خور جنت میں داخل نہیں ہو گا [۳۰۳]

۴۔ ملاوٹ سے اجتناب۔

ہر قسم کے معاملات خواہ بیع واجارہ سے متعلق ہوں یا صنعت و حرفت سے ان کا واسطہ ہوں ملاوٹ سے بچے۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿ وَأَقِيمُواْ ٱلْوَزْنَ بِٱلْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُواْ ٱلْمِيزَانَ ﴾ [۳۰۴]

اور وزن کو انصاف کے ساتھ قائم کرو اور میزان میں نقصان نہ دو۔

میزان میں کسی کو نقصان نہ دو، اور نہ لوگوں پر ظلم کرو، دھوکہ دہی سے اجتناب

---

[۳۰۲] حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ: کنیت ابو عبد اللہ، خود بھی صحابی باپ بھی صحابی، رازدان رسالت مآب کے لقب سے مشہور ہیں، عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے ۴۰ روز بعد ۳۵ھ یا ۳۶ھ میں مدائن میں فوت ہوئے۔ اسد الغابہ (۱/ ۵۳۲)۔

[۳۰۳] صحیح بخاری / کتاب الادب / باب مایکرہ من النمیمۃ / ۵۷۰۹۔ صحیح مسلم / کتاب الایمان / باب بیان غلظ تحریم النمیمۃ / ۱۰۵۔

[۳۰۴] الرحمن (۹)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرو۔[۳۰۵]

سورۃ المطففین میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ .ٱلَّذِينَ إِذَا ٱكْتَالُواْ عَلَى ٱلنَّاسِ يَسْتَوْفُونَ . وَإِذَا كَالُوهُمْ أَو وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ﴾[۳۰۶]

بڑی خرابی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے، جو جب ماپ کر لیں لوگوں سے تو پورا لیتے ہیں۔ اور جب ماپ کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں۔ اس میں ہر وہ شخص شامل ہے تو کسی بھی اعتبار سے ناپ تول میں کمی کرتا ہے اور دھوکہ دہی کرتا ہے۔

سورۃ النساء میں اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے: ﴿ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُم بَيْنَ النَّاسِ أَن تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُم بِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا﴾[۳۰۷]

بے شک اللہ تعالی تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانت والوں کو انکی امانتیں پہنچادو، اور جب لوگوں کا فیصلہ کرو تو عدل اور انصاف سے فیصلہ کرو یقیناوہ بہتر چیز ہے جس کی نصیحت تمہیں اللہ کر رہا ہے بے شک اللہ تعالی سنتا ہے دیکھتا ہے۔

ان امانتوں میں خیانت کئے بغیر انہیں انکی امانتیں پہنچادو۔[۳۰۸]

---

[۳۰۵] تفسیر الطبری (۲۲/۱۷۹)۔

[۳۰۶] المطففین (۱-۳)۔

[۳۰۷] النساء/۵۸۔

[۳۰۸] تفسیر المراغی (۵/۷۰)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورۃ الحجر میں اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ ﴾[309]

اور ان کے دلوں میں جو کچھ رنجش و کینہ تھا ہم سب کچھ نکال دیں گے وہ بھائی بھائی بنے ہوئے ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہونگے۔

یعنی دنیا میں جو بھی دھوکہ دہی اور آپسی عداوت انکے درمیان تھی تو ہم نے انہیں بھائی بھائی بنادیا۔

سورۃ اعراف میں دوسرے مقام پر اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿فَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا ﴾[310]

پس ناپ اور تول پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کرکے مت دو اور روئے زمین پر اصلاح کے بعد فساد مت پھیلاؤ۔

لوگوں کے حقوق پورے کرو، ناپ تول کے ذریعے سے جب تم ناپتے اور وزن کرتے ہو، لوگوں پر ظلم نہ کرو اور نہ انہیں دھوکہ دو۔[311]

ان تمام آیات میں اللہ تعالی نے ناپ تول میں کمی کرنے اور دھوکہ دہی، اور ملاوٹ

---

[309] سورۃ الحجر/ ۴۷۔

[310] الاعراف/ ۸۵۔

[311] تفسیر الطبری/ ۱۱/ ۳۱۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے اجتناب کا حکم دیا ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:"أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى صُبْرَةِ طَعَامٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا فَنَالَتْ أَصَابِعُهُ بَلَلًا فَقَالَ مَا هَذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ قَالَ أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ كَيْ يَرَاهُ النَّاسُ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي" [۳۱۲]

کہ رسول اللہ ﷺ غلہ کے ایک ڈھیر پر سے گزرے آپ ﷺ نے اس میں اپنا ہاتھ ڈالا تو انگلیاں تر ہو گئیں، آپ ﷺ نے غلہ کے مالک سے کہا: یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ یہ بارش کی وجہ سے بھیگ گیا ہے آپ نے فرمایا: کیا تم یہ تر حصہ اوپر نہیں کر سکتے تھے تا کہ لوگ اس کو دیکھ لیتے پھر فرمایا: جس نے دھوکہ دیا پس وہ مجھ میں سے نہیں۔

امام نووی فرماتے ہیں: دھوکہ دہی، ملاوٹ مومنین کے اخلاق میں سے نہیں ہے، اللہ نے انہیں جسد واحد کے مانند بنایا ہے، اور مومن اپنے بھائی کیلئے وہی پسند کرتا ہے جو وہ خود کیلئے پسند فرماتا ہے۔ [۳۱۳]

ابن حجر ہیثمی فرماتے ہیں: کہ دھوکہ دہی کی تمام صورتیں حرام ہیں۔ [۳۱۴]

---

[۳۱۲] صحیح مسلم / کتاب الایمان / باب من غشنا فلیس منا / ۱۷۰۔

[۳۱۳] شرح مسلم للنووی (تحت حدیث / ۱۴۲)۔

[۳۱۴] الزواجر عن اقتراف الکبائر (۱ / ۴۰۰)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ شیخ ابن عثیمین فرماتے ہیں: دھوکہ دہی بڑے گناہوں میں سے ہے، اور یہ دھوکہ دہی امانت کا ضیاع ہے، اور دھوکہ دہی کی وجہ سے عوام میں اسکا بھروسہ ختم ہو جاتا ہے، اسطرح سے دھوکہ دہی کی تمام صورتیں حرام ہیں۔[۳۱۵]

۵۔ جھوٹ اور جھوٹی گواہی سے اجتناب۔

جھوٹ اور جھوٹی گواہی سے اسلئے اجتناب ضروری ہے کہ روزہ کے منافی عمل ہے۔

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مَن لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ والعَمَلَ به، فليسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ في أنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وشَرَابَهُ"[۳۱۶]

جو شخص جھوٹی بات اور جھوٹی بات پر عمل ترک نہیں کرتا اللہ تعالی کو اس کے کھانا، پینا چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

ابو بکرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے آپ نے فرمایا: "أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ ثَلَاثًا الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ أَوْ قَوْلُ الزُّورِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ"[۳۱۷]

---

[۳۱۵] مجموع فتاوی ورسائل لابن عثیمین (۲۰/۲۵۵)۔

[۳۱۶] صحیح بخاری / کتاب الصوم / باب من لم یدع قول الزور والعمل بہ فی الصوم / ۱۹۰۳۔

[۳۱۷] صحیح بخاری / کتاب الشھادات / باب ما قیل فی شھادۃ الزور / ۲۶۵۴۔ صحیح مسلم / کتاب الایمان / باب بیان الکبائر وأکبرھا / ۲۶۰۔ یہ الفاظ مسلم کے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ کیا میں تمہیں گناہوں میں سب سے بڑے گناہ سے آگاہ نہ کروں ! تین مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا وہ گناہ یہ ہیں اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا اور والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا یا فرمایا جھوٹی بات کہنا، رسول اللہ ﷺ ٹیک لگائے ہوئے تھے تو آپ ﷺ بیٹھ گئے اور باربار یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے دل میں کہا کاش آپ ﷺ خاموشی اختیار فرماتے۔

٦۔ حرام چیزوں سے نظر کی حفاظت۔

کیونکہ تمام اعضاء کی طرح نظر کا بھی روزہ ہے۔ اور نظر کا روزہ اسے حرام چیزوں سے روکنا ہے۔ جو شخص بحالت روزہ اپنے آپ کو ان حرام چیزوں سے نہیں روکتا ہے تو وہ گناہ گار ہے البتہ روزہ صحیح ہے کیونکہ یہ عمل روزہ کے اجر میں کمی کا باعث ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غیبت، گالی گلوچ، جھوٹ سے روزہ تو نہیں ٹوٹتا مگر آدمی گنہگار ٹھرتا ہے اور یہ چیزیں اجر میں کمی کا باعث ہے۔[٣١٨]

٧۔ سحری کھانا۔

ہر وہ کھانا جو رات کے آخری حصہ میں کھایا جائے اسکو سحری کہتے ہیں اسلئے کہ وہ

---

[٣١٨] مجموع فتاوی لابن باز (١٥/ ٣٢٠)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سحر کے وقت کھایا جاتا ہے۔[۳۱۹]

سحری کے مستحب ہونے پر اجماع ہے۔[۳۲۰]

انس بن مالک[۳۲۱] رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "تسَحَّرُوا؛ فإنَّ في السَّحورِ بَرَكةً" سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔[۳۲۲]

عمرو بن العاص[۳۲۳] رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "فصْلُ ما بين صيامِنَا وصيامِ أهْلِ الكتابِ؛ أَكْلَةُ السَّحَرِ"

---

[۳۱۹] لسان العرب (۴/۳۵۱)۔

[۳۲۰] شرح مسلم للنووی (۷/۲۰۶)۔ فتاوی اللجنۃ الدائمۃ (۹/۲۶)۔ لقاء الباب المفتوح (۷/۱۴۷)۔

[۳۲۱] انس بن مالک رضی اللہ عنہ: ابو حمزہ ان کی کنیت تھی، رسول اکرم ﷺ کے خادم خاص، ان کی والدہ ام سلیم نے آپ ﷺ کی خدمت کیلئے پیش کیا، مدنی زندگی میں آخری سانس تک خدمت کرتے رہے، خزرج کے قبیلہ نجار سے ان کا تعلق تھا نجاری خزرمی کہلانے لگے، ۹۱ھ میں فوت ہوئے، ان سے ۲۲۸۶ حدیثیں مروی ہیں۔ اسد الغابہ (۱/۲۰۸)۔

[۳۲۲] صحیح بخاری / کتاب الصوم / باب برکۃ السحور من غیر ایجاب / ۱۹۲۳۔ صحیح مسلم / کتاب الصیام / باب فضل السحور / ۱۰۹۵۔

[۳۲۳] عمرو بن العاص السہمی القرشی الکنانی، کنیت ابو عبد اللہ وابو محمد، فاتح مصر، انکی وفات شوال سنہ ۴۳ھ مصر میں ہوئی ۷۰ کے قریب عمر پائی۔ اسد الغابہ (۳/۳۳۴)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مارے اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان میں فرق کرنے والی چیز سحری کھانا ہے۔[۳۲۴]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مَنْ أرادَ أنْ يصومَ فلْيَتَسَحَّرْ بشيءٍ''[۳۲۵]

جو شخص روزہ رکھنا چاہتا ہے، پس اسے چاہیے کہ کسی چیز کے ساتھ سحری کرے۔

---

[۳۲۴] صحیح مسلم / کتاب الصیام / باب فضل السحور وتاکید استحبابہ / ۱۰۹۶۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے السلسلہ الصحیحہ (۲۳۰۹) میں صحیح کہا ہے۔

[۳۲۵] مسند احمد / مسند المکثرین من الصحابۃ / مسند جابر بن عبد اللہ / ۱۵۰۵۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سحری مؤخر کرنا افضل ہے۔

ابو درداء[۳۲۶] رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا:" ثلاثٌ من أخلاقِ النُّبوةِ: تَعجيلُ الإفطارِ، وتأخيرُ السُّحورَ، ووضْعُ اليمينِ على الشِّمالِ في الصلاةِ" [۳۲۷]

تین چیزیں نبوی اخلاق ہیں۔ روزہ جلدی افظار کرنا، سحری مؤخر کرنا، نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا۔

سہل بن سعد[۳۲۸] رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:" كُنْتُ أَتَسَحَّرُ فِي أَهْلِي ثُمَّ تَكُونُ سُرْعَتِي أَنْ أُدْرِكَ السُّجُودَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " [۳۲۹]

---

[۳۲۶] ابو درداء انصاری، صحابی فقیہ، قاری قرآن، راوی حدیث، انصاری قبیلہ بنو کعب بن خزرج بن حارث سے انکا تعلق ہے بدر کے روز اسلام قبول کیا، انہیں دمشق کا قاضی بنایا گیا، عثمان کی خلافت میں وفات پائی۔ اسد الغابۃ (۴/۳۰۷)۔

[۳۲۷] صحیح الجامع (۳۰۳۸)۔ مجمع الزوائد (۲/۱۵۰/۲۶۱۱)۔

[۳۲۸] سہل بن سعد بن مالک خزرجی انصاری، کنیت ابو العباس بقول بعض ابو یحی، انکی وفات مدینہ میں سنہ ۸۸، اور بقول بعض ۹۱ھ میں ہوئی، ان سے ۱۸۸ احدیثیں مروی ہیں۔ اسد الغابۃ (۲/۴۲۷)۔ التاریخ الکبیر للبخاری (۴/۲۰۹۲)۔

[۳۲۹] صحیح بخاری/کتاب الصوم/باب تعجیل السحور/۱۹۲۰۔ صحیح بخاری/کتاب الصلاۃ/باب وقت الفجر/۵۷۷۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں سحری اپنے گھر میں کھاتا پھر جلدی کرتا تاکہ نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل جائے۔

تشریح: یعنی سحری وہ بالکل آخر وقت میں کھایا کرتے تھے پھر جلدی سے جماعت میں شامل ہو جاتے کیونکہ نبی ﷺ فجر کی نماز ہمیشہ طلوع فجر کے بعد اندھیرے ہی میں پڑھا کرتے تھے۔[۳۳۰]

[۳۳۰] شرح صحیح البخاری از داؤد راز (۳/۱۱۳)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سحری کھانے کا وقت

اللہ تعالی نے سورۃ البقرۃ میں ارشاد فرمایا: ﴿كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ﴾[331]

تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے واضح ہو جائے، پھر رات تک روزے کو پورا کرو۔

یہاں سیاہ و سفید دھاگے سے مراد رات کا اندھیرا اور دن کی روشنی ہے۔

زید بن ثابت[332] رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں: "تَسَحَّرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالسَّحُورِ قَالَ قَدْرُ خَمْسِينَ آيَةً "[333]

ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ سحری کی، پھر آپ ﷺ نماز کیلئے کھڑے ہوئے، میں نے دریافت کیا کہ سحری اور اذان میں کتنا فاصلہ ہوتا تھا تو انہوں نے کہا کہ پچاس آیتیں (پڑھنے) کے برابر فاصلہ ہوتا تھا۔

---

[331] سورۃ البقرۃ/۱۸۷۔

[332] زید بن ثابت بن ضحاک انصاری، صحابی جلیل، کاتب وحی، مفتی مدینہ، انہوں نے ۵۴ سال کی عمر پاکر ۴۵ھ میں معاویہ کے عہد میں مدینہ میں وفات پائی۔ اسد الغابۃ (۱۸۲۴)۔

[333] صحیح بخاری/کتاب الصوم/باب تعجیل السحور/۱۹۲۱۔ صحیح مسلم/کتاب الصیام/باب فضل السحور وتاکید استحبابہ/۱۰۹۷۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سحری کی برکات

۱۔ سحری کھانے سے دن کے دوران اللہ کی اطاعت پر مدد اور عبادت پر قوت کا حصول ہوتا ہے۔

۲۔ سحری کھانے سے پیدا ہونے والے برے اخلاق سے بچاؤ ہوتا ہے۔

۳۔ روزے کی مشقت میں کمی کے سبب روزوں کی کثرت میں رغبت پیدا ہوتی ہے۔

۴۔ سنت کی پیروی، جب انسان نبی ﷺ کے حکم کے مطابق اور آپ کے فعل کی اقتدا کی نیت سے سحری کھائے گا تو وہ کھانا عبادت بن جائے گا۔ اور اس نیت کی وجہ سے اجر ملے گا۔

۵۔ رات کے آخری پہر میں ذکر، نماز اور دعا کے لئے اٹھنا سحری کی وجہ سے آسان ہو جاتا ہے اور یہ وقت اللہ تعالی کے ہاں قبولیت کا وقت ہے۔

۶۔ سحری کھانے کی وجہ سے اہل کتاب کی مخالفت ہوتی ہے۔

۷۔ سحری کی وجہ سے عام لوگ بھی فجر کی نماز اول وقت میں ادا کرتے ہیں۔

۸۔ یہ سونے سے پہلے نیت سے غافل رہنے والے کے لئے روزہ کی نیت پانے کا سبب ہے۔

۹۔ چستی میں زیادتی ہوتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔اس وقت سوالی پر صدقہ کرنے یا ساتھ ملا کر کھلانے کا یہ سبب بنتا ہے۔[۳۳۴]

۸۔افطار میں جلدی کرنا:

سورج غروب ہونے کے بعد افطار میں جلدی کرنا روزہ دار کیلئے مستحب ہے۔[۳۳۵]

سہل بن سعد[۳۳۶] بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"لاَ يَزالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجلوا الفِطْرَ" [۳۳۷]

لوگ جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے خیر پر رہیں گے۔

عبداللہ بن ابی اوفی[۳۳۸] بیان کرتے ہیں:"كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتْ الشَّمْسُ قَالَ لِبَعْضِ الْقَوْمِ يَا فُلَانُ قُمْ فَاجْدَحْ

---

[۳۳۴] فتح الباری / تحت الرقم / ۱۸۲۳ / کتاب الصوم / باب برکۃ السحور من غیر ایجاب۔ شرح مسلم للنووی (۷ / ۲۰۶)۔

[۳۳۵] المحلی (۴ / ۳۸۰)۔

[۳۳۶] سھل بن سعد خزرجی ساعدی انصاری: کنیت ابو العباس تھی، نبی ﷺ کی وفات کے وقت ان کی عمر ۱۵ برس تھی، ۹۱ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی، مدینہ منورہ میں سب سے آخر میں فوت ہونے والے یہی صحابی تھے، ان سے تقریبا ایک سو احادیث مروی ہیں۔ اسد الغابہ (۲ / ۹۹۶)۔

[۳۳۷] صحیح بخاری / کتاب الصوم / باب تعجیل الافطار / ۱۹۵۷۔ صحیح مسلم / کتاب الصیام / باب فضل السحور / ۱۰۹۸۔ علامہ البانی نے اسے صحیح ابی داؤد میں حسن کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَنَا.. فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَوْ أَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُمْ فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَا هُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ'' [۳۳۹]

کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے اور آپ روزہ دار تھے۔ آپ نے لوگوں میں سے کسی سے کہا اٹھو اور ہمارے لئے ستو بناؤ۔ اس نے کہا اے اللہ کے رسول شام تو ہونے دو۔ آپ نے فرمایا: اترو اور ہمارے لئے ستو بناؤ، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ابھی دن ہے۔ آپ نے فرمایا: اترو اور ہمارے لئے ستو بناؤ۔ اس نے اتر کر ستو تیار کئے آپ ﷺ نے پیئے اور فرمایا: جب تم رات کو اس طرف (مشرق) سے آتے دیکھو تو روزہ افطار کرو۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَحَبُّ عِبَادِي إِلَيَّ أَعْجَلُهُمْ فِطْرًا''

---

[۳۳۸] عبد اللہ بن ابی اوفی اسلمی صحابی اور اصحاب الشجرۃ میں سے تھے، کوفہ کے آخری صحابی ہیں ۸۶ھ ۱۰۰ کے قریب عمر پا کر وفات پائی انکی وفات سے کوفہ صحابہ سے خالی ہو گیا۔ اسد الغابۃ (۳/۱۲۱)۔ سیر اعلام النبلاء (۳/۴۲۸)۔

[۳۳۹] صحیح بخاری / کتاب الصوم / باب متی یحل فطر الصائم / ۱۹۵۵۔ صحیح مسلم / کتاب الصیام / باب بیان وقت انقضاء الصوم وخروج النہار / ۱۱۰۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ عزوجل نے فرمایا: مجھے سب بندوں سے زیادہ محبوب وہ ہے جو روزہ افطار کرنے میں جلدی کرتا ہے۔[۳۴۰]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "لَا يَزَالُ الدِّينُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ لِأَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى يُؤَخِّرُونَ "[۳۴۱]

کہ یہ دین (اسلام) اس وقت تک ہمیشہ غالب رہے گا جب تک کہ لوگ روزہ افطاری کرنے میں جلدی کریں گے، کیونکہ یہود و نصاری (افطار کرنے میں) تاخیر کرتے ہیں۔

---

[۳۴۰] سنن ترمذی / کتاب الصیام / باب ماجاء فی تعجیل الافطار / ۷۰۰۔ مسند احمد / ۷۰۹۶۔ ابن خزیمہ (۳۰۰۹)۔ ابن حبان (۳۵۷۶) السنن الکبری للبیہقی (۷۶۴۲)۔ ترمذی نے اسے حسن کہا ہے۔ ابن حبان نے اسے صحیح کہا ہے

[۳۴۱] سنن ابی داؤد / کتاب الصوم / باب مایستحب من تعجیل الفطر / ۲۳۵۳۔ مسند احمد / مسند المکثرین من الصحابۃ / مسند أبی ھریرۃ / ۹۸۱۰- علامہ البانی نے اسے صحیح ابی داؤد (۲۰۶۳) میں حسن کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روزہ جلدی افطار کرنے کے فوائد

۱۔ روزہ جلدی افطار کرنے سے یہود و نصاری کی مخالفت ہوتی ہے۔

۲۔ روزہ جلدی افطار کرنے سے سنت کی اتباع و موافقت ہوتی ہے۔

۳۔ دن میں رات کے حصے کو داخل کر کے زیادتی سے بچاؤ۔

۴۔ اس میں روزہ دار کیلئے زیادہ مہربانی اور عبادت کیلئے قوت کا باعث ہے۔

۵۔ اس میں اللہ تعالی کے حلال کردہ طعام تناول کرنے میں جلدی ہے۔[۳۴۲]

افطار کس چیز سے کیا جائے۔

تازہ کھجوروں سے روزہ افطار کرنا افضل ہے، اگر تر و تازہ نہ ملیں تو خشک کھجوروں سے افطار کیا جائے یہ بھی میسر نہ ہوں تو پانی سے افطار کر لیا جائے۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "كانَ رسولُ اللَّهِ صلَّى اللَّهُ عليهِ وسلَّمَ يُفطِرُ علَى رُطَباتٍ قبلَ أن يصلِّيَ فإن لم تكن رُطَباتٌ فعلى تَمراتٍ فإن لم تَكُن حَسا حَسَواتٍ مِن ماءٍ" [۳۴۳]

---

[۳۴۲] فتح الباری (تحت الرقم/۱۹۵۷)۔ الشرح الممتع (۶/۲۶۷)۔

[۳۴۳] سنن ابی داؤد/کتاب الصیام/باب القول عند الافطار/۲۳۵۶۔ سنن ترمذی/کتاب الصیام/باب ماجاء مایستحب علیہ الافطار/۶۹۶۔ مسند أحمد/مسند المکثرین من الصحابۃ/مسند أنس بن مالک/۱۲۶۷۶-علامہ البانی نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ نبی ﷺ نماز سے پہلے ہی چند کھجوروں سے افطار کرتے پس اگر تازہ کھجور نہ ملتے تو چند چھوہاروں کے ساتھ اگر وہ بھی نہ ملتے تو پانی کے کئی گھونٹ نوش فرماتے۔

سلمان بن عامر [۳۴۴] رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے روزے کی افطاری سے متعلق فرمایا: "إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى الْمَاءِ فَإِنَّهُ طَهُورٌ" [۳۴۵]

جب تم افطار کرو تو چھوہاروں پر افطار کرو اگر نہ ملے تو پانی پر افطار کر لو کیونکہ وہ پاک ہے۔

---

[۳۴۴] سلمان بن عامر بن اوس الضبی صحابی مشہور بصرہ میں سکونت اختیار کی خلافت معاویہ تک زندہ رہے۔ اسد الغابہ (۲/۹۴۹)۔

[۳۴۵] سنن ابی داؤد / کتاب الصیام / باب مایفطر علیہ / ۲۳۵۵۔ سنن ترمذی / کتاب الصیام / باب ماجاء مایستحب علیہ الافطار / ۶۹۵۔ سنن ابن ماجہ / کتاب الصیام / باب ماجاء علی مایستحب الفطر / ۱۶۹۹- امام ترمذی نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔ ابن حجر عسقلانی نے اسے حسن کہا ہے۔ ابن حبان (۳۵۱۵)۔ ابن حبان نے اسے صحیح کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

افطار کرانے کی فضیلت

کسی دوسرے روزہ دار کو افطار کرانا بہت زیادہ اجر و ثواب کا کام ہے۔

زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا'' [٣٤٦]

جو شخص کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے اسے اس (روزہ دار) کے برابر ثواب ملے گا اور ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہو گی۔

۳۔ روزہ افطار کرتے وقت دعا:

ابن ابی ملیکہ [٣٤٧] بیان کرتے ہیں: ''سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ إِذَا أَفْطَرَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ أَنْ تَغْفِرَ لِي '' [٣٤٨]

---

[٣٤٦] جامع ترمذی / کتاب الصوم / باب ماجاء فی فضل من فطر صائما / ۸۰۷۔ سنن ابن ماجہ / کتاب الصیام / باب فی ثواب من فطر صائما / ۱۷۴۶۔ امام ترمذی نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔ ابن حبان نے اسے صحیح کہا ہے۔

[٣٤٧] عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی ملکیہ تیمی، کنیت ابو بکر بقول بعض ابو محمد، تابعی جلیل، راوی حدیث، عبد اللہ بن زبیر کی دور خلافت میں قاضی طائف، ۸۰ سال سے زائد عمر پا کر ۱۱۷ھ مکہ میں انہوں نے وفات پائی۔ سیر اعلام النبلاء / الطبقۃ الثانیۃ (۵/ ۸۹)۔

[٣٤٨] سنن ابن ماجہ / کتاب الصیام / باب فی الصائم لا ترد دعوتہ / ۱۷۵۳۔ حاکم (۱/ ۴۲۲)۔ ابن حجر نے اسے شرح الاذکار (۴/ ۳۴۲) میں حسن کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ میں نے عبد اللہ بن عمرو کو (افطار کے وقت یہ دعا کرتے ہوئے) سنا: اے میرے اللہ میں تجھے تیری رحمت کو وسیلہ بنا کر مانگتا ہوں جو کہ ہر چیز سے وسیع ہے کہ تو میری مغفرت فرما۔

مروان بن سالم المقفع فرماتے ہیں: "كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتْ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ " [٣٤٩]

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتے تو کہتے: پیاس بجھ گئی، رگیں تر ہو گئیں اور ثواب لازم و ثابت ہو گیا، ان شاء اللہ۔

۲۔ معاذ بن زہرہ سے روایت ہے: " أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ " [٣٥٠]

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتے تو کہتے: اے اللہ بے شک میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی دیے ہوئے رزق سے افطار کیا۔

---

[٣٤٩] سنن ابی داؤد / کتاب الصیام / باب القول عند الافطار / ۲۳۵۷۔ دار قطنی (۲۲۷۹)۔ بیہقی (۳۸۹۱)۔ حاکم (۱/ ۴۲۲)۔ امام دار قطنی نے اسے حسن کہا ہے۔

[٣٥٠] سنن ابی داؤد / کتاب الصیام / باب القول عند الافطار / ۲۳۵۸۔ ارواء الغلیل (۹۱۹)۔ ابن ابی شیبہ (۳/ ۱۰۰)۔ شرح السنہ (۳/ ۴۷۴)۔ طبرانی الصغیر (۲/ ۵۲)۔ مجمع الذوائد (۳/ ۱۵۹) ۔ اسکی سند ضعیف ہے معاذ بن زہرہ راوی مجہول ہے، لیکن شیخ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ سند شواہد کی بناء پر قوی ہو جاتی ہے۔ یہ سند مرسل ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رمضان المبارک کے خصوصی اعمال

(۱) روزہ رکھنا:

ان اعمال میں سب سے افضل عمل روزہ رکھنا ہے۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴾[۳۵۱]

سو جو کوئی تم میں سے اس مہینے کو پالے تو اس کے روزے رکھے، اور جو کوئی بیمار یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں سے گنتی پوری کرے، اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر تنگی نہیں چاہتا، اور تاکہ تم گنتی پوری کرلو اور تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت دی اور تاکہ تم شکر کرو۔

ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلاَّ الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ"[۳۵۲]

ابن آدم کا نیک عمل دس گناہ سے لے کر سات سو گنا تک آگے بڑھایا جاتا ہے اللہ

---

[۳۵۱] البقرۃ/۱۸۵۔

[۳۵۲] صحیح بخاری/کتاب الصوم/باب فضل الصوم/۱۸۹۴۔ صحیح مسلم/کتاب الصیام/باب فضل الصیام/۱۱۵۱۔ یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعالی نے فرمایا: مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دونگا۔

(۲) قیام اللیل کرنا۔

قیام اللیل کا دوسرا نام تراویح بھی ہے اور تراویح لغت میں ترویحۃ کی جمع ہے جو راحت سے مشتق ہے، رمضان کی راتوں میں جماعت سے نفل نماز پڑھنے کو تراویح کہا گیا ہے۔[۳۵۳]

اس نماز کو اس لئے تراویح کہا جاتا ہے کہ اس میں ہر دو سلام (یعنی چار رکعات) کے بعد لوگ چند لمحے راحت لیا کرتے تھے۔[۳۵۴]

قیام اللیل کا حکم اور اسکی فضیلت:

قیام اللیل سنت ہے جو کہ نبی کریم ﷺ سے قولا و فعلا ثابت ہے، اور یہ ان نفل نمازوں میں سے ہے جس کیلئے جماعت قائم کرنا جائز ہے۔[۳۵۵]

اللہ تعالی نے عباد الرحمن کی صفات میں سے ایک صفت سجدا و قیاما بیان فرمائی ہے،

---

[۳۵۳] لسان العرب لابن منظور (۲/ ۴۶۲) الشرح الممتع (۴/ ۱۰)۔ فتح القدیر (۱/ ۲۶۶/ ۴۶۷)۔ المصباح المنیر (۱/ ۲۴۴)۔

[۳۵۴] لسان العرب لابن منظور / ۲/ ۴۶۲۔ القاموس المحیط / ۲۸۲۔

[۳۵۵] المجموع للنووی (۴/ ۳۷)۔ سبل السلام (۲/ ۱۱)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یعنی وہ جماعت کے ساتھ سجود و قیام کی حالت میں شب گذارتے ہیں، چنانچہ فرمایا:
﴿ وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا ﴾[۳۵۶]
اور جو اپنے رب کے سامنے سجدے اور قیام کرتے ہوئے راتیں گزار دیتے ہیں۔
آپ ﷺ نے اس پر ہمیشگی اختیار فرمائی ہے اور اپنی امت کو بھی اسکی ترغیب دیتے تھے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مَن قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا واحْتِسَابًا، غُفِرَ له ما تَقَدَّمَ مِن ذَنْبِهِ'' [۳۵۷]
جس نے ایمان کی بنیاد پر اور ثواب کی نیت سے رمضان کا قیام کیا، تو اسکے سابقہ گناہ معاف کر دئے جائیں گے۔

بلال بن رباح حبشی قریشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ وَإِنَّ قِيَامَ اللَّيْلِ قُرْبَةٌ إِلَى اللَّهِ وَمَنْهَاةٌ عَنْ الْإِثْمِ وَتَكْفِيرٌ لِلسَّيِّئَاتِ '' [۳۵۸]

---

[۳۵۶] الفرقان/ ۶۴۔

[۳۵۷] صحیح بخاری/ صلاۃ التراویح/ باب فضل من قام رمضان/ ۲۰۰۹۔ صحیح بخاری/ کتاب الایمان/ باب قیام لیلۃ القدر من الایمان/ ۳۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قیام اللیل کو تم لازم پکڑو، کیونکہ وہ تم سے پہلے صالحین کی عادت رہی ہے، اور بے شک قیام اللیل اللہ کی قربت ہے، اور گناہوں سے رکاوٹ اور برائیوں کا کفارہ ہے۔

قیام اللیل کا وقت:

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: "كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَهِيَ الَّتِي يَدْعُو النَّاسُ الْعَتَمَةَ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ" [٣٥٩]

رسول اللہ ﷺ نماز عشاء سے فارغ ہونے کے بعد سے۔ اور جسے لوگ عتمہ کہتے ہیں۔ فجر تک گیارہ رکعات پڑھا کرتے تھے ہر دو رکعت کے درمیان سلام پھیرتے تھے، اور ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔

ابو بصرہ الغفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "إِنَّ اللَّهَ زَادَكُمْ صَلَاةً وَهِيَ الْوِتْرُ فَصَلُّوهَا فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى صَلَاةِ الْفَجْرِ" [٣٦٠]

---

[٣٥٨] سنن الترمذی / أبواب الدعوات / ٣٥٤٩-ابن خزیمہ (١١٣٥)۔ صحیح الجامع للالبانی (٤٠٧٩)۔ ارواء الغلیل (٤٥٢)۔ حاکم (١١٥٦)۔ شرح السنہ (٢/ ٤٥٨)۔ علامہ البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔

[٣٥٩] صحیح مسلم / کتاب صلاۃ المسافرین / باب صلاۃ اللیل وعدد رکعات النبی ﷺ / ١٧١٨-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بے شک اللہ عزوجل نے تمہیں مزید ایک نماز عطا فرمائی ہے، اور وہ وتر ہے، پس اسے نماز عشاء اور نماز فجر کے درمیان پڑھا کرو۔

قیام اللیل کی رکعات

ابو سلمہ بن عبد الرحمن[۳۶۱] سے روایت ہے: "أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي"[۳۶۲]

---

[۳۶۰] مسند احمد / احادیث رجال من أصحاب النبی / حدیث أبی بصرۃ الغفاری / ۲۳۸۵۱۔ حاکم (۶۵۱۴)۔ صحیح الجامع (۱۷۷۲)۔ ارواء الغلیل (۲/ ۱۵۸)۔ اور علامہ البانی نے اسے السلسلہ الصحیحہ (۱/ ۲۲۱/ ۱۰۸) میں صحیح قرار دیا ہے۔

[۳۶۱] ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف: تابعی جلیل، راوی حدیث، مدینہ میں تابعین کے فقہاء سبعہ میں سے ایک، ابن صحابی عبد الرحمن بن عوف جو عشرۃ مبشرۃ بالجنۃ میں سے ہیں، انکی ولادت ۲۲ھ مدینہ منورہ میں ہوئی، ۹۴ھ میں ۷۲ سال کی عمر پاکر مدینہ منورۃ میں وفات پائی۔ الطبقات الکبری لابن سعد (۵/ ۱۱۸)۔

[۳۶۲] صحیح بخاری / کتاب التہجد / باب قیام النبی باللیل فی رمضان / ۱۱۴۷۔ صحیح مسلم / صلاۃ المسافرین / باب صلاۃ اللیل وعدد رکعات النبی ﷺ فی اللیل / ۱۷۱۷۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ انہوں نے عائشہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں نماز کس طرح پڑھتے تھے ؟ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رمضان ہو یا رمضان کے علاوہ آپ ﷺ گیارہ رکعتوں سے زیادہ نماز نہیں پڑھتے تھے، چار رکعتیں تو اس طرح پڑھتے کہ ان کی خوبصورتی اور لمبائی کے بارے میں کچھ نہ پوچھ ! پھر آپ ﷺ تین رکعت وتر پڑھتے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عرض کرتی ہیں، اے اللہ کے رسول ! کیا آپ ﷺ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ میری آنکھیں تو سوتی ہیں پر میرا دل نہیں سوتا۔

سائب بن یزید[۳۶۳] رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "أَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَتَمِيمًا الدَّارِيَّ أَنْ يَقُومَا لِلنَّاسِ بِإِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً"[۳۶۴]

کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب اور تمیم داری رضی اللہ عنہما کو حکم

---

[۳۶۳] سائب بن یزید رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابو یزید کندی ہے، ۲ھ میں پیدا ہوئے، اپنے باپ کے ساتھ حجۃ الوداع میں شریک ہوئے، ۸۰ھ میں فوت ہوئے۔ اسد الغابہ (۲/۸۶۶)۔

[۳۶۴] شرح الزرقانی علی مؤطا امام مالک / کتاب الصلاۃ فی رمضان / باب ماجاء فی قیام رمضان / ۴۱۹۔ اسے عبد الرحمن مبارکپوری نے تحفۃ الاحوذی (۳/۵۲۸) میں صحیح کہا ہے۔ اور علامہ البانی نے اسے صلاۃ التراویح (۴۵) میں صحیح کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیا کہ وہ دونوں لوگوں کو گیارہ رکعت پڑھائیں۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا:"كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنْ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْ ذَلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ إِلَّا فِي آخِرِهَا" [٣٦٥]

کہ رسول اللہ ﷺ رات میں تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے، ان میں سے پانچ کو وتر بنا لیتے کسی میں نہ بیٹھتے سوائے اس کے آخر میں۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:" أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمْ الصُّبْحَ صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً تُوتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلَّى" [٣٦٦]

کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے صلاۃ اللیل کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: صلاۃ اللیل دو دو رکعتیں ہیں، تو جب تم میں سے کسی آدمی کو صبح ہونے کا ڈر ہو تو ایک رکعت اور پڑھ لے اس ساری نماز کو جو اس نے پڑھی ہے طاق کر دے گی۔

اس حدیث میں صرف صلاۃ اللیل کی کیفیت کا ذکر ہے کہ ہر دو رکعت پر

---

[٣٦٥] صحیح مسلم / کتاب صلاۃ المسافرین / باب صلاۃ اللیل وعدد رکعات النبی / ١٧٢٠-

[٣٦٦] صحیح بخاری / کتاب الوتر / باب ماجاء فی الوتر / ٩٤٦۔ صحیح مسلم / کتاب صلاۃ المسافرین / باب صلاۃ اللیل مثنی مثنی / ١٧٤٢-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سلام پھیرا جائے جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ ہی کی دوسری روایت میں بالکل صراحت ہے.

چنانچہ صحیح مسلم میں ہے :"فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ : مَا مَثْنَى مَثْنَى ؟ قَالَ : أَنْ يُسَلِّمَ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ" [٣٦٧]

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ "مثنی مثنی" کا کیا مطلب ہے ؟ تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ کہ تم ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیر دو-

غور کریں یہاں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ نہیں کہا ہے دو دو رکعات جتنی چاہو پڑھو ، بلکہ یہ کہا کہ "ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیر دو" ، اس سے واضح ہے کہ اس حدیث میں تعداد رکعات کی بات نہیں بلکہ کیفیت رکعات کی بات ہے۔

بلکہ اس حدیث میں آگے جو یہ الفاظ ہیں:" فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمْ الصُّبْحَ صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً تُوتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلَّى" [٣٦٨]

---

[٣٦٧] صحیح مسلم /کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ/ باب صلاۃ اللیل مثنی مثنی والوتر رکعۃ من آخر اللیل /۷۴۹-

[٣٦٨] صحیح بخاری /کتاب الوتر/ باب ماجاء فی الوتر/ ۹۴۶۔ صحیح مسلم /کتاب صلاۃ المسافرین/ باب صلاۃ اللیل مثنی مثنی/ ۱۷۴۲-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب کوئی صبح ہو جانے سے ڈرے تو ایک رکعت پڑھ لے، وہ اس کی ساری نماز کو طاق بنا دے گی۔

رہی یہ حدیث:

عن ابن عباس رضي الله عنهما " أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ عِشْرِينَ رَكْعَةً وَالْوِتْرَ " [369]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ رمضان میں جماعت کے بغیر بیس رکعات اور وتر پڑھا کرتے تھے۔

خصوصی طور پر صرف اس لئے یہاں اس حدیث کو ذکر کیا گیا ہے کیونکہ اس کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب کی گئی ہے۔

اس روایت کی سند ذکر کرنے کے بعد بیس رکعات تراویح کے تعلق سے علماء کرام کا کلام اور حدیث ابن عباس پر علماء کرام کا کلام درج ذیل ہے:

ا۔ حدیث ابن عباس کی سند اور علماء کرام کا اس حدیث پر حکم:

اس حدیث کا مدار ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان عبسی پر ہے مصنف ابن ابی شیبہ میں اسکی سند یوں ہے کہ ابو بکر بن ابی شیبہ یزید بن ہارون کے واسطے سے یہ روایت نقل کی

---

[369] ابن شیبہ (۲/۱۶۴)۔ بیہقی (۲/۴۹۶)۔ ابن عدی (۱/۲۴۱)۔ عبد بن حمید (۶۵۳)۔ طبرانی کبیر (۱۲۱۰۲)۔ طبرانی اوسط (۷۹۸)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے اور وہ ابراہیم بن عثمان ابوشیبہ عبسی سے روایت کرتے ہیں اور وہ حکم بن عتیبہ الکندی سے اور وہ مقسم بن بجرۃ سے اور وہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، اور یہ حدیث صرف اسی سند سے مروی ہے۔

اور مسند عبد بن حمید میں عبد بن حمید فضل بن دکین سے اور وہ ابراہیم بن عثمان ابوشیبہ عبسی سے اور وہ حکم بن عتیبہ الکندی سے اور وہ مقسم بن بجرۃ سے اور وہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اور اسی طرح المطالب العالیۃ میں بھی اسی سند سے مروی ہے۔

اور المعجم الکبیر میں امام طبرانی محمد بن جعفر البغدادی سے اور وہ علی بن الجعد سے اور وہ ابراہیم بن عثمان سے اور وہ حکم بن عتیبہ الکندی سے اور وہ مقسم بن بجرۃ سے اور وہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو حکم سے روایت کرنے والے صرف ابوشیبہ ہے۔

اور ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان کوفی عبسی ہے، تمام محدثین اس کے ضعیف اور مردود ہونے پر متفق ہیں، امام احمد بن حنبل نے اسے ضعیف جدا کہا ہے اور اسی طرح سے انہوں نے اسکو متروک الحدیث بھی کہا ہے، اور انہوں نے کہا کہ یہ حسن بن عمارۃ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے قریب ہے اور وہ متروک الحدیث ہے، اور امام نسائی رحمہ اللہ نے اسے متروک الحدیث کہا ہے، اور امام ابو حاتم رحمہ اللہ نے اسے انکی حدیث کو ترک کیا ہے۔[۳۷۰]

اسکی سند میں ابو شیبہ (ابراہیم بن عثمان) راوی ہے جسے امام بخاری، ابن معین، امام مسلم، امام احمد بن حنبل، ابو داؤد، ترمذی، نسائی رحمہم اللہ اجمعین نے ضعیف کہا ہے۔[۳۷۱]

اور اس روایت کو ابن عبد البر اور بیہقی اور ابن الملقن اور ہیثمی اور ابن حجر عسقلانی رحمہم اللہ اجمعین نے ضعیف کہا ہے۔[۳۷۲]

اور امام ذہبی رحمہ اللہ نے اسے مناکیر میں شمار کیا ہے۔[۳۷۳]

اور امام نسائی اور ابو حاتم نے بھی ابو شیبہ کو منکر الحدیث کہا ہے۔[۳۷۴]

---

[۳۷۰] تہذیب التھذیب / ۱ / ۱۴۵۔

[۳۷۱] سبل السلام (۲ / ۵۳۲)۔ تحفۃ الاحوذی (۳ / ۶۱۵)۔ التاریخ الکبیر (۱ / ۳۱۰)۔ الجروحین (۱ / ۱۰۴)۔ الجرح والتعدیل (۲ / ۱۱۵) میزان الاعتدال (۴۷۳۱)۔ تقریب التھذیب (۱ / ۳۹)۔

[۳۷۲] التمہید / ۸ / ۱۱۵۔ السنن الکبری / ۲ / ۶۹۸۔ البدر المنیر / ۴ / ۳۵۰۔ مجمع الزوائد / ۳ / ۱۷۳۔ الدرایہ / ۱ / ۲۰۳۔

[۳۷۳] میزان الاعتدال / ۱ / ۴۸۔

[۳۷۴] تھذیب التھذیب (۱ / ۱۴۵)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔[۳۷۵]

امام زیلعی نے کہا: " هو معلول بأبي شيبة إبراهيم بن عثمان ، جد الإمام أبي بكر بن أبي شيبة ، وهو متفق على ضعفه ... ثم إنه مخالف للحديث الصحيح عن عائشة (ما كان يزيد في رمضان ولا في غيره على إحدى عشرة ركعة" [۳۷۶]

ابراہیم بن عثمان امام ابو بکر بن ابی شیبہ کے دادا کی وجہ سے یہ حدیث معلول ہے اور علماء کرام اس کے ضعف پر متفق ہیں، پھر یہ صحیح حدیث کے بھی خلاف ہے جسے عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کیا ہے کہ رمضان ہو یا رمضان کے علاوہ آپ ﷺ گیارہ رکعتوں سے زیادہ نماز نہیں پڑھتے تھے۔

امام سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:"هذا الحديث ضعيف جدالاتقوم به الحجة" یہ حدیث نہایت ضعیف ہے اس سے حجت قائم نہیں کی جاسکتی ہے۔[۳۷۷]

امام سیوطی مذید محدثین کرام کی ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان کوفی پر جرحیں نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:"ومن اتفق هؤلاء الأئمةعلى تضعيفه لايحل الإحتجاج بحديثه" اور جس کی تضعیف پر یہ ائمہ متفق ہوں اس کی حدیث سے حجت پکڑنا حلال نہیں

---

[۳۷۵] فتح الباری (۴/۲۵۴)۔

[۳۷۶] نصب الرایۃ (۲/۱۵۳)۔

[۳۷۷] الحاوی للفتاوی (۱/۳۴۷)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔[۳۷۸]

عبد الرحمن مبارکپوری نے اس حدیث کو بہت زیادہ ضعیف کہا ہے۔[۳۷۹]

محمد صبحی حسن خلاق نے بھی اسے ضعیف کہا ہے۔[۳۸۰]

علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے موضوع قرار دیا ہے۔[۳۸۱]

ابن حجر ہیثمی فرماتے ہیں: یہ بات صحیح نہیں ہے کہ نبی ﷺ نے نماز تراویح بیس رکعات ادا کی تھیں اور اس ضمن میں جو حدیث پیش کی جاتی ہے وہ شدید قسم کی ضعیف ہے۔[۳۸۲]

۲۔ حدیث ابن عباس پر حکم کے بعد رکعات تراویح پر علماء کرام کے اقوال:

علامہ ابن الھمام الحنفی لکھتے ہیں: ''فَتَحْصُلُ مِنْ هَذَا كُلِّهِ أَنَّ قِيَامَ رَمَضَانَ سُنَّةٌ إحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً بِالْوِتْرِ فِي جَمَاعَةٍ''[۳۸۳]

---

[۳۷۸] المصابیح فی صلاۃ التراویح (۲۰)۔

[۳۷۹] تحفۃ الاحوذی (۳/۶۱۳)۔

[۳۸۰] التعلیق علی السیل الجرار (۱/۶۶۳)۔

[۳۸۱] السلسلۃ الضعیفۃ (۵۶۰)۔

[۳۸۲] الموسوعۃ الفقھیۃ (۲۷/۱۴۲-۱۴۵)۔

[۳۸۳] فتح القدیر شرح الھدایہ /۱/ ۴۸۶/ ۴۸۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان سب کا حاصل یہ کہ قیام رمضان (تراویح) گیارہ رکعت مع وتر جماعت کے ساتھ سنّت ہے۔

امام الطحاوی الحنفی لکھتے ہیں:"لأنّ النبي عليه الصلٰوة والسلام لم يصلها عشرين ،بل ثماني"

کیونکہ نبی ﷺ نے بیس رکعت نہیں پڑی بلکہ آٹھ رکعت پڑھی ہے۔[۳۸۴]

علامہ ابن نجیم المصری الحنفی نے ابن الھمام حنفی سے بطور اقرار نقل کیا:" فَإِذَنْ يَكُونُ الْمَسْنُونُ عَلَى أُصُولِ مَشَايِخِنَا ثَمَانِيَةٌ مِنْهَا وَالْمُسْتَحَبُّ اثْنَا عَشَرَ" کہ ہمارے مشائخ کے اصول پر اس طرح ہے کہ آٹھ رکعت مسنون اور بارہ رکعت مستحب ہو جاتی ہیں۔[۳۸۵]

ملا علی قاری حنفی لکھتے ہیں:"فتحصل من هذا كله ان قيام رمضان سنة اِحدي عشرة بالوتر في جماعة فعله عليه الصلاة والسلام"[۳۸۶]

کہ ان سب کا حاصل (نتیجہ) یہ ہے کہ قیام رمضان (تراویح) گیارہ رکعت مع وتر جماعت کے ساتھ سنّت ہے، یہ آپ ﷺ کا عمل ہے۔

---

[۳۸۴] حاشیہ الطحاویہ علی درالمختار/۱/ ۲۹۵-

[۳۸۵] البحرالرائق شرح کنزالدقائق/۲/ ۷۲-

[۳۸۶] مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح/۳/ ۳۴۵-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محمد احسن نانوتوی حنفی لکھتے ہیں:"لأن النبي صلى الله عليه وسلم لم يصلها عشرين بل ثمانياً"

کیونکہ نبی ﷺ نے بیس رکعت نہیں پڑھی بلکہ آٹھ رکعت پڑھی ہیں[۳۸۷]

خلیل احمد سہارنپوری حنفی لکھتے ہیں:البتہ بعض علماء نے جیسے ابن ہمام نے آٹھ کو سنّت اور زائد کو مستحب لکھا ہے سو یہ قول قابلِ طعن کے نہیں۔

ایک اور جگہ سہانپوری صاحب لکھتے ہیں:اور سنتِ مؤکدہ ہونا تراویح کا آٹھ رکعت تو اباتفاق ہے اگر خلاف (اختلاف) ہے تو بارہ میں ہے۔[۳۸۸]

محمد یوسف بنوری حنفی لکھتے ہیں:"فلا بد من تسليم أنه صلى الله عليه وسلم صلّى التراويح ايضاً ثماني ركعات" [۳۸۹]

اس بات کو تسلیم کیئے بغیر کوئی چارہ نہیں کہ نبی ﷺ نے آٹھ رکعت تراویح بھی پڑھی ہے۔

مولانا یوسف لدھیانوی حنفی جابر رضی اللہ عنہ کی گیارہ رکعت والی روایت نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:اس طرح آپ ﷺ کی رضامندی کی بنا پر

---

[۳۸۷] حاشیہ کنزالد قائق/۳۶حاشیہ:۴-

[۳۸۸] البراہین القاطعہ/۹/۱۹۵-

[۳۸۹] معارف السنن/۵/ ۵۴۳-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ (گیارہ رکعت) سنّت ہوئی۔[۳۹۰]

شاہ ولی محدث دہلوی حنفی لکھتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے عمل سے گیارہ رکعات ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔[۳۹۱]

احمد علی سہارنپوری حنفی لکھتے ہیں:"فتحصل من هذا كله ان قيام رمضان سنة احدي عشة ركعة بالوتر فى جماعة" [۳۹۲]

ان سب کا حاصل یہ ہے کہ قیام رمضان گیارہ رکعت سنتؑ ہے وتر کے ساتھ باجماعت۔

حسن بن عمار الشرنبلالی حنفی لکھتے ہیں:"وصلاتها بالجماعة سنة كفاية" لما ثبت أنه صلى الله عليه وسلم صلى بالجماعة إحدى عشر ركعة بالوتر" [۳۹۳]

اور اس کی باجماعت نماز سنّت کفایہ ہے کیونکہ یہ ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے جماعت کے ساتھ گیارہ رکعتیں مع وتر پڑھی ہیں۔

مولانا انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:" ولا مناص من تسليم أن تراويحه كانت ثمانية ركعات ولم يثبت في رواية من الروايات أنه صلى التراويح والتهجد

---

[۳۹۰] حیاۃ الصحابہ / ۲ / ۱۶۵۔

[۳۹۱] مصفیٰ شرح مؤطا / ۱۷۵۔

[۳۹۲] حاشیہ بخاری شریف / ۱ / ۱۵۴-

[۳۹۳] مراقی الفلاح شرح نور الیضاح / ۱۵۹-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

على حدة في رمضان"

اس بات کو تسلیم کرنے کے سوا کوئی چھٹکارہ نہیں کہ آپ ﷺ کی تراویح آٹھ رکعت تھی اور روایات میں سے کسی ایک روایت سے بھی یہ ثابت نہیں آپ ﷺ نے رمضان میں تراویح اور تہجد علیحدہ پڑھی ہوں۔

آگے چل کر لکھتے ہیں:" وأمّا النبيُّ - صلى الله عليه وسلم - فصحَّ عنه: ثمانُ ركعات.وأمّا عشرون ركعةً؛ فهو عنه -عليه السلام- بسندٍ ضعيف، وعلى ضعفه اتفاقٌ" [٣٩٤]

پس نبی ﷺ سے تراویح کی آٹھ ہی رکعات صحیح سند سے ثابت ہیں، بیس رکعات والی روایت کی سند ضعیف ہے جس کے ضعف پر سب کا اتفاق ہے۔

مولانا زکریا کاندھلوی حنفی لکھتے ہیں:"لاشك في أن تحديد التراويح في عشرين ركعةلم يثبت مرفوعاعن النبي صلى الله عليه وسلم بطريق صحيح على أصول المحدثين وما ورد فيه من رواية ابن عباس فمتكلم فيهاعلى أصولهم" [٣٩٥]

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ تراویح کی بیس رکعتوں کی تحدید و تعیین نبی کریم ﷺ سے محدثین کے صحیح طریقے پر پر ثابت نہیں ہے۔اور جو روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بیس رکعات کے متعلق مروی ہے وہ محدثین کے صحیح اصول پر م

---

[٣٩٤] العرف الشذی (١/١٦٦)۔

[٣٩٥] اوجز المسالک (١/٣٩٧)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جروح وضعیف ہے۔

باقی بیس رکعات تراویح کے تعلق سے ملاحظہ فرمائیں: مسنون رکعات تراویح اور شبہات کا ازالہ از ابوالفوزان کفایت اللہ سنابلی حفظہ اللہ، اور بیس رکعت تراویح کا ثبوت حقیقت کے آئینے میں از رضاء اللہ عبدالکریم مدنی حفظہ اللہ، اور تعداد رکعات قیام رمضان کا تحقیقی جائزہ از حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ، اور نماز تراویح از ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی، مسنون رکعات تراویح مع فضائل ومسائل رمضان از ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی، بیس رکعات تراویح سے متعلق روایات کا جائزہ از شیخ کفایت اللہ سنابلی، نماز تراویح فضائل وبرکات تعداد رکعات ازالہ شبہات از ابو عدنان محمد منیر قمر، نماز تراویح از علامہ ناصر الدین البانی مترجم محمد صادق خلیل، مسنون رکعات تراویح اور اکابر علماء احناف از عبدالمنان راسخ، نماز تراویح صحیح وضعیف کے ترازو میں از ابو عائش جلال الدین بھروالمدنی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نماز وتر

نماز وتر کم سے کم ایک رکعت ہے اور زیادہ سے زیادہ گیارہ رکعت ہے۔

ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "الْوِتْرُ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ "[396]

وتر ہر مسلمان پر حق ہے جو پانچ وتر ادا کرنا پسند کرے وہ پانچ پڑھ لے اور جو تین وتر پڑھنا پسند کرے وہ تین پڑھ لے اور جو ایک رکعت وتر پڑھنا پسند کرے وہ ایک پڑھ لے۔

سنن نسائی کے یہ الفاظ ہیں: " الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ "[397]

وتر حق ہے، پس جو چاہے سات پڑھے اور جو چاہے پانچ پڑھے، اور جو چاہے تین پڑھے اور جو چاہے ایک پڑھے۔

ایک رکعت وتر کی کیفیت واضح ہے۔ تین رکعت وتر کے سلسلے میں احادیث میں

---

[396] سنن ابی داؤد / باب تفریع أبواب الوتر / باب کم الوتر / ۱۴۲۲-

[397] سنن نسائی / کتاب قیام اللیل و تطوع النھار / باب ذکر الاختلاف علی الزھري في حدیث أبي أیوب في الوتر / ۱۷۱۰-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دو کیفیت وارد ہیں:

۱۔ دو رکعتیں پڑھی جائیں اور سلام اور پھر ایک رکعت الگ سے اور پھر سلام۔

نافع ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: "كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْصِلُ بَيْنَ الْوَتْرِ وَالشَّفْعِ بِتَسْلِيمَةٍ وَيُسْمِعُنَاهَا "[۳۹۸]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی جفت اور طاق رکعت کے درمیان سلام کے ساتھ فصل کرتے اور ہمیں سلام کی آواز سناتے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے: "أنه كان يفصل بين شفعه ووتره بتسليمة، وأخبر أن النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كان يفعل ذلك"[۳۹۹]

وہ اسکی جفت اور طاق کے درمیان سلام کے ساتھ فاصلہ کرتے تھے، اور انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ بھی یہ کرتے تھے۔

۲۔ تینوں رکعتیں ایک سلام سے مسلسل پڑھی جائیں۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: "كان النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا يسلّم في ركعتي الوتر"

کہ نبی ﷺ وتر کی دو رکعات کے بعد سلام نہیں پھیرتے تھے۔

---

[۳۹۸] مسند احمد / مسند المكثرين من الصحابة / مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما / ۵۴۶۱۔

[۳۹۹] ابن حبان (۲۴۳۵)۔ ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری (۲/ ۴۸۲) میں فرماتے ہیں اسکی سند قوی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری روایت کے الفاظ یوں ہیں: "كان يوتر بثلاث لا يقعد إلا في آخرهن"
آپ تین رکعت وتر پڑھتے اور صرف آخر میں بیٹھتے۔[۴۰۰]

نماز وتر میں مغرب کی مشابہت اختیار نہ کی جائے۔

جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "لَا تُوتِرُوا بِثَلَاثٍ، وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْمَغْرِبِ، وَلَكِنْ أَوْتِرُوا بِخَمْسٍ، أَوْ بِسَبْعٍ، أَوْ بِتِسْعٍ، أَوْ بِإِحْدَى عَشْرَةَ"[۴۰۱]
مغرب کے مشابہ تین رکعت نہ پڑھو، البتہ پانچ، سات، نو، اور گیارہ وتر پڑھو۔

---

[۴۰۰] نسائی (۳/ ۲۳۴)۔ بیہقی (۳/ ۳۱)۔ امام نووی مجموع (۴/ ۷) میں فرماتے ہیں اسے نسائی نے حسن سند سے روایت کیا ہے، اور بیہقی نے صحیح سند سے روایت کیا ہے۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح نسائی میں صحیح کہا ہے۔

[۴۰۱] مستدرک الحاکم (۱/ ۳۱۴)۔ اور انہوں نے شیخین کی شرط پر اسے صحیح قرار دیا ہے۔ نیز دیکھے شرح معانی الآثار للامام الطحاوی (۱/ ۲۹۲) اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صلاۃ التراویح (ص ۸۵/ ۹۹) میں صحیح قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۳)افطار کرانا:

زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا'' [۴۰۲]

جس نے کسی روزہ دار کو افطار کرایا تو اس کیلئے اس (روزہ دار) کے برابر ثواب ہے اور ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہو گی۔

(۴)صدقہ وخیرات کرنا:

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام كَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ سَنَةٍ فِي رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنْ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر) اچھی چیزوں (میں تمام انسانوں میں سے زیادہ سخی تھے۔اور آپ رمضان کے مہینے میں سخاوت میں بہت ہی زیادہ بڑھ جاتے تھے ۔جبرئیل علیہ السلام ہر سال رمضان کے مہینے میں اس کے ختم ہونے تک (روزانہ

---

[۴۰۲] جامع ترمذی/کتاب الصوم/باب ماجاء فی فضل من فطر صائما/۸۰۷۔سنن ابن ماجہ/کتاب الصیام/باب فی ثواب من فطر صائما/۱۷۴۶۔امام ترمذی نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔ابن حبان نے اسے صحیح کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آکر) آپ سے ملتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سامنے قرآن مجید کی قراءت فرماتے تھے۔ اور جب حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ سے آکر ملتے تھے تو آپ خیر (کے عطا کرنے) میں بارش برسانے والی ہواؤں سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے تھے۔[۴۰۳]

[۴۰۳] صحیح بخاری / کتاب الصوم / باب اجود ما کان النبی ﷺ یکون فی رمضان / ۱۸۰۳۔ صحیح مسلم / کتاب الفضائل / باب کان النبی ﷺ اجود الناس بالخیر من الریح المرسلۃ / ۶۰۰۹۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعتکاف کرنا

اعتکاف کی لغوی تعریف: لفظ اعتکاف باب افتعال سے ہے، یہ اعتکف یعتکف کا مصدر ہے اس کا معنی ہے پابند ہونا، گوشہ میں بیٹھنا، عبادت کیلئے تنہائی میں بیٹھنا ،معتکف ہونا، کنارہ کشی کرنا، بند رہنا۔[۴۰۴]

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اعتکاف کا لغوی معنی ہے: ''لزوم الشيء وحبس النفس عليه''

کسی چیز کو اپنے لئے لازم کر لینا اور اپنے نفس کو اس پر مقید کر دینا۔

اسی سے اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے: ﴿ فَأَتَوْا عَلَىٰ قَوْمٍ يَعْكُفُونَ عَلَىٰ أَصْنَامٍ لَّهُمْ ﴾ پس وہ ایک ایسی قوم کے پاس آ گئے جو اپنے بتوں کو لازم پکڑے ہوئے تھے۔[۴۰۵]

اور اللہ تعالی کا یہ فرمان: ﴿ مَا هَٰذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنتُمْ لَهَا عَاكِفُونَ ﴾[۴۰۶] یہ مورتیاں کیا ہیں جن پر تم ڈٹے پڑے ہو، یعنی جن کی عبادت پر تم ڈٹے ہوئے ہو۔

اصطلاحی تعریف: ''المقام في المسجد من شخص مخصوص على صفة مخصوصة''

---

[۴۰۴] القاموس الجدید (۶۲۲)۔ المنجد (۵۷۸)۔ معجم مقاییس اللغۃ (۴/۱۰۸)۔ لسان العرب (۹/۲۵۵)۔ المصباح المنیر (۲/۴۲۴)۔

[۴۰۵] الاعراف/۱۳۸۔

[۴۰۶] الانبیاء/۵۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسی خاص شخص کا کسی بھی مسجد میں کسی مخصوص طریقہ کے ساتھ کسی جگہ کو لازم کر لینا۔[۴۰۷]

علی بن محمد بن علی الجرجانی[۴۰۸] نے اعتکاف کی یوں تعریف کی ہے:"لبث صائم فی مسجدجماعة بنية،وتفريغ القلب عن شغل الدنيا،وتسليم النفس إلى المولى"

جامع مسجد میں نیت کے ساتھ روزہ دار کا قیام کرنا، اور دل کو دنیوی مشغلوں سے خالی کرنا، اور اپنے نفس کو اپنے مولی کے سپرد کر دینا اعتکاف کہلاتا ہے۔[۴۰۹]

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:"ملازمة طاعة مخصوصة،على شرط مخصوص، فی موضع مخصوص"

کسی مخصوص جگہ، مخصوص شرط کے ساتھ، مخصوص اطاعت کی پابندی کرنا۔[۴۱۰]

اعتکاف کا حکم: اعتکاف سنت نبویہ ہے۔[۴۱۱]

---

[۴۰۷] فتح الباری (۴/ ۳۴۱)۔ فوائد فقهية فی الاعتكاف من كتاب فتح الباری (۴/ ۲۷۱)۔

[۴۰۸] علی بن محمد بن علی، المعروف شریف جرجانی، ایک فلسفی عربی زبان کے بہت بڑے عالم، انکی ولادت تاکویا تاجو جو استر اباذ کے قریب ہے ۷۴۰ھ میں ہوئی، ان کی تصنیفات ۵۰ کے قریب ہیں، ۷۳ سال کی عمر پاکر ۸۱۶ھ میں وفات پائی۔ التعریفات (۶۔۱۷)۔

[۴۰۹] التعریفات / ۴۷۔

[۴۱۰] المفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم / ۳/ ۲۴۰۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعتکاف کی مشروعیت قرآن وحدیث اور اجماع امت سے ثابت ہے۔

چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿ وَعَهِدْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَن طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ﴾[٤١٢]

اور ہم ابراہیم واسماعیل [علیہما السلام] کو تاکید کی کہ وہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں اور رکوع وسجود کرنے والوں کے لئے صاف ستھرا رکھیں"۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ ﴾[٤١٣]

اور تم ان کے ساتھ مباشرت نہ کرو اس حال میں کہ تم مساجد میں اعتکاف میں ہو۔

متعدد حدیثیں اس سلسلے میں وارد ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف کرتے تھے۔

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ"[٤١٤]

---

[٤١١] المغنی لابن قدامہ (٤/ ٤٥٦)۔ المجموع (٦/ ٤٠٤)۔ فقہ الاعتکاف للدکتور خالد بن علی المشیقح (٣١)۔ الاجماع (٥٣)۔ مجموع الفتاوی لابن باز (١٥/ ٤٣٧)۔

[٤١٢] البقرۃ/ ١٢٥۔

[٤١٣] البقرۃ/ ١٨٧۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالی نے آپ کو وفات دی، پھر آپ کے بعد آپ کی ازواج نے اعتکاف کیا۔

ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں: "كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانٍ عَشْرَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا "[٤١٥]

نبی کریم ﷺ ہر سال رمضان میں دس دن اعتکاف کرتے تھے، پس جس سال آپ کی وفات ہوئی آپ نے بیس دن اعتکاف کیا۔

اعتکاف کی حکمت:

اعتکاف کی حقیقت یہ ہے کہ بندہ ہر طرف سے یکسو ہو کر اور سب سے منقطع ہو کر بس اللہ تعالی سے لو لگا کے اس کے در پے یعنی مسجد کے کسی کونے میں پڑ جائے، سب سے الگ تنہائی میں اس کی عبادت اور اس کے ذکر و فکر میں مشغول رہے، اس کو دھیان میں رکھے، اس کی تسبیح و تہلیل و تقدیس میں مشغول رہے، اس کے حضور

---

[٤١٤] صحیح بخاری / کتاب الاعتکاف / باب الاعتکاف فی العشر الاواخر من رمضان / ٢٠٢٦۔ صحیح مسلم / کتاب الاعتکاف / باب اعتکاف العشر الاواخر من رمضان / ٢٨٣٧۔

[٤١٥] صحیح بخاری / کتاب الاعتکاف / باب الاعتکاف فی العشر الاوسط من رمضان / ٢٠٤٤۔ صحیح بخاری / کتاب فضائل القرآن / باب کیف کان جبریل یعرض القرآن علی النبی / ٤٩٩٨۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

توبہ واستغفار کرے، اپنے گناہوں اور کوتاہیوں پر روئے، اس کی رضا اور قرب چاہے اور اسی حال میں اس کے دن گزریں اور اس کی راتیں بسر ہوں، ظاہر ہے اس کام کے لئے رمضان المبارک اور خاص کر اس کے آخری عشرہ سے بہتر اور کون سا وقت ہو سکتا ہے، اسی لئے اعتکاف کے لئے اس کا انتخاب کیا گیا۔

اعتکاف کیلئے آخری عشرہ افضل ہے کیونکہ اس کی طاق راتوں میں شب قدر ہے، اس سے پہلے بھی اعتکاف کیا جا سکتا ہے، آخری سال رسول اللہ ﷺ نے بیس دن اعتکاف کیا۔[۴۱۶]

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو اس باب کے تحت لایا ہے "باب الإعتكاف فى العشرالأوسط من رمضان"

کہ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کرنا اس سے معلوم ہوا کہ درمیانی عشرے میں بھی اعتکاف کیا جا سکتا ہے۔

امام محمد بن شہاب زہری[۴۱۷] رحمہ اللہ فرماتے ہیں: " عَجَبًا مِنَ الناسِ! كيف تَرَكوا الاعتكافَ ورسولُ الله صلَّى الله عليه وسلَّمَ كان يَفعلُ الشَّيءَ ويَتْرُكُه، وما تَرَكَ الاعتكافَ حتى قُبِض" [۴۱۸]

---

[۴۱۶] صحیح بخاری ترجمہ وفوائد عبد الستار الحماد (۲/۴۶۵)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بڑی حیرت ہے کہ لوگوں نے اعتکاف کیسے ترک کر دیا، حالانکہ رسول اللہ ﷺ کوئی کام کرتے تھے تو پھر چھوڑ بھی دیتے تھے لیکن اعتکاف کو وفات تک نہیں چھوڑا۔

اعتکاف کی مدت:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں کم از کم ایک عشرے کا اعتکاف کیا، اس لئے افضل و بہتر یہی ہے کہ رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف کیا جائے۔

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ" [٤١٩]

نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالی نے آپ کو وفات دی، پھر آپ کے بعد آپ کی ازواج نے اعتکاف کیا۔

---

[٤١٧] نام محمد بن مسلم، کنیت ابو بکر، لقب اعلم الحفاظ، تابعی جلیل، مدینہ کے رہنے والے تھے، انکی ولادت ۵۰ھ میں ہوئی، ۲۲۰۰ حدیثیں ان سے مروی ہیں، انکی وفات رمضان ۱۲۳ھ بقول بعض ۱۲۴ھ میں ہوئی۔ سیر اعلام النبلاء (۵/ ۳۲۶۔ ۳۳۴)۔

[٤١٨] فتح الباری (۴/ ۲۸۵)۔ وعمدۃ القاری (۱۲/ ۱۴۰)۔

[٤١٩] صحیح بخاری / کتاب الاعتکاف / باب الاعتکاف فی العشر الاواخر من رمضان / ۲۰۲۶۔ صحیح مسلم / کتاب الاعتکاف / باب اعتکاف العشر الاواخر من رمضان / ۲۸۳۷۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن اگر کسی کے حالات ساتھ نہ دیتے ہوں تو وہ سات دن، پانچ دن یا صرف طاق راتوں کا اعتکاف کرے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "أَنَّ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ "[420]

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب کو شب قدر خواب میں) رمضان کی (سات آخری تاریخوں میں دکھائی گئی تھی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے سب کے خواب سات آخری تاریخوں پر متفق ہو گئے ہیں۔ اس لیے جسے اس کی تلاش ہو وہ اسی ہفتہ کی آخری) طاق (راتوں میں تلاش کرے۔

نیز عبداللہ بن انیس الجہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول میں صحرا میں رہائش پذیر ہوں اور الحمد للہ وہاں نماز [تراویح] کا اہتمام کرتا ہوں [البتہ میں یہ چاہتا ہوں کہ شب قدر کے حصول کے لئے اعتکاف کروں تو] آپ مجھے کسی ایسی رات کے بارے میں

---

[420] صحيح بخاري / كتاب فضل ليلة القدر / باب التماس ليلة القدر في السبع الأواخر / ٢٠١٥۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بتلایئے جس رات اس مسجد میں آ کر عبادت کروں [اعتکاف کروں] تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیئس کی شب کو آجانا۔

راوی حدیث محمد بن ابراہیم کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن انیس کے بیٹے سے سوال کیا کہ تمہارے والد کس طرح کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ عصر کی نماز کے بعد مسجد نبوی میں داخل ہو جاتے اور کسی بھی غیر ضروری کام کے لئے مسجد سے باہر نہ نکلتے، یہاں تک کہ جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تو اپنی سواری مسجد کے دروازے پر موجود پاتے اور اس پر سوار ہو کر پھر صحرا میں چلے جاتے۔[۴۲۱]

[۴۲۱] سنن أبي داؤد / کتاب الصلاۃ / ۱۳۸۰- صحیح ابن خزیمہ / ۲۲۰۰-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعتکاف کے شروط

(۱)اسلام۔

اللہ تعالی نے سورۃ الفرقان میں ارشاد فرمایا: ﴿ وَقَدِمْنَا إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنثُورًا ﴾[۴۲۲]

اورانہوں نے جو جو اعمال کئے تھے ہم نے انکی طرف بڑھ کر انہیں پراگندہ ذروں کی طرح کر دیا۔

کافروں کے عمل قیامت کے روز زروں کی طرح بے حیثیت ہونگے، کیونکہ وہ ایمان واخلاص سے بھی خالی ہونگے اور موافقت شریعت کے مطابق بھی نہیں ہونگے، اس آیت مبارکہ میں کافروں کے اعمال کو ذروں کے مثل کہا گیا ہے۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ وَمَا مَنَعَهُمْ أَن تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقَاتُهُمْ إِلَّا أَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ وَلَا يَأْتُونَ الصَّلَاةَ إِلَّا وَهُمْ كُسَالَىٰ وَلَا يُنفِقُونَ إِلَّا وَهُمْ كَارِهُونَ ﴾[۴۲۳]

ان کو نہیں روکا اس بات سے کسی چیز نے کہ ان کے صدقات قبول کئے جائیں سوائے اس کے کہ انہوں نے اللہ اور اسکے رسول کا انکار کیا، اور یہ کہ وہ نماز کو نہیں آتے مگر سست ہو کر، اور یہ کہ وہ کوئی چیز خرچ نہیں کرتے مگر اس حال میں کہ

---

[۴۲۲] سورۃ الفرقان/ ۲۳۔

[۴۲۳] التوبہ/ ۵۴۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ناخوش ہوتے ہیں۔

پس جب خیرات وغیرہ کافر سے قبول نہیں، تو باقی عبادات بدرجہ اولی قبول نہیں ہوں گی۔

(۲) عقل۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: " رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنْ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنْ الْمُبْتَلَى حَتَّى يَبْرَأَ وَعَنْ الصَّبِيِّ حَتَّى يَكْبُرَ "[۴۲۴]

تین آدمیوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے۔ سوئے ہوئے شخص سے یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے، دیوانہ سے یہاں تک کہ اسے عقل آجائے، اور بچہ سے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے۔

(۳) نیت۔

ہر عبادت کیلئے نیت ضروری ہے، اعتکاف بھی عبادت ہے اسلئے اس کیلئے بھی نیت ضروری ہے۔

---

[۴۲۴] سنن ابی داؤد / کتاب الحدود / باب فی المجنون یسرق اویصب حدا / ۴۳۹۸۔ سنن الدارمی / کتاب الحدود / باب رفع القلم عن ثلاثۃ / ۲۳۴۲۔ یہ الفاظ ابو داؤد کے ہیں۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی (۱۴۲۳) صحیح ابی داؤد (۴۴۰۳) میں اسے صحیح کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ ۚ وَذَٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ ﴾[٤٢٥]

انہیں صرف اسی عبادت کا حکم دیا گیا ہے کہ صرف اللہ تعالی کی عبادت کریں اسی کیلئے دین کو خالص رکھتے ہوئے تمام دینوں کو چھوڑ کر ایک طرف ہونے والے، اور نماز قائم رکھیں اور زکوۃ دیتے رہیں، یہی سیدھی ملت کا دین ہے۔

معلوم ہوا کہ عبادت میں نیت ضروری ہے کیونکہ اخلاص دل کا عمل ہے اس کے ساتھ اللہ تعالی کی رضا کو طلب کیا جاتا ہے۔[٤٢٦]

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرمارہے تھے: " إنَّما الأعمالُ بالنِّيَّاتِ وإنَّما لِكلِّ امرئٍ ما نوى فمن كانت هجرتُهُ إلى دنيا يصيبُها أو امرأةٍ ينْكحُها فَهجرتُهُ إلى ما هاجرَ إليْهِ "[٤٢٧]

تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کیلئے وہی ہے جو اس نے نیت کی، پس جس کی ہجرت دولت دنیا حاصل کرنے کیلئے ہو یا کسی عورت سے شادی کی غرض ہو، پس اس کی ہجرت ان ہی چیزوں کیلئے ہوگی جن کے حاصل کرنے کی نیت سے اس

---

[٤٢٥] البینۃ(۵)۔

[٤٢٦] تفسیر قرطبی / سورۃ البینۃ / تحت آیۃ(۵)۔

[427] صحیح بخاری / باب کیف کان بدء الوحي الی رسول اللہ ﷺ / ۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے ہجرت کی ہے۔

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

'' يَغْزُو جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنْ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَفِيهِمْ أَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ قَالَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ ''[٤٢٨]

قیامت کے قریب ایک لشکر کعبہ پر چڑھائی کریگا جب وہ مقام بیداء پر پہنچے گا تو انہیں اول سے آخر تک سب کو زمین میں دھنسا دیا جائیگا، عائشہ نے کہا: کہ میں نے کہا: یارسول اللہ اسے شروع سے آخر تک کیوں کر دھنسایا جائے گا جب کہ وہیں ان کے بازار بھی ہونگے اور وہ لوگ بھی ہونگے جو ان لشکریوں میں نہیں ہونگے آپ نے فرمایا: کہ ہاں شروع سے آخر تک ان کو دھنسا دیا جائیگا پھر ان کی نیتوں کے مطابق وہ اٹھائے جائیں گے۔

محل شاہد: '' يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ ''ان کی نیتوں کے مطابق وہ اٹھائے جائیں گے۔

ہر عمل کیلئے نیت کا درست ہونا ضروری ہے، روزہ بھی بہترین عمل ہے، بشرطیکہ خلوص دل کے ساتھ محض رضائے الٰہی کی نیت سے رکھا جائے اور حکم الٰہی پر یقین ہونا بھی شرط ہے کہ محض ادائیگی رسم نہ ہو پھر ثواب نہیں ملے گا۔

''أن المرادبالأعمال أعمال العبادة،وهي لاتصح من الكافر''۔[٤٢٩]

---

[٤٢٨] صحیح بخاری/کتاب البیوع/باب ماذکر فی الأسواق/٢١١٨۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعمال سے مراد اعبادت والے عمل ہیں، اور عبادت درست نہیں ہوتی ہے کافر سے۔

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مقصود بالذات عبادات جیسے نماز، روزہ، حج وغیرہ نیت کے بغیر درست نہیں ہوتیں۔[۴۳۰]

(۴) جنابت، حیض ونفاس سے پاک ہونا۔

جنبی مسجد سے راستہ پار کرتے گزر سکتا ہے ٹھہر نہیں سکتا اور یہی حکم حائضہ اور نفاس والی عورت کا ہے۔[۴۳۱]

اللہ تعالی نے سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا: ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا ﴾ اے ایمان والو تم نماز کے قریب مت جاؤ اس حال میں کہ تم نشہ میں ہو، یہاں تک کہ تم جان لو اس چیز کو کہ جسے تم کہتے ہو، اور نہ اس حال میں کہ تم جنبی ہو، الا یہ کہ تمہارا راہ گذر ہو، یہاں تک کہ تم غسل کر لو۔[۴۳۲]

---

[۴۲۹] فتح الباری (۱/۱۹)۔

[۴۳۰] مجموع الفتاوی لابن تیمیہ (۲۵/۱۰۱)۔

[۴۳۱] سنن ابی داؤد ترجمہ وفوائد ابو عمار عمر فاروق سعیدی (۱/۲۳۲) تحت حدیث (۲۳۲)۔

[۴۳۲] النساء/۴۳۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن عباس ودیگر صحابہ نے اسکی یہ تفسیر کی ہے:" لاتدخلوا المسجد وأنتم جنب إلا عابري سبيل تمر به مرا ولا تجلس" [٤٣٣]

تم مسجد میں داخل نہ ہو اس حال میں کہ تم جنبی ہو، الا یہ کہ تمہارا رہ گذر ہو، آپ اس سے گزرو اور بیٹھو نہیں۔

ابن کثیر [٤٣٤] رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ بہت سے ائمہ نے اس سے دلیل لی ہے کہ جنبی کا مسجد میں رکنا حرام ہے، اور مسجد سے گزرنا جائز ہے، حائضہ اور نفاس والی عورتوں کیلئے بھی یہی حکم ہے۔ [٤٣٥]

ابو الفرج عبد الرحمن بن جوزی فرماتے ہیں اسکے دو معنی ہیں:

(۱) تم حالت جنابت میں نماز کے قریب نہ جاؤ الا یہ کہ تم مسافر ہو اور پانی ملنا ناممکن ہو تو تیمم کر کے نماز ادا کر لو، یہ معنی علی، مجاھد، حکم، قتادہ، ابن زید، مقاتل، فراء، زجاج سے مروی ہے۔

---

[٤٣٣] تفسیر القرآن العظیم (۲/۳۱۱)۔

[٤٣٤] نام اسماعیل بن عمر البصری الدمشقی، کنیت ابو الفداء، انکی ولادت بصرہ میں سنہ ۷۰۱ھ میں ہوئی، علم وادب والے گھرانے سے ان کا تعلق تھا، دمشق میں اپنی زندگی گذاری، آپ جمعرات ۲۷ شعبان ۷۷۴ھ ۷۴ سال کی عمر پاکر وفات ہوئے۔ طبقات الحفاظ للسیوطی (۱/۱۱۲)۔

[٤٣٥] تفسیر ابن کثیر (۱/۴۳۰)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲) تم حالت جنابت میں مساجد کے قریب نہ جاؤ، الا یہ کہ تمہارا راہ گذر ہو اور اسی سے تمہارا گزرنا ہو تو گذر سکتے ہو مگر بیٹھو نہیں۔

یہ معنی ابن مسعود، انس بن مالک، حسن، سعید بن المسیب، عکرمہ، عطاء خراسانی، زھری، عمرو بن دینار، ابی الضحی، احمد، شافعی، ابن عباس، ابن قتیبہ، سعید بن جبیر سے مروی ہے۔[۴۳۶]

جسرۃ بنت دجاجۃ فرماتی ہے کہ میں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا: "جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُجُوهُ بُيُوتِ أَصْحَابِهِ شَارِعَةٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ وَجِّهُوا هَذِهِ الْبُيُوتَ عَنْ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَصْنَعْ الْقَوْمُ شَيْئًا رَجَاءَ أَنْ تَنْزِلَ فِيهِمْ رُخْصَةٌ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ بَعْدُ فَقَالَ وَجِّهُوا هَذِهِ الْبُيُوتَ عَنْ الْمَسْجِدِ فَإِنِّي لَا أُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا جُنُبٍ"

کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کے صحابہ کرام کے گھروں کے دروازے مسجد میں کھلتے تھے، تو آپ نے فرمایا: ان گھروں کا رخ مسجد سے پھیر دو، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے اور قوم نے کچھ نہیں کیا تھا؛ اس امید پر کہ اس میں کوئی آسانی نازل ہو جائے، تو آپ ان لوگوں کے پاس آئے اور فرمایا: ان گھروں کا رخ مسجد سے پھیر دو، کیونکہ میں مسجد کو حائضہ اور جنبی کے لئے

---

[۴۳۶] زاد المیسر (۲/۳۵)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حلال نہیں ٹھہراتا ہوں۔[۴۳۷]

ابن قدامہ[۴۳۸] فرماتے ہیں کہ عورت کو ایام ماہواری کی ابتدا ہوتے ہی مسجد سے جانا چاہیے۔[۴۳۹]

(۵) مساجد۔

اللہ تعالی نے سورۃ البقرۃ میں ارشاد فرمایا: ﴿ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ ﴾[۴۴۰]

اور تم ان کے ساتھ مباشرت نہ کرو اس حال میں کہ تم مساجد میں اعتکاف میں ہو۔

اس آیت میں اعتکاف کیلئے صرف مسجد کا ہی ذکر کیا گیا ہے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے: "أَنَّهَا كَانَتْ تُرَجِّلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا يُنَاوِلُهَا رَأْسَهُ "

آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں معتکف ہوتے اور اپنا سر مبارک ام المؤمنین

---

[۴۳۷] ابو داؤد / کتاب الطھارۃ / باب فی الجنب یدخل المسجد / ۲۳۲۔ یہ حدیث حسن ہے۔

[۴۳۸] ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن قدامہ عدوی قریشی مقدسی، المغنی کے مؤلف، آپ کی ولادت جماعیل فلسطین میں ۵۴۱ھ میں ہوئی، متعدد کتب کے مؤلف، آپ عید الفطر کے روز ۶۲۰ھ میں وفات پائے۔ سیر اعلام النبلاء الطبقۃ الثالثۃ والثلاثون (۸/ ۶۲۷)۔

[۴۳۹] المغنی (۴/ ۴۸۷)۔

[۴۴۰] البقرۃ/ ۱۸۷۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں کر دیتے اور وہ بحالت حیض، اپنے حجرہ میں رہتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں کنگھی کر دیا کرتی تھیں [۴۴۱]

امیر المومنین فی الحدیث امام بخاری رحمہ اللہ نے اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے لکھا ہے: "والاعتکاف فی المساجد کلھا" تمام مساجد میں اعتکاف ہے۔ [۴۴۲]

جمہور علماء کرام رحمھم اللہ اجمعین نے اسی آیت سے استدلال کیا ہے کہ ہر مسجد میں اعتکاف جائز ہے۔ [۴۴۳]

۶- روزہ: بہت سے علماء کے نزدیک بغیر روزہ کے اعتکاف صحیح نہ ہو گا۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے: "السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ أَنْ لَا يَعُودَ مَرِيضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمَسَّ امْرَأَةً وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ إِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ " [۴۴۴]

کہ اعتکاف کرنے والے کے لئے سنت کا طریقہ یہ ہے کہ وہ مریض کی زیارت کو

---

[۴۴۱] صحیح بخاری / أبواب الاعتکاف / باب المعتکف یدخل راسہ البیت للغسل / ۲۰۲۹-

[۴۴۲] صحیح بخاری / أبواب الاعتکاف / باب الاعتکاف فی العشر الأواخر، والاعتکاف فی المساجد کلھا / قبل حدیث ۲۰۲۵-

[۴۴۳] شرح السنہ للبغوی (۶/ ۳۹۴) تحت حدیث (۱۸۳۳) مرعاۃ المفاتیح (۷/ ۱۶۴)۔

[۴۴۴] سنن ابی داؤد / کتاب الصوم / باب المعتکف یعود المریض / ۲۱۶۰۔ دار قطنی (۲۳۶۳)۔ السنن الکبری للبیہقی (۸۵۷۱)۔ علامہ البانی نے اسے قیام رمضان (۳۶) میں صحیح کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے نہ جنازے میں شریک ہو، نہ عورت سے صحبت کرے اور نہ ہی اس سے مباشرت کرے اور نہ ہی کسی غیر ضروری کام کے لئے باہر نکلے، اور اعتکاف بغیر روزہ کے نہیں ہے اور اعتکاف اسی مسجد میں کیا جائے گا جس میں جماعت کا اہتمام ہو۔

اعتکاف کا رکن

اعتکاف کا بنیادی رکن مسجد میں ٹھرنا اور اسے لازم پکڑنا۔

اللہ تعالی نے سورۃ البقرۃ میں ارشاد فرمایا: ﴿ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ ﴾[٤٤٥]

اور تم ان کے ساتھ مباشرت نہ کرو اس حال میں کہ تم مساجد میں اعتکاف میں ہو۔

اس آیت میں اعتکاف کیلئے صرف مسجد کا ہی ذکر کیا گیا ہے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے: "أَنَّهَا كَانَتْ تُرَجِّلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا يُنَاوِلُهَا رَأْسَهُ "

آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں معتکف ہوتے اور اپنا سر مبارک ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں کر دیتے اور وہ بحالت حیض، اپنے حجرہ میں رہتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں کنگھی کر دیا کرتی تھیں[٤٤٦]

---

[٤٤٥] البقرۃ/۱۸۷-

[٤٤٦] صحیح بخاری / أبواب الاعتکاف / باب المعتکف یدخل راسہ البیت للغسل/۲۰۲۹-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعتکاف کے بعض ضروری مسائل

۱-اعتکاف رمضان کے آخری عشرے میں کرنا۔

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ'' [۴۴۷]

نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالی نے آپ کو وفات دی، پھر آپ کے بعد آپ کی ازواج نے اعتکاف کیا۔

۲-فجر کی نماز پڑھ کر معتکف میں داخل ہونا۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:''كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ مُعْتَكَفَهُ '' [۴۴۸]

کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف کا ارادہ کرتے تو نماز فجر ادا فرما کر اپنی اعتکاف کی جگہ میں داخل ہو جاتے۔

---

[۴۴۷] صحیح بخاری / کتاب الاعتکاف / باب الاعتکاف فی العشر الاواخر من رمضان / ۲۰۲۶۔ صحیح مسلم / کتاب الاعتکاف / باب اعتکاف العشر الاواخر من رمضان / ۲۸۳۷۔

[۴۴۸] صحیح مسلم / کتاب الاعتکاف / باب متی یدخل من أراد الاعتکاف فی معتکفہ / ۲۷۸۵۔ سنن أبی داؤد / کتاب الصوم / باب الاعتکاف / ۲۴۶۴۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳-دوران اعتکاف بلاضرورت نکلنا۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:"كانَ لا يَدْخُلُ البَيْتَ إلَّا لِحاجَةٍ، إذا كانَ مُعْتَكِفًا" [۴۴۹]

کہ نبی ﷺ جب اعتکاف میں ہوتے تو کسی (سخت) حاجت کے بغیر گھر میں داخل نہ ہوتے۔

۴-بیمار کی مزاج پرسی اور جنازے میں شرکت اور اس قسم کی دیگر رفاہی و معاشرتی امور میں حصہ لینا مسنون نہیں ہے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے: "السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ أَنْ لَا يَعُودَ مَرِيضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمَسَّ امْرَأَةً وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ إِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ" [۴۵۰]

کہ اعتکاف کرنے والے کے لئے سنت کا طریقہ یہ ہے کہ وہ مریض کی زیارت کو جائے نہ جنازے میں شریک ہو، نہ عورت سے صحبت کرے اور نہ ہی اس سے

---

۴۴۹ صحیح بخاری / کتاب الاعتکاف / باب لا یدخل البیت الا لحاجۃ / ۲۰۲۹۔ سنن ابن ماجہ / کتاب الصیام / باب فی المعتکف یعود المریض ویشھد الجنائز / ۱۷۷۶۔

۴۵۰ سنن ابی داؤد / کتاب الصوم / باب المعتکف یعود المریض / ۲۱۶۰۔ دار قطنی (۲۳۶۳)۔ السنن الکبری للبیہقی (۸۵۷۱)۔ علامہ البانی نے اسے قیام رمضان (۳۶) میں صحیح کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مباشرت کرے اور نہ ہی کسی غیر ضروری کام کے لئے باہر نکلے، اور اعتکاف بغیر روزہ کے نہیں ہے اور اعتکاف اسی مسجد میں کیا جائے گا جس میں جماعت کا اہتمام ہو۔

۵- تمام مساجد میں اعتکاف درست ہے۔

اللہ تعالی نے سورۃ البقرۃ میں ارشاد فرمایا: ﴿ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ ﴾[۴۵۱]

اور تم ان کے ساتھ مباشرت نہ کرو اس حال میں کہ تم مساجد میں اعتکاف میں ہو۔

امیر المومنین فی الحدیث امام بخاری رحمہ اللہ نے اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے لکھا ہے: "والاعتکاف فی المساجد کلھا" تمام مساجد میں اعتکاف ہے۔[۴۵۲]

جمہور علماء کرام رحمھم اللہ اجمعین نے اسی آیت سے استدلال کیا ہے کہ ہر مسجد میں اعتکاف جائز ہے۔[۴۵۳]

ابو قلابہ (تابعی) رحمہ اللہ نے اپنے قبیلے کی مسجد میں اعتکاف کیا تھا۔[۴۵۴]

---

[۴۵۱] البقرۃ/ ۱۸۷-

[۴۵۲] صحیح بخاری / أبواب الاعتکاف / باب الاعتکاف فی العشر الأواخر، والاعتکاف فی المساجد کلھا / قبل حدیث ۲۰۲۵-

[۴۵۳] شرح السنہ للبغوی (۶/ ۳۹۴) تحت حدیث (۱۸۳۳) مرعاۃ المفاتیح (۷/ ۱۶۴)۔

[۴۵۴] مصنف ابن ابی شیبہ (۳/ ۹۰/ ۹۶۶۰) اسنادہ صحیح۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سعید بن جبیر اور ابو سلمہ رحمہما اللہ بھی اسی کے قائل و فاعل تھے۔[۴۵۵]

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ قبائل کی مساجد میں اعتکاف کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔[۴۵۶]

۶- عورتیں بھی اعتکاف کر سکتی ہیں، اعتکاف کیلئے مساجد ہی مشروع و مسنون مقام ہیں۔

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ" [۴۵۷]

نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالی نے آپ کو وفات دی، پھر آپ کے بعد آپ کی ازواج نے اعتکاف کیا۔

اعتکاف کیلئے مساجد ہی مشروع و مسنون مقام ہیں جیسے کہ قرآن مجید نے ذکر فرمایا ہے: ﴿ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ ﴾[۴۵۸]

---

[۴۵۵] مصنف ابن ابی شیبہ (۳/ ۹۰/ ۹۱) اسنادہ صحیح۔

[۴۵۶] مصنف ابن ابی شیبہ (۳/ ۹۱/ ۹۶۶۵) سندہ قوی۔

[۴۵۷] صحیح بخاری / کتاب الاعتکاف / باب الاعتکاف فی العشر الاواخر من رمضان / ۲۰۲۶۔ صحیح مسلم / کتاب الاعتکاف / باب اعتکاف العشر الاواخر من رمضان / ۲۸۳۷-

[۴۵۸] البقرۃ / ۱۸۷-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور تم ان کے ساتھ مباشرت نہ کرو اس حال میں کہ تم مساجد میں اعتکاف میں ہو۔

ابو داؤد رحمہ اللہ نے سنن ابی داؤد کتاب الصیام میں ایک باب قائم کیا: "أَيْنَ يَكُونُ الاعْتِكَافُ" کہ اعتکاف کہاں ہونا چاہیے۔

اس باب کے تحت انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ کی یہ روایت ذکر فرمائی: "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ نَافِعٌ وَقَدْ أَرَانِي عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ يَعْتَكِفُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ الْمَسْجِدِ "[459]

کہ نبی ﷺ رمضان کا آخری عشرہ اعتکاف کرتے تھے۔ نافع نے کہا کہ عبد اللہ نے مسجد میں مجھے وہ جگہ دکھلائی جہاں رسول اللہ ﷺ اعتکاف کرتے تھے۔

۷۔ معتکف کیلئے مستحب ہے کہ دوران اعتکاف اللہ تعالی کی عبادت اور قرآن کی تلاوت اور ذکر، نماز وغیرہ میں اپنا وقت صرف کرے، اور ان چیزوں میں اپنا وقت ضائع نہ کرے جن میں کوئی فائدہ نہ ہو۔

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

[459] صحیح بخاری / الاعتکاف / باب الاعتکاف فی العشر الاواخر / ۲۰۲۵۔ صحیح مسلم / الاعتکاف / باب اعتکاف العشر الاواخر من رمضان / ۱۱۷۱۔ سنن ابی داؤد / کتاب الصیام / باب این یکون الاعتکاف / ۲۴۶۵۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ'' [٤٦٠]

آدمی کے اسلام کی خوبی میں سے ہے کہ وہ فضول ولایعنی کاموں کو چھوڑ دے۔

لایعنی باتوں کو عام حالت میں ترک کرنا چاہیے دوران اعتکاف لایعنی باتوں سے اجتناب بدرجہ اولی ہے۔

۸-مسجد میں اعتکاف کیلئے جگہ بنانا۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ سے روایت ہے :''أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ نَافِعٌ وَقَدْ أَرَانِي عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ يَعْتَكِفُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ الْمَسْجِدِ '' [٤٦١]

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کا آخری عشرہ اعتکاف کرتے تھے۔نافع نے کہا کہ عبداللہ نے مسجد میں مجھے وہ جگہ دکھلائی جہاں رسول اللہ ﷺ اعتکاف کرتے تھے۔

۹-اگر کسی نے اپنے بیٹے کو اعتکاف سے روکا تو ایسے حالات میں والد کی فرمانبرداری

---

[٤٦٠] سنن الترمذي / أبواب الزهد /٢٣١٧-سنن ابن ماجه /كتاب الفتن /باب كف اللسان في الفتنة/٣٩٧٦-

[٤٦١] صحیح بخاری / الاعتکاف / باب الاعتکاف فی العشر الاواخر/ ٢٠٢٥۔ صحیح مسلم / الاعتکاف / باب اعتکاف العشر الاواخر من رمضان / ١١٧١۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لازمی بنائے کیونکہ اعتکاف سنت ہے اور والدین کی فرمانبرداری واجب ہے۔

ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "إِنَّ اللَّهَ قَالَ : مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالحَرْبِ ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ " [٤٦٢]

اللہ تعالی فرماتا ہے: کہ جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اسے میری طرف سے اعلان جنگ ہے، اور میرا بندہ جن جن عبادتوں سے میرا قرب حاصل کرتا ہے اور کوئی عبادت مجھ کو اس سے زیادہ پسند نہیں ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے، اور میرا بندہ فرض ادا کرنے کے بعد نفل عبادتیں کرکے مجھ سے اتنا نزدیک ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔

۱۰- اگر کسی نے جامع مسجد میں اعتکاف نہ کیا ہو تو اس کا نماز جمعہ کیلئے نکلنا۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے: "السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ أَنْ لَا يَعُودَ مَرِيضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمَسَّ امْرَأَةً وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ إِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ " [٤٦٣]

کہ اعتکاف کرنے والے کے لئے سنت کا طریقہ یہ ہے کہ وہ مریض کی زیارت کو

---

[٤٦٢] صحیح بخاری / کتاب الرقاق / باب التواضع / ۶۵۰۲-

[٤٦٣] سنن ابی داؤد / کتاب الصوم / باب المعتکف یعود المریض / ۲۱۶۰۔ دار قطنی (۲۳۶۳)۔ السنن الکبری للبیہقی (۸۵۷۱)۔ علامہ البانی نے اسے قیام رمضان (۳۶) میں صحیح کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے نہ جنازے میں شریک ہو، نہ عورت سے صحبت کرے اور نہ ہی اس سے مباشرت کرے اور نہ ہی کسی غیر ضروری کام کے لئے باہر نکلے، اور اعتکاف بغیر روزہ کے نہیں ہے اور اعتکاف اسی مسجد میں کیا جائے گا جس میں جماعت کا اہتمام ہو۔

ابن قدامہ فرماتے ہیں: کہ وہ ضروری حاجت جس کا کرنا اس مسجد میں ممکن نہ ہو تو ایسے کاموں کیلئے وہ مسجد سے نکل سکتا ہے۔[۴۶۴]

اگر معتکف محلہ مسجد میں اعتکاف میں ہو اور وہ بالغ وعاقل ہو تو اس کیلئے جمعہ نماز کی ادائیگی کیلئے نکلنا ضروری ہے اسلئے کہ نماز جمعہ فرض ہے اسکو اعتکاف کی وجہ سے ترک کرنا جائز نہیں ہے۔[۴۶۵]

نماز جمعہ کے وجوب کی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے: ﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَوٰةِ مِن يَوۡمِ ٱلۡجُمُعَةِ فَٱسۡعَوۡاْ إِلَىٰ ذِكۡرِ ٱللَّهِ ﴾[۴۶۶]

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو جمعہ کے دن جب جماز کی اذان دی جائے پس تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑ پڑو۔

---

[۴۶۴] المغنی / ۴ / ۴۶۶۔

[۴۶۵] المجموع شرح المھذب / کتاب الاعتکاف / باب خروج المعتکف لصلاۃ الجمعۃ۔

[۴۶۶] الجمعۃ(۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نواقض اعتکاف

اعتکاف کو باطل کرنے والے امور درج ذیل ہیں:

۱۔ بلا عذر شرعی و طبعی پورے جسم کے ساتھ مسجد سے باہر نکلنا۔

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُدْخِلُ عَلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأُرَجِّلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ إِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا "[٤٦٧]

کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں ہوتے ہوئے اپنا سر گھر میں داخل کرتے تھے تو میں آپ ﷺ کے بالوں کی کنگھی کرتی تھی، اور آپ حالت اعتکاف میں بلا ضرورت گھر میں داخل نہ ہوتے تھے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے: "السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ أَنْ لَا يَعُودَ مَرِيضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمَسَّ امْرَأَةً وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ إِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ "[٤٦٨]

کہ اعتکاف کرنے والے کے لئے سنت کا طریقہ یہ ہے کہ وہ مریض کی زیارت کو

---

[٤٦٧] صحیح بخاری / کتاب الاعتکاف / باب المعتکف لا یدخل البیت الا لحاجۃ / ۲۰۲۹۔ صحیح مسلم / کتاب الحیض / باب جواز غسل الحائض راس زوجھا / ۶۸۳۔

[٤٦٨] سنن ابی داؤد / کتاب الصوم / باب المعتکف یعود المریض / ۲۱۶۰۔ دار قطنی (۲۳۶۳)۔ السنن الکبری للبیہقی (۸۵۷۱)۔ علامہ البانی نے اسے قیام رمضان (۳۶) میں صحیح کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے نہ جنازے میں شریک ہو، نہ عورت سے صحبت کرے اور نہ ہی اس سے مباشرت کرے اور نہ ہی کسی غیر ضروری کام کے لئے باہر نکلے، اور اعتکاف بغیر روزہ کے نہیں ہے اور اعتکاف اسی مسجد میں کیا جائے گا جس میں جماعت کا اہتمام ہو۔

۲۔ کبائر کا ارتکاب۔

اگر اعتکاف کرنے والا کسی کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرے گا تو اس کا اعتکاف باطل ہو جائیگا کیونکہ کبیرہ گناہ عبادت کی ضد ہے جیسا کہ حدث طہارت کی ضد ہے۔[۴۶۹]

۳۔ جماع۔

جماع معتکف پر حرام ہے اور اس سے اعتکاف فاسد ہو جائیگا۔

اس پر ابن المنذر، جصاص، ابن حزم، ابن عبد البر، ابن رشد، ابن قدامہ، قرطبی، اور امام نووی نے اجماع نقل کیا ہے۔[۴۷۰]

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا ﴾[۴۷۱]

---

[۴۶۹] تفسیر القرطبی (۲/۲۲۴)۔

[۴۷۰] الاجماع/۵۰۔ احکام القرآن/۱/۳۰۹/۳۱۰۔ مراتب الاجماع/۴۱۔ الاستذکار/۱۰/۳۱۷۔ بدایۃ المجتہد/۱/۳۱۶۔ المغنی/۳/۱۹۶۔ تفسیر القرطبی/۲/۳۳۲۔ المجموع/۶/۵۲۴۔

[۴۷۱] البقرۃ/۱۸۷۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور تم ان کے ساتھ مباشرت نہ کرو اس حال میں کہ تم مساجد میں اعتکاف میں ہو، یہ اللہ تعالی کی حدود ہیں، پس تم ان کے قریب بھی نہ جاؤ۔

جس نے اعتکاف کی جگہ میں جان بوجھ کر اپنی بیوی سے جماع کیا اس کا اعتکاف فاسد ہو جائیگا۔[۴۷۲]

علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں: کہ علماء کے ہاں متفق علیہ ہے کہ جب تک اعتکاف بیٹھنے والا مقام اعتکاف میں ہے اس پر عورتیں حرام ہیں۔[۴۷۳]

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ فرماتے ہیں: "إذا جامع المعتكف بطل اعتكافه" کہ جب اعتکاف کرنے والا ہم بستری کر بیٹھے تو اس کا اعتکاف باطل ہو گیا۔[۴۷۴]

۳۔ مریض کی عیادت، جنازے میں شرکت وغیرہ۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے: "السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ أَنْ لَا يَعُودَ مَرِيضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمَسَّ امْرَأَةً وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ إِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ "[۴۷۵]

---

[۴۷۲] تفسیر قرطبی / ۲ / ۳۳۰۔

[۴۷۳] تفسیر ابن کثیر / ۱ / ۴۵۹۔

[۴۷۴] ابن ابی شیبہ (۳ / ۹۲)۔ قیام رمضان (۴۱)۔

[۴۷۵] سنن ابی داؤد / کتاب الصوم / باب المعتکف یعود المریض / ۲۱۶۰۔ دار قطنی (۲۳۶۳)۔ السنن الکبری للبیہقی (۸۵۷۱)۔ علامہ البانی نے اسے قیام رمضان (۳۶) میں صحیح کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ اعتکاف کرنے والے کے لئے سنت کا طریقہ یہ ہے کہ وہ مریض کی زیارت کو جائے نہ جنازے میں شریک ہو، نہ عورت سے صحبت کرے اور نہ ہی اس سے مباشرت کرے اور نہ ہی کسی غیر ضروری کام کے لئے باہر نکلے، اور اعتکاف بغیر روزہ کے نہیں ہے اور اعتکاف اسی مسجد میں کیا جائے گا جس میں جماعت کا اہتما ہو۔

۴۔ جنون یا نشہ کی وجہ سے عقل کا زائل ہو جانا۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: " رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنْ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنْ الْمُبْتَلَى حَتَّى يَبْرَأَ وَعَنْ الصَّبِيِّ حَتَّى يَكْبُرَ "[۴۷۶]

تین آدمیوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے۔ سوئے ہوئے شخص سے یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے، دیوانہ سے یہاں تک کہ اسے عقل آجائے، اور بچہ سے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے۔

اگر دوران اعتکاف اس سے شعور کی فطرت مفقود ہو جاتی ہے تو اس کا اعتکاف باطل ہو جائیگا۔ کیونکہ شعور اعتکاف کیلئے شرط ہے۔[۴۷۷]

---

[۴۷۶] سنن ابی داؤد / کتاب الحدود / باب فی المجنون یسرق او یصب حدا / ۴۳۹۸۔ سنن الدارمی / کتاب الحدود / باب رفع القلم عن ثلاثۃ / ۲۳۴۲۔ یہ الفاظ ابو داؤد کے ہیں۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی (۱۴۲۳) صحیح ابی داؤد (۴۴۰۳) میں اسے صحیح کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۔اعتکاف کی نیت ختم کر دینا۔

ہر عبادت کیلئے نیت ضروری ہے، اعتکاف بھی عبادت ہے اسلئے اس کیلئے بھی نیت ضروری ہے۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ ۚ وَذَٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ ﴾[۴۷۸]

انہیں صرف اسی عبادت کا حکم دیا گیا ہے کہ صرف اللہ تعالی کی عبادت کریں اسی کیلئے دین کو خالص رکھتے ہوئے تمام دینوں کو چھوڑ کر ایک طرف ہونے والے، اور نماز قائم رکھیں اور زکوۃ دیتے رہیں، یہی سیدھی ملت کا دین ہے۔

معلوم ہوا کہ عبادت میں نیت ضروری ہے کیونکہ اخلاص دل کا عمل ہے اس کے ساتھ اللہ تعالی کی رضا کو طلب کیا جاتا ہے۔[۴۷۹]

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرمارہے تھے: " إنَّما الأعمالُ بالنيّاتِ وإنَّما لِكلِّ امرئٍ ما نوى فمن كانت هجرتُهُ إلى دنيا يصيبُها أو امرأةٍ ينْكحُها فَهجرتُهُ إلى ما هاجرَ إليْهِ "[۴۸۰]

---

[۴۷۷] مجموع فتاوی لابن عثیمین (۲۰/ ۱۶۲)۔

[۴۷۸] البینۃ (۵)۔

[۴۷۹] تفسیر قرطبی / سورۃ البینۃ / تحت آیۃ (۵)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کیلئے وہی ہے جو اس نے نیت کی، پس جس کی ہجرت دولت دنیا حاصل کرنے کیلئے ہو یا کسی عورت سے شادی کی غرض ہو، پس اس کی ہجرت ان ہی چیزوں کیلئے ہو گی جن کے حاصل کرنے کی نیت سے اس نے ہجرت کی ہے۔

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" يَغْزُو جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنْ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَفِيهِمْ أَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ قَالَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ "[٤٨١]

قیامت کے قریب ایک لشکر کعبہ پر چڑھائی کریگا جب وہ مقام بیداء پر پہنچے گا تو انہیں اول سے آخر تک سب کو زمین میں دھنسا دیا جائیگا، عائشہ نے کہا: کہ میں نے کہا: یارسول اللہ اسے شروع سے آخر تک کیوں کر دھنسایا جائے گا جب کہ وہیں ان کے بازار بھی ہونگے اور وہ لوگ بھی ہونگے جو ان لشکریوں میں نہیں ہونگے آپ نے فرمایا: کہ ہاں شروع سے آخر تک ان کو دھنسا دیا جائیگا پھر ان کی نیتوں کے مطابق وہ اٹھائے جائیں گے۔

---

480 صحیح بخاری / باب کیف کان بدء الوحي الی رسول اللہ ﷺ / ۱۔

۴۸۱ صحیح بخاری / کتاب البیوع / باب ماذکر فی الأسواق / ۲۱۱۸۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محل شاہد: " يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ "ان کی نیتوں کے مطابق وہ اٹھائے جائیں گے۔

ہر عمل کیلئے نیت کا درست ہونا ضروری ہے، روزہ بھی بہترین عمل ہے، بشرطیکہ خلوص دل کے ساتھ محض رضائے الٰہی کی نیت سے رکھا جائے اور حکم الٰہی پر یقین ہونا بھی شرط ہے کہ محض ادائیگی رسم نہ ہو پھر ثواب نہیں ملے گا۔

"أن المرادبالأعمال أعمال العبادة،وهي لاتصح من الكافر"۔[۴۸۲]

اعمال سے مراد اعبادت والے عمل ہیں، اور عبادت درست نہیں ہوتی ہے کافر سے۔

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مقصود بالذات عبادات جیسے نماز، روزہ، حج وغیرہ نیت کے بغیر درست نہیں ہوتیں۔[۴۸۳]

۶۔ مرتد ہو جانا۔

اللہ تعالی نے اس فرمان کی بنیاد پر فرمایا: ﴿ وَمَن يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴾[۴۸۴]

---

[۴۸۲] فتح الباری (۱/۱۹)۔

[۴۸۳] مجموع الفتاوی لابن تیمیہ (۲۵/۱۰۱)۔

[۴۸۴] المائدۃ (۵)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور جو منکر ہو ایمان سے پس اس کا عمل ضائع ہوا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہے۔

اور اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴾ اگر آپ نے شرک کیا تو یقینا آپکا عمل ضائع ہو جائیگا۔[۴۸۵]

علامہ ابن قدامہ فرماتے ہیں کہ اگر اعتکاف کرنے والا مرتد ہو جائے تو اس کا اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔[۴۸۶]

۷۔ موت کا آجانا۔

اگر معتکف مر جائے تو اعتکاف تو باطل ہو جائیگا لیکن اس کا خاتمہ بالخیر ہو گا۔

ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "إِذَا مَاتَ الإِنْسَانُ انْقَطَعَ عنْه عَمَلُهُ إِلَّا مِن ثَلَاثَةٍ: إِلَّا مِن صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو له"[۴۸۷]

جب انسان وفات پا جاتا ہے تو اس کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں سوائے تین اعمال کے: صدقہ جاریہ، یا وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا جاتا ہو، یا صالح اولاد جو اس کیلئے

---

[۴۸۵] الزمر/ ۶۵۔

[۴۸۶] المغنی (۴/ ۴۷۶)۔

[۴۸۷] صحیح مسلم/ کتاب الوصیۃ/ باب مایلحق الانسان من الثواب بعد وفاتہ/ ۱۶۳۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعا کرے۔

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " إِنَّمَا الأعمالُ بالخواتيمِ " بے شک اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے۔[۴۸۸]

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " يَغْزُو جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنْ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَفِيهِمْ أَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ قَالَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ "[۴۸۹]

قیامت کے قریب ایک لشکر کعبہ پر چڑھائی کریگا جب وہ مقام بیداء پر پہنچے گا تو انہیں اول سے آخر تک سب کو زمین میں دھنسا دیا جائیگا، عائشہ نے کہا: کہ میں نے کہا: یارسول اللہ اسے شروع سے آخر تک کیوں کر دھنسایا جائے گا جب کہ وہیں ان کے بازار بھی ہونگے اور وہ لوگ بھی ہونگے جو ان لشکریوں میں نہیں ہونگے آپ نے فرمایا: کہ ہاں شروع سے آخر تک ان کو دھنسا دیا جائیگا پھر ان کی نیتوں کے مطابق وہ اٹھائے جائیں گے۔

---

[۴۸۸] صحیح بخاری / کتاب القدر / باب العمل بالخواتیم / ۶۲۳۳۔

[۴۸۹] صحیح بخاری / کتاب البیوع / باب ماذکر فی الأسواق / ۲۱۱۸۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیلۃ القدر کی تلاش

ایک مسلمان کو چاہیے کہ رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں لیلۃ القدر کی تلاش کرے، لیلۃ القدر خیر وبرکت رحمت ومغفرت والی رات ہے۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿ لَيۡلَةُ ٱلۡقَدۡرِ خَيۡرٞ مِّنۡ أَلۡفِ شَهۡرٖ ۝ تَنَزَّلُ ٱلۡمَلَٰٓئِكَةُ وَٱلرُّوحُ فِيهَا بِإِذۡنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمۡرٖ ۝ سَلَٰمٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطۡلَعِ ٱلۡفَجۡرِ ﴾[490]

لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس رات میں فرشتے اور جبرئیل (روح الامین) اپنے رب کے حکم سے ہر حکم لے کر اترتے ہیں۔ وہ رات سلامتی والی ہوتی ہے طلوع فجر تک۔

لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے کوئی ایک رات ہوتی ہے، اور اسے رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " تَحرَّوا لَيلةَ القَدْرِ في الوَتْرِ من العَشرِ الأواخِرِ من رمضانَ "[491]

---

[490] سورۃ القدر (۳/۴/۵)۔

[491] صحیح بخاری / کتاب فضل لیلۃ القدر / باب تحری لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الأواخر / ۲۰۱۹
صحیح مسلم / کتاب الصیام / باب فضل لیلۃ القدر، والحث علی طلبھا / ۲۷۶۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں لیلۃ القدر کو تلاش کرو۔

اور اسے مخفی رکھنے میں بھی یہی حکمت معلوم ہوتی ہے کہ ایک مومن اسکی فضیلت حاصل کرنے کیلئے پانچوں راتوں میں اللہ کی عبادت کرے۔[۴۹۲]

جس نے ایمان کی بنیاد پر اور ثواب کی نیت کے ساتھ رمضان کا قیام کیا، تو اسکے سابقہ گناہ معاف کر دئے جائیں گے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "مَن قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا واحْتِسَابًا، غُفِرَ له ما تَقَدَّمَ مِن ذَنْبِهِ" [۴۹۳]

جس نے ایمان کی بنیاد پر اور ثواب کی نیت سے رمضان کا قیام کیا، تو اسکے سابقہ گناہ معاف کر دئے جائیں گے۔

---

[۴۹۲] فتح الباری (۴/۳۱۵)۔

[۴۹۳] صحیح بخاری / صلاۃ التراویح / باب فضل من قام رمضان / ۲۰۰۹۔ صحیح بخاری / کتاب الایمان / باب قیام لیلۃ القدر من الایمان / ۳۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیلۃ القدر کی علامات

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تُصْبِحُ الشَّمْسُ صَبِيحَةَ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِثْلَ الطَّسْتِ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ حَتَّى تَرْتَفِعَ "[۴۹۴]

اس رات کی صبح سورج طشت کی طرح نکلتا ہے اسکی شعاع (نمایاں) نہیں ہوتی، یہاں تک کہ وہ بلند ہو جاتا ہے۔

ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے پاس شب قدر کا ذکر فرمایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "أَيُّكُمْ يَذْكُرُ حِينَ طَلَعَ الْقَمَرُ وَهُوَ مِثْلُ شِقِّ جَفْنَةٍ "[۴۹۵]

تم میں سے کون اسے یاد رکھتا ہے جب چاند طلوع ہوا اور وہ ایک بڑے پیالے کے ٹکڑے کی طرح ہوتا ہے۔

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" ليلةُ القدْرِ ليلةٌ سمِحَةٌ ، طَلِقَةٌ ، لا حارَّةٌ ولا بارِدَةٌ ، تُصبِحُ الشمسُ صبيحتَها

---

[۴۹۴] صحیح مسلم / کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا / باب الترغیب فی قیام رمضان وھو التراویح / ۱۷۷۹- سنن ابی داؤد / باب تفریع أبواب شھر رمضان / باب فی لیلۃ القدر / ۱۳۷۸۔ مسند احمد (۲۲۷۶۵)۔ علامہ البانی نے اسے صحیح ابی داؤد (۱/ ۳۸۰) میں صحیح کہا ہے

[۴۹۵] صحیح مسلم / کتاب الصیام / باب فضل لیلۃ القدر والحث علی طلبھا وبیان محلھا وارجاء اوقات طلبھا / ۱۱۷۰-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضَعيفةً حمْراءَ''[٤٩٦]

شب قدر چشم پوشی آسان اور معتدل رات ہے، جس میں نہ گرمی ہوتی ہے اور نہ سردی، اسکا صبح کا سورج اس طرح طلوع ہوتا ہے کہ اسکی سرخی مدہم ہوتی ہے۔

لیلۃ القدر میں دعا:

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''قلْتُ: يا رسولَ اللهِ، أرأَيْتَ إنْ علِمْتُ أيَّ ليلةٍ ليلةَ القدرِ ما أقولُ فيها؟ قال: قولي: اللَّهمَّ إنَّك عفُوٌّ تُحِبُّ العفْوَ، فاعْفُ عنِّي''

کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ آپکا کیا خیال ہے کہ اگر میں لیلۃ القدر کو پالوں تو کیا کہوں آپ ﷺ نے فرمایا تو کہہ: اے اللہ یقیناتو عفوودرگزر کرنے والا ہے معاف کرنا تجھے پسند ہے پس مجھے معاف فرما۔[٤٩٧]

---

[٤٩٦] صحیح ابن خزیمہ (٢١٩٢)۔ صحیح الجامع (٥٤٧٥)۔ مسند بزار (٦/ ٤٨٦)۔ مسند طیالسی (٣٤٩)۔ علامہ البانی نے اسے صحیح ابن خزیمہ (٢١٩٢) میں شواہد کی بناء پر صحیح کہا ہے۔

[٤٩٧] جامع الترمذی / کتاب الدعوات / باب فی فضل سؤال العافیۃ والمعافاۃ / ٣٥١٣۔ ابن ماجہ (٣١١٩)۔ احمد (٢٥٤٢٣)۔ المستدرک للحاکم (٥/ ٤٩٩)۔ امام ترمذی نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے السلسلۃ الصحیحۃ (٣٣٣٧) میں صحیح کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صدقہ فطر

وجہ تسمیہ: فطر کا معنی روزہ کھولنا یا روزہ ترک کرنا ہے، چونکہ یہ صدقہ رمضان المبارک کے روزے پورے کرنے کے بعد ان کے ترک پر دیا جاتا ہے، لہٰذا صدقۃ الفطر کہلاتا ہے۔

زکاۃ فطر کی فرضیت: ماہ رمضان مکمل ہونے پر صلاۃ عید کی ادائیگی سے قبل ہر مسلمان پر زکاۃ فطر کی ادائیگی فرض ہے۔ صوم رمضان کی فرضیت کے سال ہی ۲ھ میں اس کی مشروعیت ہوئی۔

صدقہ فطر کا حکم: صدقہ فطر کو رسول اللہ ﷺ نے فرض قرار دیا ہے۔

جمہور علماء کے نزدیک صدقۃ الفطر کا ادا کرنا فرض ہے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی صحیح میں فرماتے ہیں: ''بَابُ فَرْضِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ وَرَأَى أَبُو الْعَالِيَةِ وَعَطَائٌ وَابْنُ سِيْرِيْنَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ فَرِيْضَةٌ''

صدقۃ الفطر کی فرضیت کا بیان، امام ابو العالیہ، عطاء اور ابن سیرین صدقۃ الفطر کو فرض سمجھتے تھے۔

حافظ ابن حجر فتح الباری میں لکھتے ہیں: امام صاحب نے ان تین ائمہ کا نام اس لیے لیا ہے کہ انہوں نے صدقۃ الفطر کی فرضیت کا بیان، امام بو العالیہ، عطاء اور ابن سیرین صدقۃ الفطر کی فرضیت کی تصریح کی ہے، ورنہ ابن المنذر نے تو اس کی فرضیت پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اجماع نقل کیا ہے، ہاں حنفیہ اسے اپنے مزعومہ قاعدے کے مطابق واجب کہتے ہیں، مالکیہ میں سے اشہب اور بعض اہل ظاہر نے اس کو مسنت موکدہ کہا ہے، مگر پہلا قول صحیح ہے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی فرضیت ثابت کرنے کے لیے مذکورہ بالا باب میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث درج کی ہے۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:"فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنْ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ" [۴۹۸]

کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر فرض قرار دیا، ایک صاع کھجور میں سے، یا ایک صاع جو میں سے، غلام اور آزاد پر، اور مرد اور عورت پر، اور چھوٹے اور بڑے پر مسلمانوں میں سے، اور آپ نے اس کے متعلق حکم دیا کہ اسے نماز (عید) کیلئے لوگوں کے نکلنے سے پہلے ادا کیا جائے۔

۱-اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے صدقۃ الفطر کی فرضیت کی تصریح فرمائی ہے، اسے زکوٰۃ الفطر سے تعبیر کرنے میں بھی اسی حقیقت کی طرف اشارہ ہے۔

---

[۴۹۸] صحیح بخاری / کتاب الزکاۃ / باب فرض صدقۃ الفطر / ۱۵۰۳۔ صحیح مسلم / کتاب الزکاۃ / باب زکاۃ الفطر علی المسلمین من التمر والشعیر / ۹۸۶۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲- رسول اللہ ﷺ نے روزے کے دوران میں سرزد ہونے والے کسی لغو کام یا نامناسب بات سے روزے کی تطہیر کیلئے صدقہ فطر کو فرض قرار دیا۔

۳- ہر چھوٹے بڑے مرد و عورت، آزاد یا غلام کی طرف سے اس کی ادائیگی فرض ہے۔

صحیح مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ صدقہ فطر مسلمانوں میں سے ہر نفس پر فرض ہے۔[۴۹۹]

۴- صدقہ فطر کی فرضیت یہاں تک ہے کہ یہ اس پر بھی فرض ہے کہ جس کے پاس ایک روز کی خوراک سے زائد غلہ یا کھانے کی چیز موجود ہو۔[۵۰۰]

صدقہ فطر کی مشروعیت کی حکمت:

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "فرَض رسولُ الله صلَّى الله عليه وسلَّم زكاةَ الفِطرِ؛ طُهرةً للصَّائمِ مِنَ اللَّغو والرَّفَث، وطُعمةً للمساكينِ؛ مَن أدَّاها قبل الصَّلاةِ فهي زكاة مقبولة، ومَن أدَّاها بعد الصَّلاةِ فهي صدقةٌ مِنَ الصَّدَقاتِ "[۵۰۱]

---

[۴۹۹] صحیح مسلم/کتاب الزکواۃ/باب زکاۃ الفطر علی المسلمین من التمر والشعیر/۲۳۲۹۔

[۵۰۰] شرح صحیح بخاری از داؤد راز (۲/۴۶۹)۔

[۵۰۱] صحیح بخاری/کتاب الزکواۃ/باب فرض صدقۃ الفطر/۱۵۰۳۔ سنن ابی داؤد/کتاب الزکواۃ/باب زکاۃ الفطر/۱۶۰۹۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر فرض قرار دیا، روزے دار کے روزے کو لغو اور فحش گوئی سے پاک اور صاف کرنے کیلئے، اور مساکین کیلئے خوراک، جس نے اسے نماز (عید) سے پہلے ادا کیا پس وہ صدقہ فطر مقبول ہو گا، اور جس نے نماز کے بعد ادا کیا پس وہ (مطلق) صدقات میں سے ایک صدقہ ہے۔

اس حدیث میں صدقہ فطر کی فرضیت کے دو مقصد بتلائے گئے ہیں:

۱۔ روزے کی حالت میں باوجود سعی و کوشش کے بہ تقاضائے بشریت اگر کچھ انسانی کمزوریوں اور کوتاہیوں کا ارتکاب ہو گیا ہو تو اس سے اسکی تلافی ہو جائے گی۔

۲۔ نادار اور مفلس لوگ خاص اہتمام کر کے اس ملی تہوار کی مسرتوں میں شریک ہونے کی استطاعت نہیں رکھتے، اس صدقے کے ذریعے سے ان کا تعاون کر کے انہیں بھی اس قابل بنا دیا جائے کہ وہ عید کا اضافی خرچ اس طرح برداشت کر لیں اور زیر بار ہوئے بغیر عید کی مسرتوں میں شریک ہونے کیلئے کچھ نہ کچھ اہتمام کر سکیں۔[۵۰۲]

۳۔ زکاۃ فطر کی ادائیگی فقراء اور مساکین کے ساتھ بہتر سلوک اور نیک رویہ کا مظہر ہے۔

۴۔ زکاۃ فطر کی ادائیگی سے سخاوت وفیاضی اور ہمدردی و غمخواری کے بلند ترین اخلاق

---

[۵۰۲] شرح سنن ابی داؤد از ابو عمار عمر فاروق سعیدی (۲/ ۲۸۰)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیدا ہوتے ہیں۔

۵۔ زکاۃ فطر کی ادائیگی سے عید کے پر مسرت موقعہ پر غریبوں، محتاجوں اور ضرورت مندوں کو بھیک مانگنے کی ذلت سے محفوظ رکھا جاتا ہے تاکہ وہ بھی امیروں اور دولت مندوں کے دوش بدوش عید کی خوشیوں میں شریک ہو سکیں اور عید سب کی عید ہو۔

زکاۃ فطر میں کون سی جنس نکالنی چاہئے:

زکاۃ فطر ان اجناس میں سے ہونا چاہئے جو انسانوں کی خوراک ہیں: مثلاً گیہوں، جو، کھجور، کشمش، پنیر، چاول، مکئی یا کوئی دیگر چیز جو انسانوں کی خوراک مانی جاتی ہے۔

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ" [۵۰۳]

ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک صاع غلہ (کھانا) صدقۂ فطر نکالا کرتے تھے اور ان دنوں ہمارا غلہ (کھانا) جو، کشمش، پنیر اور کھجور تھا۔

حدیث مذکور سے بہت سارے فوائد مستنبط ہوتے ہیں جن میں سے اہم یوں ہیں:

۱۔ جانوروں کا چارہ فطرہ میں نکالنا درست نہیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرہ

---

[۵۰۳] صحيح بخاري / أبواب صدقة الفطر / باب صدقة الفطر صاع من طعام / ۱۴۳۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسکینوں کی خوراک کے لئے فرض کیا ہے نہ کہ چوپایوں کی خوراک کے لئے۔

۲۔ آدمیوں کی خوراک کے علاوہ کپڑے، فرش، برتن اور سازوسامان وغیرہ بھی فطرہ میں نکالنا صحیح نہیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے غلہ میں متعین کیا ہے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعین کردہ حدود سے تجاوز نہیں کیا جائے گا۔

۳۔ غلہ کی قیمت نکالنا بھی درست نہیں کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی خلاف ورزی ہے۔

۴- قیمت نکالنا عمل صحابہ کے بھی خلاف ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم ایک صاع غلہ ہی نکالا کرتے تھے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر مختلف اجناس میں متعین کیا ہے جن کی قیمتیں غالباً مختلف ہوتی ہیں، اگر قیمت کا اعتبار ہوتا تو کسی ایک جنس کا ایک صاع واجب ہوتا اور دوسرے اجناس سے اس کی قیمت کے مطابق مقدار واجب ہوتی۔

قیمت نکالنے سے فطرہ کی حقیقت ختم ہو جاتی ہے کیونکہ وہ ایک ظاہری شعار ہے جسے سب جانتے ہیں جبکہ قیمت نکالنے کی شکل میں وہ ایک مخفی صدقہ ہو جاتا ہے جسے صرف دینے اور لینے والے ہی جانتے ہیں-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صدقہ فطر کی ادائیگی کا وقت

فطرہ ادا کرنے کے دو اوقات ہیں ایک فضیلت کا وقت اور ایک جواز کا وقت۔

ا۔ ماہ رمضان مکمل ہونے پر صلاۃ عید کی ادائیگی سے قبل ہر مسلمان پر زکاۃ فطر کی ادائیگی فرض ہے، یہی وقت افضل بھی ہے لہذا افضل یہ ہے کہ عید کے دن صلاۃ عید سے پہلے زکاۃ فطر غریب کو دیا جائے۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "فرَض رسولُ الله صلَّى الله عليه وسلَّم زكاةَ الفِطرِ؛ طُهرةً للصَّائِمِ مِنَ اللَّغوِ والرَّفَثِ، وطُعمةً للمساكينِ؛ مَن أدَّاها قبل الصَّلاةِ فهي زكاة مقبولة، ومَن أدَّاها بعد الصَّلاةِ فهي صدقةٌ مِنَ الصَّدَقاتِ " [٥٠٤]

کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر فرض قرار دیا، روزے دار کے روزے کو لغو اور فحش گوئی سے پاک اور صاف کرنے کیلئے، اور مساکین کیلئے خوراک، جس نے اسے نماز (عید) سے پہلے ادا کیا پس وہ صدقہ فطر مقبول ہو گا، اور جس نے نماز کے بعد ادا کیا پس وہ (مطلق) صدقات میں سے ایک صدقہ ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ " [٥٠٥]

---

[٥٠٤] صحیح بخاری / کتاب الزکواۃ / باب فرض صدقۃ الفطر / ۱۵۰۳۔ سنن ابی داؤد / کتاب الزکواۃ / باب زکاۃ الفطر / ۱۶۰۹۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ نبی ﷺ نے صدقہ فطر نماز (عید) کی طرف نکلنے سے پہلے ادا کرنے کا حکم دیا۔

۲- جواز کا وقت عید سے ایک یا دو دن پہلے کا ہے۔ لہذا ایک مسلمان کے لئے یہ جائز ہے کہ ایک یا دو دن پہلے ہی زکاۃ فطر غریب کو پہنچا دے۔ لیکن یاد رہے کہ اس سے پہلے اگر فطرہ دے دیا گیا تو ادا نہ ہو گا۔ اگر کسی نے اٹھائیس رمضان سے پہلے ہی فطرہ ادا کر دیا تو قبل از وقت ادائیگی کی بنا پر فطرہ ادا نہ ہو گا، دوبارہ ادا کرنا پڑے گا۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق ہے: "وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُعْطِيهَا الَّذِينَ يَقْبَلُونَهَا وَكَانُوا يُعْطُونَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ" [۵۰۶]

اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ صدقہ فطر دیا کرتے تھے ان لوگوں کو جو اسے قبول کرتے، اور وہ انہیں (عید) فطر سے پہلے ایک دن یا دو دن دیا کرتے تھے۔

نافع مولی ابن عمر سے روایت ہے: "أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَبْعَثُ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ إِلَى الَّذِي تُجْمَعُ عِنْدَهُ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ" [۵۰۷]

کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ صدقہ فطر دو دن یا تین دن پہلے اس کی طرف بھیج

---

[۵۰۵] صحیح بخاری / کتاب الزکاۃ / باب الصدقۃ قبل العید / ۱۴۳۸۔ صحیح مسلم / کتاب الزکواۃ / باب الامر باخراض زکاۃ الفطر قبل الصلاۃ / ۲۳۳۵۔

[۵۰۶] صحیح بخاری / کتاب الزکاۃ / باب صدقۃ الفطر علی الحر والمملوک / ۱۴۴۰۔

[۵۰۷] موطأ الإمام مالک / کتاب الزکاۃ / باب وقت إرسال زکاۃ الفطر / ۶۲۹۔ اسکی سند صحیح ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیتے تھے جس کے پاس جمع کیا جاتا تھا۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ کا اثر اس بات کی دلیل ہے کہ جہاں صدقہ فطر جمع ہوتا ہے وہاں عید الفطر سے ایک دو دن پہلے صدقہ فطر دینا جائز ہے۔

جس طرح فطرہ قبل از وقت دینا جائز نہیں اسی طرح فطرہ کی ادائیگی میں کسی عذر کے بغیر صلاۃ عید پڑھ لینے تک تاخیر بھی جائز نہیں، اگر کسی نے دانستہ طور پر موخر کر دیا تو قبول نہ ہو گا البتہ اگر کوئی شرعی عذر ہے تو حرج نہیں۔

صدقہ فطر کی مقدار:

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنْ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ" [508]

کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر فرض قرار دیا، ایک صاع کھجور میں سے، یا ایک صاع جو میں سے، غلام اور آزاد پر، اور مرد اور عورت پر، اور چھوٹے اور بڑے پر

---

[508] صحیح بخاری / کتاب الزکاۃ / باب فرض صدقۃ الفطر / ۱۵۰۳۔ صحیح مسلم / کتاب الزکاۃ / باب زکاۃ الفطر علی المسلمین من التمر والشعیر / ۹۸۶۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں میں سے، اور آپ نے اس کے متعلق حکم دیا کہ اسے نماز (عید) کیلئے لوگوں کے نکلنے سے پہلے ادا کیا جائے۔

ثعلبہ بن صعیر سے روایت ہے:" أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَامَ خَطِيبًا ، فَأَمَرَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعَ تَمْرٍ أَوْ صَاعَ شَعِيرٍ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ" [509]

کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے پس آپ نے صدقہ فطر کا حکم دیا چھوٹے اور بڑے کی طرف سے اور آزاد اور غلام کی طرف سے، کھجور میں سے ایک صاع یا جو میں سے ایک صاع ہر ایک کی طرف سے (ادا کیا جائے)۔

وہ بچہ جو ابھی ماں کی پیٹ میں ہو اکثر اہل علم کے قول کے مطابق اس پر زکاۃ الفطر واجب نہیں ہے، لیکن اسکی طرف سے ادا کر دینا مستحب ہے۔[510]

صاع: غلہ ناپنے کا برتن ہوتا ہے جس میں چار مد ہوتے ہیں، اور ایک مد متوسط ہاتھوں والے انسان کے دونوں ہاتھ ملا کر بھرنے کی مقدار کو کہتے ہیں۔ اور اس سلسلے میں معیار اہل مدینہ ہی کا ناپ ہے۔[511]

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"الْوَزْنُ

---

[509] صحیح ابن خزیمہ / کتاب الزکاۃ / باب جماع ابواب صدقۃ الفطر فی رمضان / ۲۲۱۵۔

[510] المغنی لابن قدامہ (۴/ ۳۱۶)۔

[511] سنن ابی داؤد ترجمہ و فوائد از ابو عمار عمر فاروق سعیدی (۲/ ۲۸۱)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَزْنُ أَهْلِ مَكَّةَ وَالْمِكْيَالُ مِكْيَالُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ" [۵۱۲]

وزن اہل مکہ کا معتبر ہے اور کیل (کسی چیز کو بھر کر ماپ) اہل مدینہ کا ہے۔

گندم کا ایک صاع کم و بیش ڈھائی کلو کے برابر ہوتا ہے۔ [۵۱۳]

صدقہ فطر کے مستحق:

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "فرَض رسولُ الله صلَّى الله عليه وسلَّم زكاةَ الفِطرِ؛ طُهرةً للصَّائِمِ مِنَ اللَّغو والرَّفَث، وطُعمةً للمساكينِ؛ مَن أدَّاها قبل الصَّلاةِ فهي زكاة مقبولة، ومَن أدَّاها بعد الصَّلاةِ فهي صدقةٌ مِنَ الصَّدَقاتِ " [۵۱۴]

کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر فرض قرار دیا، روزے دار کے روزے کو لغو اور فحش گوئی سے پاک اور صاف کرنے کیلئے، اور مساکین کیلئے خوراک، جس نے اسے نماز (عید) سے پہلے ادا کیا پس وہ صدقہ فطر مقبول ہو گا، اور جس نے نماز کے بعد ادا

---

[۵۱۲] سنن ابی داؤد / کتاب البیوع / باب فی قول النبی المکیال مکیال المدینۃ / ۳۳۴۰۔ سنن نسائی / کتاب الزکاۃ / باب کم الصاع / ۲۵۲۰۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ارواء الغلیل (۱۳۴۲) میں صحیح کہا ہے۔

[۵۱۳] سنن ابی داؤد ترجمہ و فوائد از ابو عمار عمر فاروق سعیدی (۲/ ۲۸۱)۔

[۵۱۴] صحیح بخاری / کتاب الزکواۃ / باب فرض صدقۃ الفطر / ۱۵۰۳۔ سنن ابی داؤد / کتاب الزکواۃ / باب زکاۃ الفطر / ۱۶۰۹۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا پس وہ (مطلق) صدقات میں سے ایک صدقہ ہے۔

علامہ عظیم آبادی عون المعبود میں اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں: " وَفِيهِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ الْفِطْرَةَ تُصْرَفُ فِي الْمَسَاكِينِ دُونَ غَيْرِهِمْ مِنْ مَصَارِفِ الزَّكَاةِ" [515]

یعنی اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ صدقۃ الفطر صرف مساکین، غرباء کو دیا جائے گا، اور زکاۃ کے دیگر شرعی مصارف کو نہ ملے گا۔

اسلئے صرف مساکین و غرباء۔۔وہ بھی سب سے پہلے رشتہ دار اور اپنے علاقے میں موجود مستحق لوگ۔

اور امام بخاری نے صحیح البخاری میں باب منعقد کیا ہے: "باب الزكاة على الزوج" وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَهَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجرالصَّدَقَةِ" [516]

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (زینب کے حق میں فرمایا جو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی تھی) اس کو دوگنا ثواب ملے گا' ناطہ جوڑنے اور صدقے کا۔

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ نے فرمایا: نبی ﷺ کا طریقہ یہ تھا کہ وہ صدقہ خصوصی طور پر مسکینوں کو دیا کرتے تھے، اور وہ زکات کے مستحق آٹھ قسم کے لوگوں میں اسے ایک ایک مٹھی کر کے تقسیم نہیں کرتے تھے، اور نہ ہی صحابہ نے اور نہ ان کے

---

[515] عون المعبود / کتاب الزکاۃ / باب زکاۃ الفطر / شرح حدیث ۱۶۰۹۔

[516] صحیح بخاری / کتاب الزکاۃ / باب الزکاۃ علی الزوج / ۱۴۶۶۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعد والوں نے ایسا کیا۔[۵۱۷]

معلوم ہوا کہ اس کے مستحق فقراء و مساکین ہیں۔

زکاۃ فطر دینے کی جگہ:

مسلمان جہاں پر عید کرے وہیں کے فقیروں کو اپنا فطرہ دے دے خواہ وہ اس کا وطن ہو یا وہاں عارضی طور پر مقیم ہو اور اگر کسی دوسری جگہ یا دوسری بستی کے فقیروں کو پہنچا دے تو بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ اصل جواز ہے اور دوسری جگہ بھیجنے سے روکنے والی کوئی دلیل موجود نہیں۔

---

[۵۱۷] زاد المعاد (۲/ ۲۱)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صدقہ فطر میں اجناس یا قیمت ادا کریں

صدقہ فطر جنس میں ادا کیا جائے یا اسکی قیمت بھی ادا کر سکتے ہیں اس بارے میں علماء کرام کے مابین اختلاف ہے۔

پہلا قول: بعض اہل علم صرف جنس کے قائل ہیں کیونکہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے یہی ثابت بھی ہے، یہ قول مالکیہ شوافع اور حنابلہ کا ہے[۵۱۸]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنْ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ" [۵۱۹]

کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر فرض قرار دیا، ایک صاع کھجور میں سے، یا ایک صاع جو میں سے، غلام اور آزاد پر، اور مرد اور عورت پر، اور چھوٹے اور بڑے پر مسلمانوں میں سے، اور آپ نے اس کے متعلق حکم دیا کہ اسے نماز (عید) کیلئے

---

[۵۱۸] الکافی فی فقہ أھل المدینۃ/۱/۳۲۳-المجموع/۶/۱۴۴-المغنی/۳/۸۷-

[۵۱۹] صحیح بخاری/کتاب الزکاۃ/باب فرض صدقۃ الفطر/۱۵۰۳۔ صحیح مسلم/کتاب الزکاۃ/باب زکاۃ الفطر علی المسلمین من التمر والشعیر/۹۸۶-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کے نکلنے سے پہلے ادا کیا جائے۔

ثعلبہ بن صعیر سے روایت ہے:" أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَامَ خَطِيبًا ، فَأَمَرَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعَ تَمْرٍ أَوْ صَاعَ شَعِيرٍ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ" [520]

کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے پس آپ نے صدقہ فطر کا حکم دیا چھوٹے اور بڑے کی طرف سے اور آزاد اور غلام کی طرف سے، کھجور میں سے ایک صاع یا جو میں سے ایک صاع ہر ایک کی طرف سے (ادا کیا جائے)۔

ابو سعید خدری رضی اللہ فرماتے ہیں:" كُنَّا نُعْطِيهَا فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ فَلَمَّا جَاءَ مُعَاوِيَةُ وَجَاءَتْ السَّمْرَاءُ قَالَ أُرَى مُدًّا مِنْ هَذَا يَعْدِلُ مُدَّيْنِ "

کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں غلے (جو یا کھجور) میں ایک صاع صدقہ فطر ادا کرتے تھے، پھر جب معاویہ (بن ابی سفیان) مدینہ آئے اور گیہوں کی آمدنی ہوئی تو کہنے لگے: میرا خیال ہے کہ شامی گندم کے دو مد (آدھا صاع) کھجور کے ایک صاع کے برابر ہیں۔ [521]

---

[520] صحیح ابن خزیمہ / کتاب الزکاۃ / باب جماع ابواب صدقۃ الفطر فی رمضان / ۲۲۱۵۔

[521] صحیح بخاری / کتاب الزکاۃ / باب صدقۃ الفطر صاع من طعام / ۱۵۰۶/۱۵۰۸۔ صحیح مسلم / کتاب الزکاۃ / باب زکاۃ الفطر علی المسلمین / ۹۸۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قالَ أَبُو سَعِيدٍ: "فأَمَّا أَنَا فلا أَزَالُ أُخْرِجُهُ كَذلِكَ"

ابو سعید نے فرمایا: میں ایک صاع اسی طرح نکالتا رہونگا۔[۵۲۲]

۱۔ مذکورہ دلائل میں صرف کھانوں کا ذکر ہے لہذا ان کی قیمت ادا کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت ہوگی۔

۲۔ صدقہ فطر ایک فرض عبادت ہے جو متعین جنس سے ہی ہے۔

۳ صدقہ فطر کا ایک متعین وقت ہے لہذا متعین وقت پر ادا کرنا واجب ہے۔

۴۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف اجناس میں ایک متعین مقدار کا حکم دیا ہے، اگر انکی قیمت نکالی جاتی تو انکی قیمت مختلف ہوتی۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ صدقہ فطر کی قیمت نکالنا ناپسند کرتے تھے اور فرماتے تھے مجھے ڈر ہے کہ اگر کوئی شخص قیمت دیگا تو اس کا صدقہ فطر ہی جائز نہیں ہوگا۔[۵۲۳]

علامہ ابن عثیمین اور علامہ ابن باز رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ صدقہ فطر اجناس سے ادا کرنا مسنون ہے، صدقہ فطر میں اجناس کے بدلے اسکی قیمت ادا کرنا درست نہیں ہے اور نہ کسی کیلئے جائز ہے کہ وہ دینار و دراہم سے صدقہ فطر ادا کرے، جسے صدقہ فطر دیا جائے اگر وہ اجناس سے فائدہ اٹھائے یا اسے بیچے مگر صدقہ فطر ادا کرنے

---

[۵۲۲] صحیح مسلم / کتاب الزکاۃ / باب زکاۃ الفطر علی المسلمین / ۹۸۵۔

[۵۲۳] مسائل عبداللہ بن احمد بن حنبل (۸۰۹)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے کیلئے ضروری ہے کہ وہ اجناس سے صدقہ فطر ادا کرے۔[۵۲۴]

احادیث مذکورہ اور مذکورہ فتاوی جات میں صدقہ فطر میں جنس ادا کرنے کا ذکر ہے، جو علماء کرام صدقہ فطر میں صرف جنس کے قائلین ہیں وہ نقد قیمت کی ادائیگی میں کئی قباحتیں بیان کرتے ہیں جن میں سے بعض یوں ہیں:

۱۔ صدقہ فطر میں اگر نقد جائز ہوتا تو زمانہ نبوی میں بھی نقد موجود تھا، آپ اس کی رہنمائی ضرور فرماتے۔

۲۔ نقدی قیمت میں غلہ اور غذا کی قیمت کا اعتبار مشکل ہے، کیونکہ عہد نبوی اور عہد صحابہ کرام میں کئی قسم کی غذاؤں سے صدقہ فطر نکالا جاتا تھا اور ان سب کی قیمتیں مختلف تھیں۔

۳۔ آپ ﷺ نے صدقہ فطر کی حکمت میں طعمۃ للمساکین فرمایا ہے، اور یہ مقصد غلہ اور غذا سے بآسانی مکمل ہوتا ہے، پھر نقدی قیمت کی کوئی حاجت باقی نہیں رہتی۔

۴۔ اور یہ ایک ظاہری واجبی شعار ہے جو اسلامی سماج میں نظر آنے اور محسوس کیا جانے والا ہے، اور نقد ادا کرنے کی صورت میں یہ ظاہری شعار باقی نہ رہے گا بلکہ یہ ایک پوشیدہ عمل بن کر رہ جائیگا۔[۵۲۵]

---

[۵۲۴] مجموع فتاوی لابن عثیمین (۱۸/ ۲۷۷)۔ مجموع فتاوی لابن باز (۱۴/ ۲۰۸/ ۲۱۱)۔

[۵۲۵] المغنی لابن قدامہ / ۴/ ۲۹۵۔ مجموع فتاوی لابن باز / ۱۴/ ۲۰۲۔ فتاوی اللجنۃ الدائمۃ /

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرا قول: صدقہ فطر میں قیمت نکالنا مطلقا جائز ہے، یہ قول ابو حنیفہ، سفیان ثوری، عمر بن عبد العزیز، حسن بصری، اسحاق بن راھویہ وغیرہ کا ہے اور امام بخاری کا بھی یہی موقف ہے۔

امام ابن رشد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "وافق البخاري في هذه المسألة الحنفية مع كثرة مخالفته لهم لكن قاده إلى ذلك الدليل" [٥٢٦]

امام بخاری رحمہ اللہ نے حنفیہ سے بہت زیادہ اختلاف کے باوجود اس مسئلہ میں ان کی موافقت کی، اس وجہ سے ان کی دلیل کی رہنمائی کی۔

ابو اسحاق سبیعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "أدركتهم وهم يؤدون في صدقة رمضان الدراهم بقيمة الطعام" [٥٢٧]

میں نے لوگوں کو رمضان کے صدقے میں کھانے کی قیمت ادا کرتے ہوئے پایا۔

۱۔ اس گروہ کا کہنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے قیمت کی حرمت کے سلسلے میں کوئی ثبوت نہیں ہے۔

۲۔ نصوص میں وارد متعین اجناس کے ذکر کے باوجود دیگر جنسوں کی ممانعت ثابت

۹/۳۷۹۔ مجالس شہر رمضان لابن عثیمین/۱۳۸۔

[٥٢٦] فتح الباری/۵/۵۷۔

[٥٢٧] مصنف ابن ابی شیبہ/۱۰۴۶۷۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوتی۔

۳۔ بہت سارے صحابہ کرام نے ایک صاع کھجور کے بدلے میں نصف صاع شامی گندم صدقہ فطر میں ادا کیا ہے۔

ابو سعید خدری رضی اللہ فرماتے ہیں: "كُنَّا نُعْطِيهَا فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ فَلَمَّا جَاءَ مُعَاوِيَةُ وَجَاءَتْ السَّمْرَاءُ قَالَ أُرَى مُدًّا مِنْ هَذَا يَعْدِلُ مُدَّيْنِ "

کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں غلے (جو یا کھجور) میں ایک صاع صدقہ فطر ادا کرتے تھے، پھر جب معاویہ (بن ابی سفیان) مدینہ آئے اور گیہوں کی آمدنی ہوئی تو کہنے لگے: میرا خیال ہے کہ شامی گندم کے دو مد (آدھا صاع) کھجور کے ایک صاع کے برابر ہیں۔[۵۲۸]

قالَ أَبُو سَعِيدٍ: "فأَمَّا أَنَا فلا أَزَالُ أُخْرِجُهُ كَذلِكَ"

ابو سعید نے فرمایا: میں ایک صاع اسی طرح نکالتا رہوں گا۔[۵۲۹]

---

[۵۲۸] صحیح بخاری / کتاب الزکاۃ / باب صدقۃ الفطر صاع من طعام / ۱۵۰۶/۱۵۰۸۔ صحیح مسلم / کتاب الزکاۃ / باب زکاۃ الفطر علی المسلمین / ۹۸۵۔

[۵۲۹] صحیح مسلم / کتاب الزکاۃ / باب زکاۃ الفطر علی المسلمین / ۹۸۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:"فهذا أبوسعيد يمنع من البرجملة" [۵۳۰]

پس یہ ابو سعید خدری سرے سے گیہوں دینے ہی کے خلاف تھے۔

۴۔ صدقہ فطر کا مقصد فقراء کی مدد اور ان کو اس دن مانگنے سے بے نیاز کرنا اور ان کو بھی اس خوشی میں شریک کرنا، لہذا ملک اور علاقہ کے اعتبار سے نقد یا غلہ جو مناسب اور نفع بخش ہو نکالنا جائز ہے۔

مزید ملاحظہ فرمائیں:

خلیفہ عمر بن عبد العزیز الاموی رحمہ اللہ نے بصرہ میں عدی کو لکھ کر بھیجا کہ ہر انسان سے آدھا درہم لیا جائے۔ [۵۳۱]

قرۃ بن خالد السدوسی کے پاس عمر بن عبد العزیز کی طرف سے اسی مفہوم کی کتاب (تحریر) پہنچی۔ [۵۳۲]

زہیر بن معاویہ کی روایت ہے کہ ابو اسحاق السبیعی رحمہ اللہ (تابعی) نے فرمایا: میں نے صدقہ فطر رمضان میں لوگوں کو کھانے کی قیمت ادا کرتے ہوئے پایا ہے۔ [۵۳۳]

---

[۵۳۰] المحلی لابن حزم (۴/ ۲۵۲)۔

[۵۳۱] مصنف ابن ابی شیبہ (۳/ ۱۷۴/ ۱۰۳۵۸) اسے ابن حزم نے المحلی لابن حزم (۴/ ۲۵۲) میں صحیح کہا ہے۔

[۵۳۲] مصنف ابن ابی شیبہ (۳/ ۱۷۴/ ۱۰۳۶۹) اسکی سند صحیح ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عمر بن عبد العزیز اور حسن بصری رحمہما اللہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ جنس کے علاوہ نقدی سے بھی صدقہ فطر کے جواز کے قائل تھے۔[۵۳۴]

ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک صدقہ فطر میں قیمت ادا کرنا جائز ہے۔[۵۳۵]

امام ابن معین کے شاگرد عباس الدوری رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں: "قال يحي في زكاةالفطر لابأس أن يعطى فضة"

امام ابن معین رحمہ اللہ نے صدقہ فطر کے بارے میں کہا کہ اس میں درہم دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔[۵۳۶]

محمد بن عبد اللہ بن محمد ابو جعفر الفقیہ کہتے ہیں: "أداء القيمة أفضل،لأنه أقرب إلى منفعة الفقير فإنه يشترى به للحال مايحتاج اليه،والتنصيص على الحنطةوالشعير كان،لأن البياعات في ذلك الوقت بالمدينةيكون بها،فأما في ديارناالبياعات تجري بالنقود،وهي أعزالأموال فالأداء منهاأفضل" [۵۳۷]

صدقہ فطر میں قیمت دینا ہی افضل ہے، اسلئے کہ اس میں فقیر و محتاج کیلئے زیادہ فائدہ

---

[۵۳۳] مصنف ابن ابی شیبہ (۳/۱۷۴/۱۰۳۷۱) اسکی سند صحیح ہے۔

[۵۳۴] مصنف ابن ابی شیبہ (۳/۱۷۴/۱۰۳۶۴)۔

[۵۳۵] المبسوط (۲/۱۵۸)۔

[۵۳۶] تاریخ ابن معین / روایۃ الدوری (۳/۴۷۶)۔

[۵۳۷] المبسوط للسرخسی (۳/۱۰۷)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کیونکہ ایسی صورت میں وہ فوراجو چاہے خرید سکتا ہے، اور حدیث میں گیہوں، جو کا ذکر اسلئے ہے کہ اس وقت مدینہ میں خرید و فروخت انہیں چیزوں سے ہوتی تھی (یعنی یہ غلے اس وقت بطور کرنسی چلتے تھے) لیکن ہمارے دیار میں نقدی کے ذریعے خرید و فروخت ہوتی ہے اور یہ اموال میں سب سے زیادہ عزیز ہے اسلئے اسی سے صدقہ فطر ادا کرنا افضل ہے۔

امام محمد بن عبد اللہ بن محمد ابو جعفر الفقیہ کے بارے میں امام سمعانی کہتے ہیں: "كان إماما فاضلا ـ ـ حدث بالحديث" [۵۳۸]

یہ امام فاضل تھے انہوں نے حدیث کی روایت کی ہے۔

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "كان من براعته فى الفقه يقال له أبوحنيفة الصغيرتوفي ببخارى وكان شيخ تلك الديارفى زمانه" [۵۳۹]

فقہ میں آپکی مہارت کا یہ حال تھا کہ انہیں ابو حنیفہ الصغیر کہا جاتا تھا، یہ بخاری میں فوت ہوئے اور اپنے زمانے میں وہاں کے شیخ تھے۔

امام ذہبی دوسری کتاب میں فرماتے ہیں: "من يضرب به المثل ـ ـ أخذعنه أئمة" [۵۴۰]

---

[۵۳۸] الانساب للسمعانی (۱۳/ ۴۳۲)۔

[۵۳۹] العبر فی خبر من غبر (۲/ ۳۳۴) ۔

[۵۴۰] سیر اعلام النبلاء للذھبی (۱۶/ ۱۳۱)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ ایسے تھے کہ ان کی مثال بیان کی جاتی تھی۔۔ان سے ائمہ نے علم حاصل کیا ہے۔

امام ابن زنجویہ فرماتے ہیں:''القيمة تجزي فی الطعام ان شاء الله، والطعام أفضل ''طعام کی جگہ قیمت نکالنا جائز ہے،اور طعام نکالنا افضل ہے۔[۵۴۱]

حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ فطرہ میں غلہ دینے کو بہتر کہنے کے ساتھ ساتھ آثار تابعین کے پیش نظر لکھتے ہیں:ان آثار کی وجہ سے صدقہ فطر میں رقم وغیرہ دینا جائز ہے تاہم بہتر یہی ہے کہ اجناس سے صدقہ فطر ادا کیا جائے۔[۵۴۲]

تیسرا قول: شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ صدقی فطر میں حاجت و مقصد کے پیش نظر نقدی کے جواز کے قائل ہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ ایسی جگہ جہاں صدقہ فطر اجناس میں دینا مشکل ہو تو ایسی حالت میں صدقہ فطر میں اجناس کی قیمت ادا کی جاسکتی ہے۔[۵۴۳]

شیخ الاسلام ابن تیمیہ مذید فرماتے ہیں: کہ صدقہ فطر اور کفارہ وغیرہ میں قیمت ادا کرنا

---

[۵۴۱] الاموال لابن زنجویہ (۳/۱۲۶۹)۔

[۵۴۲] فتاوی علمیہ (۲/۱۶۵)۔

[۵۴۳] مجموع الفتاوی لابن تیمیہ (۲۵/۷۹)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مالک اور شافعی کے نزدیک جائز نہیں ہے، امام احمد نے بعض مواقع پر قیمت کی ادائیگی سے منع فرمایا ہے اور بعض مواقع پر انہوں نے جائز کہا ہے، امام ابو حنیفہ کے نزدیک صدقہ فطر میں قیمت ادا کرنا جائز ہے، بغیر کسی حاجت کے قیمت ادا کرنا ممنوع ہے، مگر بوقت ضرورت مصلحت کے تحت اور باعتبار عدل قیمت ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔[۵۴۴]

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اسحاق اور ابو ثور کہتے ہیں: "لا تجوز إلا عند الضرورة" نقدی صرف ضرورت کے وقت ہی جائز ہے۔[۵۴۵]

خلاصہ کلام:

جمہور اہل علم کے نزدیک صدقہ فطر میں قیمت کی ادائیگی جائز نہیں ہے۔ اور احناف کے نزدیک مطلق طور پر قیمت ادا کر سکتے ہیں، امام بخاری عمر بن عبد العزیز اور حسن بصری وغیرھم بھی اسی کے قائل ہیں۔ حنابلہ کے نزدیک بوقت ضرورت جہاں صدقہ فطر صرف اجناس سے ادا کرنا مشکل ہو تو ایسی صورت میں اسکی قیمت ادا کی جاسکتی ہے، لیکن صدقہ فطر اجناس سے ادا کرنا افضل ہے۔

---

544 مجموع الفتاوی لابن تیمیہ (۲۵/ ۸۲)۔

۵۴۵ المجموع/ ۶/ ۱۱۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تکبیرات

اللہ تعالی نے سورۃ البقرۃ میں ارشاد فرمایا: ﴿ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴾ [٥٤٦]

اور چاہے کہ تم گنتی پوری کرو اور تم اللہ تعالی کی دی ہوئی ہدایت پر اسکی بڑائی بیان کرو اور شاید کہ تم شکر ادا کرو۔

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ مسلمانوں پر حق ہے کہ جب وہ شوال کا چاند دیکھے تو تکبیرات کہیں، اور وہ شوال کا چاند دیکھنے کے وقت سے خطبہ کے اختتام تک تکبیریں کہیں۔ [٥٤٧]

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يخرج في العيدين رافعًا صوته بالتهليل والتكبير" [٥٤٨]

کہ رسول اللہ ﷺ عیدین میں سے نماز کیلئے بلند آواز سے تہلیل اور تکبیر کہتے ہوئے نکلتے تھے۔

---

[٥٤٦] البقرۃ/١٨٥۔

[٥٤٧] تفسیر البغوی (١/١٥٣)۔ تفسیر الطبری (٣/٤٧٩)۔

[٥٤٨] السنن الکبری للبیہقی (٣/٢٧٩)۔ صحیح الجامع (٤٩٣٤)۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے السلسلۃ الصحیحۃ (١٧١) میں صحیح کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے: "كُنَّا نُؤْمَرُ أَنْ نَخْرُجَ يَوْمَ الْعِيدِ حَتَّى نُخْرِجَ الْبِكْرَ مِنْ خِدْرِهَا حَتَّى نُخْرِجَ الْحُيَّضَ فَيَكُنَّ خَلْفَ النَّاسِ فَيُكَبِّرْنَ بِتَكْبِيرِهِمْ وَيَدْعُونَ بِدُعَائِهِمْ يَرْجُونَ بَرَكَةَ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَطُهْرَتَهُ " [٥٤٩]

ہمیں عید کے روز عید گاہ میں جانے کا حکم دیا جاتا تھا، یہاں تک کہ ہم کنواری لڑکیاں اپنے پردہ میں باہر آتی، اور یہاں تک کہ حائضہ عورتیں بھی نکلتی تھیں، پس یہ سب مردوں کے پیچھے رہتیں، پس یہ مردوں کی تکبیرات کے ساتھ تکبیرات کہتیں، اوران کے دعا کے ساتھ وہ بھی دعائیں کرتیں، اس دن کی برکت اور پاکیزگی حاصل کرنے کی امید رکھتیں۔

تشریح: عید کے روز عورتیں بھی تکبریں کہتی تھیں اور مسلمانوں کے ساتھ دعاؤں میں بھی شریک ہوتی تھیں۔ درحقیقت عیدین کی روح ہی بلند آواز سے تکبیر کہنے میں مضمر ہے تاکہ دنیاوالوں کو اللہ کی بڑائی اور بزرگی سنائی جائے اور اسکی عظمت کا سکہ دل میں بٹھایا جائے۔ [٥٥٠]

---

[٥٤٩] صحیح بخاری / کتاب العیدین / باب التکبیر ایام منی واذاغدا الی عرفۃ / ۹۷۱۔ صحیح مسلم / کتاب صلاۃ العیدین / باب ذکر اباحۃ خروج النساء فی العیدین الی المصلی وشھود الخطبۃ مفارقات للرجال / ۲۰۹۲۔

[٥٥٠] شرح صحیح بخاری از داؤد راز (۲ / ۹۴)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں عید کے روز عید گاہ جاتے وقت ہر ایک کیلئے باآواز بلند تکبیرات کہنا مشروع ہے، اور اس پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے۔[۵۵۱]

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مردوں کیلئے باآواز بلند تکبیرات کہنا سنت ہے، لیکن عورتیں سرا تکبیرات کہیں، الا یہ کہ ان کے ارد گرد مرد ہوں تو ایسی حالت میں باآواز بلند تکبیرات کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔[۵۵۲]

---

[۵۵۱] مجموع فتاوی لابن تیمیہ (۲۴/ ۲۲۰)۔

[۵۵۲] الشرح الممتع (۵/ ۱۵۸)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تکبیرات کے الفاظ درج ذیل ہیں

(۱) عکرمہ مولی ابن عباس عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

"أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ عَرَفَةَ إِلَى آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ - لَا يُكَبِّرُ فِي الْمَغْرِبِ - : اللهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ، اللهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ، اللهُ أَكْبَرُ وَأَجَلُّ ، اللهُ أَكْبَرُ ، وَلِلَّهِ الْحَمْدُ" [۵۵۳]

کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ یوم عرفہ کی نماز فجر سے لیکر ایام تشریق کے آخر تک سوائے مغرب کے تکبیر کہا کرتے تھے:" اللهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ، اللهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ، اللهُ أَكْبَرُ وَأَجَلُّ ، اللهُ أَكْبَرُ ، وَلِلَّهِ الْحَمْدُ"

(۲) ابو عثمان النھدی سے روایت ہے:"كَانَ سَلْمَانُ يُعَلِّمُنَا التَّكْبِيرَ يَقُولُ : " كَبِّرُوا اللهَ ، اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ ، مِرَارًا ، اللَّهُمَّ أَنْتَ أَعْلَى وَأَجَلُّ مِنْ أَنْ تَكُونَ لَكَ صَاحِبَةٌ ، أَوْ يَكُونَ لَكَ وَلَدٌ ، أَوْ يَكُونَ لَكَ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ ، أَوْ يَكُونَ لَكَ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ ، وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا ، اللهُ أَكْبَرُ تَكْبِيرًا ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا ، اللَّهُمَّ ارْحَمْنَا" [۵۵۴]

کہ سلمان رضی اللہ عنہ ہمیں یہ تکبیر سکھایا کرتے تھے اور فرماتے تھے تکبیر کہو:

" اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ، مِرَارًا ، اللَّهُمَّ أَنْتَ أَعْلَى وَأَجَلُّ مِنْ أَنْ تَكُونَ لَكَ صَاحِبَةٌ

---

[۵۵۳] مصنف ابن ابی شیبہ (۲/۱۶۸)(۵۶۹۲) اسکی سند صحیح ہے، اس کے تمام رجال ثقہ ہیں۔

[۵۵۴] مصنف عبدالرزاق (۱۱/۲۹۵)(۲۰۵۸۱)۔ سنن الکبری للبیہقی (۳/۳۱۶)۔ اسکی سند صحیح ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

، أَوْ يَكُونَ لَكَ وَلَدٌ ، أَوْ يَكُونَ لَكَ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ ، أَوْ يَكُونَ لَكَ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ ، وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا ، اللهُ أَكْبَرُ تَكْبِيرًا ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا ، اللَّهُمَّ ارْحَمْنَا"

(۳)ابو اسحاق اسود سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا:"كَانَ عَبْدُ اللهِ يُكَبِّرُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ عَرَفَةَ ، إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ ، يَقُولُ : اللهُ أَكْبَرُ ، اللهُ أَكْبَرُ ، اللهُ أَكْبَرُ ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ ، وَاللهُ أَكْبَرُ ، اللهُ أَكْبَرُ ، وَلِلَّهِ الْحَمْدُ "

کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یوم عرفہ کی نماز فجر سے لیکر یوم نحر کے نماز عصر تک یہ تکبیر کہا کرتے تھے:" اللهُ أَكْبَرُ ، اللهُ أَكْبَرُ ، اللهُ أَكْبَرُ ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ ، وَاللهُ أَكْبَرُ ، اللهُ أَكْبَرُ ، وَلِلَّهِ الْحَمْدُ "[۵۵۵]

(۴)ابو عثمان النھدی سے روایت ہے انہوں نے کہا:"كَانَ سَلْمَانُ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - يُعَلِّمُنَا التَّكْبِيرَ ، يَقُولُ : كَبِّرُوا : اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ، أَوْ قَالَ : تَكْبِيرًا ، اللَّهُمَّ أَنْتَ أَعْلَى وَأَجَلُّ مِنْ أَنْ تَكُونَ لَكَ صَاحِبَةٌ ، أَوْ يَكُونَ لَكَ وَلَدٌ ، أَوْ يَكُونَ لَكَ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ ، أَوْ يَكُونَ لَكَ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ ، وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا ، اللَّهُمَّ ارْحَمْنَا"[۵۵۶]

---

[۵۵۵] مصنف ابن ابی شیبہ (۲/ ۱۶۵/ (۵۶۳۲)۔ارواء الغلیل (۳/ ۱۲۵)رواہ الحاکم (۱/ ۳۰۰)

۔امام حاکم نے کہا: یہ صحیح الاسناد ہے، اس کے رجال ثقہ ہیں۔

[۵۵۶] السنن الکبری للبیھقی / ۷۱۳-مصنف عبد الرزاق / ۲۰۵۸۱-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ سلمان رضی اللہ عنہ ہمیں یہ تکبیر سکھاتے تھے:" اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ، أَوْ قَالَ : تَكْبِيرًا ، اللَّهُمَّ أَنْتَ أَعْلَى وَأَجَلُّ مِنْ أَنْ تَكُونَ لَكَ صَاحِبَةٌ ، أَوْ يَكُونَ لَكَ وَلَدٌ ، أَوْ يَكُونَ لَكَ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ ، أَوْ يَكُونَ لَكَ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ ، وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا ، اللَّهُمَّ ارْحَمْنَا"

(۵)عکرمہ مولی بن عباس رضی اللہ عنہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:" يُكَبِّرُ مِنْ غَدَاةِ عَرَفَةَ إِلَى آخِرِ أَيَّامِ التَّفْرِ ، لَا يُكَبِّرُ فِي الْمَغْرِبِ : اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ ، اللهُ أَكْبَرُ وَأَجَلُّ ، اللهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا هَدَانَا"

کہ وہ یوم عرفہ کی نماز فجر سے لیکر ایام تشریق کے آخری دن تک تکبیر کہتے تھے:
" اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ ، اللهُ أَكْبَرُ وَأَجَلُّ ، اللهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا هَدَانَا" [۵۵۷]

(۶)امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تکبیر تو ویسے ہی ہے جیسے رسول اللہ ﷺ نماز میں کہتے تھے (اللہ اکبر) تو اسی تکبیر سے ابتدا کی جانی چاہے، یہاں تک کہ اگر تین یا اس سے زیادہ بار بھی تکبیر کہی جائے تو ٹھیک ہے اور اگر اگر وہ زیادہ کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہے کہے:"اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا اللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا اللَّهَ مُخْلِصِينَ له الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

---

[۵۵۷] السنن الکبری للبیہقی (۳/۳۱۵/۶۳۶۹)۔ علامہ البانی نے اسے ارواء الغلیل (۳/۱۲۶) میں صحیح قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَحْدَهُ صَدَقَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاَللَّهُ أَكْبَرُ"
۵۵۸

ابن حبیب فرماتے ہیں تکبیرات میں سے میرے نزدیک سب سے محبوب یہ کلمات ہیں: الله أكبر ، الله أكبر ، لا إله إلا الله والله أكبر ، ولله الحمد على ما هدانا ، اللهم اجعلنا لك من الشاكرين "

اور اصبغ ان کلمات کا اضافہ کرتے تھے:" الله أكبر كبيراً ، والحمد لله كثيراً ، وسبحان الله بكرة وأصيلاً ، ولا حول ولا قوة إلا بالله"

اور فرماتے ہیں: چاہے آپ کلمات کا اضافہ کریں یا کمی کریں کوئی حرج نہیں ہے۔[۵۵۹]

علامہ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تکبیرات کے صیغوں میں سب سے زیادہ صحیح صیغہ وہی ہے جسے عبد الرزاق نے صحیح سند سے سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے:" اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"[۵۶۰]

---

[۵۵۸] الام للشافعی (۱/۲۴۱)۔

[۵۵۹] عقد الجواهر الثمینۃ/۳/۲۴۲۔

[۵۶۰] فتح الباری/۲/۴۶۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عید

لفظ عید اصل میں عود سے مشتق ہے اسکی جمع اعیاد آتی ہے، اس کا معنی ہے: لوٹ کر آنا۔

عید: ہر وہ دن جس میں کسی صاحب فضل یا کسی بڑے واقعہ کی یاد گار مناتے ہوں۔ عید کو عید اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ یہ ہر سال لوٹ کر آتی ہے۔ کہا گیا: کیونکہ اس میں خوشیاں لوٹ کر آتی ہے۔[۵۶۱]

مسلمانوں کی عیدیں:

ہر قوم کی اپنی عیدیں ہوتی ہیں، جو کسی بڑی مناسبت کے موقعہ کے گزرنے سے ان میں لوٹ کر آتی ہیں، اور وہ اس کی یاد کی تجدید کرتے ہیں، اور اس کے آنے سے فرحت وشادمانی کا اظہار کرتے ہیں، اللہ تعالی نے بھی اس امت کو دو عیدیں عطا کیں ہیں جن میں دنیا وآخرت کا خیر جمع ہے، عید کے ایام عبادت وشکر اور فرحت وشادمانی کے ایام ہیں، مسلمانوں کی عیدیں محض عبادت نہیں ہیں، اسی طرح سے یہ محض رسم ورواج بھی نہیں ہیں، بلکہ یہ تو خیر کی عیدیں ہیں، ان ایام میں اللہ کی عبادت کرنا، گناہوں کی مغفرت تلاش کرنا اور اللہ تعالی کی حلال کردہ دلوں کی

---

[۵۶۱] المنجد (۵۹۳)۔ القاموس الجدید (۶۴۷)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پسندیدہ چیزیں استعمال کرنا ساری اشیاء بیک وقت پائی جاتی ہیں۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُونَ فِيهِمَا فَقَالَ مَا هَذَانِ الْيَوْمَانِ قَالُوا كُنَّا نَلْعَبُ فِيهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَبْدَلَكُمْ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ " [٥٦٢]

کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ آئے تو وہاں کے لوگوں میں دو دن مقرر تھے جن میں وہ کھیلتے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت کیا: یہ دو دن کیا ہیں لوگوں نے کہا ہم ان دنوں میں جاہلیت میں کھیلا کرتے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقینا اللہ تعالی نے تمہیں ان دونوں کے بدلے ان سے بہتر دو دن عید الاضحی اور عید الفطر عطا کئے ہیں۔

[٥٦٢] مسند احمد بن حنبل (٣/١٠٣)۔ سنن أبي داود / تفريع أبواب الجمعة / باب صلاة العيدين / ١١٣٤۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عید الفطر کے دن یہ امور مسنون ہیں

۱۔ غسل کرنا۔

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: "كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى "[٥٦٣]

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحی کے دن غسل فرمایا کرتے تھے۔

نافع مولی عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے انہوں نے کہا: "أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَغْدُوَ إِلَى الْمُصَلَّى"[٥٦٤]

کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ عید گاہ میں جانے سے قبل غسل کر لیا کرتے تھے۔

۲۔ عمدہ سے عمدہ کپڑے پہننا۔

مسلمانوں کو عید کے موقع پر اچھے سے اچھا لباس زیب تن کرنا چاہیے، اپنے دوست احباب سے ملے، رشتہ داروں سے ملتے ہوئے بن سنور کر جائے خوشبو استعمال کرے، یہ بات فطرتی طور پر سے سب لوگ جانتے ہیں، لوگوں کے ہاں یہ عرف عام

---

563 سنن ابن ماجہ / کتاب إقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا / باب ماجاء في الاغتسال في العیدین / ۱۳۱۵۔

٥٦٤ موطأ الإمام مالک / کتاب العیدین / باب العمل في غسل العیدین، والنداء فیھما والإقامۃ / ۴۲۹۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں شامل ہے، بلکہ اچھا لباس زیب تن کرنا اظہار خوشی اور عید کا دن منانے میں شامل ہوتا ہے۔

احادیث میں اس کے متعلق دلائل موجود ہیں:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: "رَأَى عُمَرُ عَلَى رَجُلٍ حُلَّةً مِنْ إِسْتَبْرَقٍ فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اشْتَرِ هَذِهِ فَالْبَسْهَا لِوَفْدِ النَّاسِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ، فَقَالَ:" إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ"[٥٦٥]

کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو استبرق کا جوڑا پہنے ہوئے دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اسے لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! اسے آپ خرید لیں اور وفد جب آپ سے ملاقات کے لیے آئیں تو ان کی ملاقات کے وقت اسے پہن لیا کریں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ریشم تو وہی پہن سکتا ہے جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہ ہو۔

تو اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن بننے سنورنے پر اعتراض نہیں کیا، بلکہ یہ بتلایا کہ یہ جبہ ریشم سے بنا ہوا ہے اس لیے اسے زیب تن کرنا حرام ہے۔

سنن نسائی پر سندھی رحمہ اللہ کے حاشیہ میں ہے کہ:

---

[٥٦٥] صحیح بخاری/کتاب الأدب/باب من تجمل للوفود/٦٠٨١۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عید کے دن زیب وزینت اختیار کرنا صحابہ کرام کے ہاں معروف اور مسلمہ طریقہ کار تھا، اسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر قدغن نہیں فرمائی، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عید کے دن بننا اور سنورنا اس وقت بھی عرف عام تھا۔[۵۶۶]

شیخ ابن جبرین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

عید کی نماز کیلیے بہت سی سنتیں اور مستحبات ہیں، ان میں یہ بھی شامل ہے کہ: عید کے دن تیاری کر کے اچھے سے اچھا لباس زیب تن کیا جائے، کیونکہ عمر رضی اللہ عنہ نے عطارد پارچہ فروش کا جبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کیا تھا کہ عید اور وفود سے ملاقات کے وقت اسے زیب تن فرمایا کریں، تاہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ریشم کا ہونے کی وجہ سے نہیں لیا، لیکن آپ عید اور جمعہ کے دن اچھا لباس اور جبہ اہتمام کے ساتھ زیب تن فرماتے تھے۔[۵۶۷]

حافظ ابن جریر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

ابن ابی دنیا اور بیہقی نے ابن عمر تک صحیح سند سے روایت کیا ہے کہ وہ عیدین کے موقع پر اپنا سب سے اچھا لباس زیب تن فرماتے تھے۔

---

[۵۶۶] سنن نسائی حاشیہ السندھی: (۳/۱۸۱)۔

[۵۶۷] فتاوی شیخ ابن جبرین / ۴۴/ ۵۹۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

مرد کیلیے عید کے دن بنا سنورنا اور بہترین لباس پہننا مسنون ہے۔[۵۶۸]

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ عیدین میں بہترین کپڑے پہنتے تھے۔[۵۶۹]

۳- عید گاہ سویرے جانا۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: "كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُو يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ" [۵۷۰]

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن چند کھجور کھائے بغیر نماز عید کیلیے تشریف نہیں لے جاتے تھے اور آپ ان کھجوروں کو طاق عدد میں تناول فرماتے تھے۔

کعب بن مرۃ بھزی سے روایت ہے انہوں نے کہا: "قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ اللَّيْلِ أَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ قَالَ ثُمَّ قَالَ ثُمَّ الصَّلَاةُ مَقْبُولَةٌ حَتَّى يُصَلِّيَ الْفَجْرُ ثُمَّ لَا صَلَاةَ حَتَّى تَكُونَ الشَّمْسُ قِيدَ رُمْحٍ أَوْ رُمْحَيْنِ ثُمَّ الصَّلَاةُ مَقْبُولَةٌ حَتَّى يَقُومَ الظِّلُّ قِيَامَ الرُّمْحِ ثُمَّ لَا صَلَاةَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ ثُمَّ الصَّلَاةُ مَقْبُولَةٌ حَتَّى تَكُونَ الشَّمْسُ قِيدَ رُمْحٍ أَوْ رُمْحَيْنِ"

---

[۵۶۸] مجموع فتاوی ورسائل ابن عثیمین / ۱۳ / ۲۴۶۱-

[۵۶۹] السنن الکبری للبیہقی / ۵۱۴۳-اس کی سند حسن ہے۔

[۵۷۰] صحیح بخاري / أبواب العيدين / باب الأكل يوم الفطر قبل الخروج / ۹۵۳-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! رات کا کون سا حصہ زیادہ مقبول ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخر رات کا درمیانی حصہ، سو جس قدر جی چاہے نماز پڑھو۔ بیشک نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور اس کا اجر لکھا جاتا ہے حتیٰ کہ فجر پڑھ لو۔ پھر رک جاؤ حتیٰ کہ سورج نکل آئے اور ایک یا دو نیزوں کے برابر اونچا آ جائے۔ بیشک یہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس وقت کفار اس کی عبادت کرتے ہیں۔ پھر نماز پڑھتے رہو، بیشک نماز میں فرشتے حاضر ہوتے اور اس کا اجر لکھا جاتا ہے حتیٰ کہ نیزے کا سایہ اس (نیزے) کے برابر ہو جائے (یعنی دوپہر ہو جائے اور کوئی زائد سایہ باقی نہ رہے)۔[۵۷۱]

مذکوہ بالا حدیث کے چند اہم مستفادات مندرجہ ذیل ہیں۔

۱-اس حدیث میں قیس رمح کا لفظ سمجھنے والا ہے، کہیں پر یہی لفظ قید رمح اور کہیں قدر رمح آیا ہے، معانی ایک ہی ہیں۔ رمح کا اردو ترجمہ نیزہ کیا جاتا ہے جس کی لمبائی بارہ بالشت بتائی جاتی ہے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ رمح والی بحث پہ لکھتے ہیں:

کہ جب سورج طلوع ہو تو اسے دیکھو جب وہ "قدر رمح" یعنی ایک میٹر آنکھوں سے لمبائی کے برابر بلند ہو جائے تو ممانعت کا وقت نکل گیا۔ وقت کے حساب سے اس کا

---

[۵۷۱] مسند أحمد / مسند الكوفيين / حديث كعب بن مرة البهزي / ۱۸۸۹۷-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اندازہ بارہ منٹ سے دس منٹ تک ہو گا بس، زیادہ لمبا نہیں۔ تاہم احتیاطاً پونہ گھنٹہ (پندرہ منٹ) زیادہ کر لیا جائے تو ہم کہیں گے کہ سورج نکلنے کے پندرہ منٹ بعد ممنوع وقت ختم ہو جاتا ہے۔[۵۷۲]

۲-اس حدیث سے ایک بات یہ بھی معلوم ہو رہی ہے کہ فجر کے بعد نمازوں کا وقت یہ ہے کہ سورج نکل کر کم از کم ایک میٹر بلند ہو جائے جس میں دس سے پندرہ منٹ لگتا ہے خواہ نفلی ہو یا عیدین کی البتہ چھوٹی ہوئی نماز یا اسباب والی نماز ممنوع اوقات میں بھی ادا کر سکتے ہیں۔

۳- سورج ایک نیزہ بلند ہو جانے سے ممنوع وقت ختم ہو جاتا ہے اب اس وقت سے لیکر زوال تک نوافل ادا کر سکتے ہیں، اسی طرح اس درمیان عیدین کی نماز بھی ادا کر سکتے ہیں۔

۴- نماز عید کا اول وافضل وقت اس کا ابتدائی وقت ہے جو کہ سورج کا ایک نیزہ بلند ہونا ہے تاہم اس سے متاخر کر کے پڑھنے سے بھی نماز ہو جائے گی یعنی عیدین کی نماز پڑھنے کا انتہائے وقت (وقت جواز) زوال تک ہے۔

۵-سورج کے طلوع کا وقت شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع کا وقت ہوتا ہے جب شیطان کے پجاری اس کی پوجا کر رہے ہوتے ہیں اس لئے نبی ﷺ نے

---

[۵۷۲] الشرح الممتع / ۴ / ۱۱۳-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورج طلوع ہونے کے وقت کوئی نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

مذکورہ حدیث سے ہمیں اچھی طرح معلوم ہو گیا کہ عیدین کی نماز کو اول وقت یعنی سورج ایک نیزہ بلند ہو جانے کے وقت ادا کرنا افضل ہے، اس کی صراحت ایک دوسری حدیث سے بھی ہوتی ہے۔

جناب یزید بن خمیر الرجی بیان کرتے ہیں:

"خرجَ عبدُ اللَّهِ بنُ بُسْرٍ صاحبُ رسولِ اللَّهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ معَ النَّاسِ في يومِ عيدِ فطرٍ أو أضحَى فأنكرَ إبطاءَ الإمامِ فقالَ إنَّا كنَّا قد فرغنا ساعتَنا هذِه وذلِك حينَ التَّسبيحِ" [۵۷۳]

حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ صحابی رسول لوگوں کے ساتھ عید فطر یا عید اضحیٰ کے لیے تشریف لائے تو امام کے تاخیر کر دینے کو انہوں نے ناپسند کیا اور کہا کہ ہم تو اس وقت فارغ ہو چکے ہوتے تھے یعنی اشراق کے وقت۔

اس حدیث سے جہاں اول وقت میں عید کی نماز ادا کرنے کا علم ہوتا ہے وہیں اس بات کا بھی علم ہوتا ہے کہ زوال سے قبل اول وافضل وقت کے بعد بھی ادا کی گئی نماز ہو جاتی ہے کیونکہ کچھ تاخیر سے عید کی نماز ادا کرنے کو عبد اللہ بن بسر رضی اللہ نے بس ناپسند کیا۔

---

[۵۷۳] سنن أبي داؤد / صلاة العيدين / باب وقت الخروج إلى العيدين / ۱۱۳۵- سنن ابن ماجہ / كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها / باب في وقت صلاة العيدين / ۱۳۱۷- الفاظ ابو داود کے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں ایک اور بات یہ معلوم ہوئی کہ عید الفطر اور عید الاضحی کا وقت رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک ہی تھا۔

بعض علماء نے عید الفطر کی نماز معمولی تاخیر سے اور عید الاضحی کی نماز جلدی ادا کرنے کو کہا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ عید الفطر کے دن اہم کاموں میں سے ایک کام فطرانہ کی ادائیگی ہے جس کا وقت نماز عید الفطر سے قبل ہے، اگر اس نماز میں کچھ تاخیر کر دی جائے تو فطرانہ کی ادائیگی میں لوگوں کو سہولت ہو جائے گی۔

اور عید الاضحی کے دن اہم کاموں میں سے ایک اہم کام قربانی کرنا ہے جس کا وقت عید الاضحی کی نماز کے بعد ہے۔ اگر جلدی اول وقت پہ اس نماز کو ادا کر لی جائے تو قربانی دینے اور اس کا گوشت کھانے کھلانے اور تقسیم کرنے میں لوگوں کو آسانی ہو گی۔

معلوم ہوا کہ نماز عید کیلئے نکلتے ہوئے تاخیر نہ کی جائے۔

۴۔ بلند آواز سے عید گاہ جاتے وقت تکبیر کہنا۔

اللہ تعالی نے سورۃ البقرۃ میں ارشاد فرمایا: ﴿ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴾ [۵۷۴]

اور چاہیے کہ تم گنتی پوری کرو اور تم اللہ تعالی کی دی ہوئی ہدایت پر اسکی بڑائی بیان

---

[۵۷۴] البقرۃ/۱۸۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرو اور شاید کہ تم شکر ادا کرو۔

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ مسلمانوں پر حق ہے کہ جب وہ شوال کا چاند دیکھے تو تکبیرات کہیں، اور وہ شوال کا چاند دیکھنے کے وقت سے خطبہ کے اختتام تک تکبیریں کہیں۔[۵۷۵]

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يخرج في العيدين رافعًا صوته بالتهليل والتكبير"[۵۷۶]

کہ رسول اللہ ﷺ عیدین میں سے نماز کیلئے بلند آواز سے تہلیل اور تکبیر کہتے ہوئے نکلتے تھے۔

ولید بن مسلم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: میں نے اوزاعی اور مالک بن انس سے عیدین میں بلند آواز سے تکبیریں کہنے کے متعلق دریافت کیا تو وہ کہنے لگے: جی ہاں، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما عید الفطر کے روز امام کے آنے تک بلند آواز سے تکبیریں کہتے تھے"

اور عبد الرحمن بن سلمی سے صحیح روایت کے ساتھ ثابت ہے کہ: عید الاضحی کی

---

[۵۷۵] تفسیر البغوی (۱/۱۵۳)۔ تفسیر الطبری (۳/۴۷۹)۔

[۵۷۶] السنن الکبری للبیہقی (۳/۲۷۹)۔ صحیح الجامع (۴۹۳۴)۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے السلسلۃ الصحیحۃ (۱۷۱) میں صحیح کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنسبت وہ عید الفطر میں زیادہ شدید تھے" وکیع رحمہ اللہ کہتے ہیں: یعنی تکبیروں میں۔[۵۷۷]

دار قطنی وغیرہ نے روایت کیا ہے کہ: ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما عید الفطر اور عید الاضحی کے روز عید گاہ آنے تک تکبیریں کہتے، اور وہاں آکر بھی امام کے آنے تک تکبیریں کہتے رہتے تھے۔

ابن ابی شیبہ نے زہری سے صحیح سند کے ساتھ کے بیان کیا ہے کہ: جب لوگ گھروں سے نکلتے تو عید گاہ پہنچنے تک بلند آواز کے ساتھ تکبیریں کہتے، حتی کہ جب امام آجاتا تو لوگ تکبیریں کہنا ختم کرتے اور جب امام تکبیریں کہتا تو لوگ بھی تکبیریں کہتے۔[۵۷۸]

۵۔ عید گاہ میں پیدل جانا۔

عبد الرحمن بن سعد بن عمار بن سعد فرماتے ہیں کہ مجھ سے یہ حدیث میرے والد نے بیان کی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی وہ فرماتے ہیں: "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ إِلَى الْعِيدِ مَاشِيًا وَيَرْجِعُ مَاشِيًا "

---

[۵۷۷] ارواء الغلیل / ۳ / ۱۲۲۔

[۵۷۸] ارواء الغلیل / ۲ / ۱۲۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ رسول اللہ ﷺ عید کیلئے پیدل نکلا کرتے تھے، اور پیدل لوٹتے تھے۔[۵۷۹]

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں: "مِنْ السُّنَّةِ أَنْ تَخْرُجَ إِلَى الْعِيدِ مَاشِيًا وَأَنْ تَأْكُلَ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ" [۵۸۰]

سنت میں سے ہے کہ عید کیلئے پیدل نکلا جائے، اور نکلنے سے قبل کچھ کھالیا جائے۔

۶۔ ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے آنا۔

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: "كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ فِي طَرِيقٍ رَجَعَ فِي غَيْرِهِ" [۵۸۱]

رسول اللہ ﷺ عید کے دن جب نکلتے تو ایک راستے سے جاتے، دوسرے راستے سے واپس لوٹتے تھے۔

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں: "كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ" [۵۸۲]

جب عید کا دن ہوتا تو رسول اللہ ﷺ (آنے اور جانے میں) راستہ بدل دیتے

---

۵۷۹ سنن ابن ماجہ / کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا / باب ماجاء فی الخروج الی العید ماشیا / ۱۲۹۴۔

۵۸۰ تحفۃ الأحوذی / أبواب العیدین / باب ماجاء فی المشی یوم العید / ۵۳۰۔ اسکی سند صحیح ہے۔

۵۸۱ سنن ترمذي / أبواب العیدین / باب ماجاء في خروج النبي صلی اللہ علیہ وسلم إلی العید في طریق، ورجوعہ من طریق آخر / ۵۴۱۔

۵۸۲ صحیح بخاري / أبواب العیدین / باب من خالف الطریق إذا رجع یوم العید / ۹۸۶۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھے۔

۷۔طاق کھجوریں کھا کر عید گاہ جانا۔

خادم رسول انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:"كانَ رسولُ اللَّهِ صلَّى اللَّهُ عليهِ وسلَّمَ لا يَغدو يومَ الفِطرِ حتَّى يأكلَ تَمراتٍ ، ويأكلُهُنَّ وِترًا" [۵۸۳]

کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے دن کھجوریں کھائے بغیر نہیں نکلتے تھے اور آپ طاق کھجوریں کھاتے تھے۔

نماز عید الفطر سے قبل کچھ کھا کر جانا اس لیے مستحب کیا گیا ہے کہ اس دن روزہ نہ رکھا جائے، اور یہ روزے ختم ہونے کی نشانی ہے۔

ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے اس کی تعلیل بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ: اس میں روزے زیادہ کرنے کا سد ذریعہ، اور اللہ تعالی کے حکم کی اتباع اور پیروی ہے [۵۸۴]

اور جسے کھجور بھی نہ ملے تو اس کے لیے کوئی بھی چیز کھانا مباح ہے۔

لیکن عید الاضحی میں مستحب یہ ہے کہ نماز عید سے قبل کچھ نہ کھایا جائے، بلکہ نماز عید کے بعد قربانی کر کے قربانی کا گوشت کھائے، اور اگر قربانی نہ کی ہو تو نماز سے قبل کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

---

[۵۸۳] صحیح بخاری / کتاب العیدین / باب الاکل یوم الفطر قبل الخروج / ۹۵۳۔

[۵۸۴] فتح الباری / ۲ / ۴۴۶ ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۸-عورتوں کا نماز عید کیلئے عید گاہ جانا۔

ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:" أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْرِجُ الْأَبْكَارَ وَالْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ وَالْحُيَّضَ فِي الْعِيدَيْنِ فَأَمَّا الْحُيَّضُ فَيَعْتَزِلْنَ الْمُصَلَّى وَيَشْهَدْنَ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ فَلْتُعِرْهَا أُخْتُهَا مِنْ جَلَابِيبِهَا" [۵۸۵]

کہ رسول اللہ ﷺ عیدین میں دوشیزہ، جوان کنواری اور حیض والی عورتوں کو عید گاہ جانے کیلئے نکالتے تھے۔ حیض والی عورتیں جائے نماز سے الگ رہتیں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک رہتیں ایک عورت نے عرض کیا: اگر کسی عورت کے پاس چادر نہ ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی مسلمان بہن اپنی چادر میں لے جائے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:"أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْفِطْرِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ تُلْقِي الْمَرْأَةُ خُرْصَهَا وَسِخَابَهَا"

---

[۵۸۵] صحیح بخاری / کتاب العیدین / باب اذالم یکن لھا جلباب فی العید / ۴۳۵۱۔ صحیح مسلم / صلاۃ العیدین / باب ذکر اباحۃ خروج النساء فی العیدین الی المصلی وشھود الخطبۃ مفارقات للرجال / ۱۹۰۲۔ سنن الترمذي / أبواب العيدين / باب في خروج النساء في العيدين / ۵۳۹- یہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید قرباں یا عید الفطر میں نکلے اور دو رکعت (نماز عید) ادا کی، نہ اس سے پہلے کوئی نماز پڑھی نہ اس کے بعد، پھر آپ نے خطبہ دیا، پھر عورتوں کے پاس تشریف لے گئے، آپ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے، آپ نے انہیں صدقہ کرنے کا حکم دیا تو وہ خیرات دینے لگیں کوئی اپنی بالی پیش کرنے لگی کوئی اپنا ہار دینے لگی۔[۵۸۶]

اس صحیح حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کو نہ صرف عید گاہ جانے کی اجازت ہے بلکہ اس کی تاکید اور حکم ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں عورتیں عید گاہ جایا کرتیں تھیں اور آپ انھیں مردوں کے بعد الگ سے نصیحت فرماتے تھے، اور ام عطیہ اور عطاء وغیرہ بعد میں بھی اس کا فتویٰ دیا کرتے تھے۔

۹- نماز عید کیلئے عید گاہ نکلنا۔

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں: "كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى إِلَى الْمُصَلَّى فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلَاةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُومُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوسٌ عَلَى صُفُوفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوصِيهِمْ وَيَأْمُرُهُمْ فَإِنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهُ أَوْ يَأْمُرَ بِشَيْءٍ أَمَرَ بِهِ ثُمَّ

---

[۵۸۶] صحیح بخاري / أبواب العیدین / باب الخطبة بعد العید / ۹۶۴۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَنْصَرِفُ" [۵۸۷]

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحی کے دن (مدینہ کے باہر) عید گاہ تشریف لے جاتے تو سب سے پہلے آپ نماز پڑھاتے، نماز سے فارغ ہو کر آپ لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے۔ تمام لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے، آپ انہیں وعظ و نصیحت فرماتے، اچھی باتوں کا حکم دیتے۔ اگر جہاد کے لیے کہیں لشکر بھیجنے کا ارادہ ہوتا تو اس کو الگ کرتے۔ کسی اور بات کا حکم دینا ہوتا تو وہ حکم دیتے۔ اس کے بعد شہر کو واپس تشریف لاتے۔

امام ابن القیم [۵۸۸] رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ عیدین کی نماز عید گاہ میں ادا فرماتے۔ [۵۸۹]

---

[۵۸۷] صحیح بخاری / کتاب العیدین / باب الخروج الی المصلی بغیر منبر / ۹۶۵۔

[۵۸۸] ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن ابی بکر بن ایوب زرعی دمشقی، کنیت ابو عبد اللہ، لقب شیخ الاسلام، انکی ولادت ۷ صفر ۶۹۱ھ میں ہوئی، اور انکی وفات ۱۳ رجب ۷۵۱ھ دمشق میں ہوئی۔ زاد المعاد (۱/ ۲۱۔ ۲۲)۔

[۵۸۹] زاد المعاد (۱/ ۱۲۱)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسائل نماز عید

(۱)جب آفتاب طلوع ہو کر روشنی پھیل جائے تو عید کی نماز کا اول وقت ہو گیا، یعنی اشراق کا وقت عید کی نماز کا اول وقت ہے اور قبل زوال شمس تک اس کا وقت باقی رہتا ہے۔

یزید بن خمیر الرحبی [۵۹۰] بیان کرتے ہیں: "خرجَ عبدُ اللَّهِ بنُ بُسْرٍ صاحبُ رسولِ اللَّهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ معَ النَّاسِ في يومِ عيدِ فطرٍ أو أضحَى فأنكرَ إبطاءَ الإمامِ فقالَ إنَّا كنَّا قد فرغنا ساعتَنا هذِه وذلِك حينَ التَّسبيحِ" [۵۹۱]

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ صحابی رسول لوگوں کے ساتھ عید فطر یا عید اضحیٰ کے لیے تشریف لائے تو امام کے تاخیر کر دینے کو انہوں نے ناپسند کیا اور کہا کہ ہم تو اس وقت فارغ ہو چکے ہوتے تھے یعنی اشراق کے وقت۔

اس حدیث سے جہاں اول وقت میں عید کی نماز ادا کرنے کا علم ہوتا ہے وہیں اس بات کا بھی علم ہوتا ہے کہ زوال سے قبل اول وافضل وقت کے بعد بھی ادا کی گئی نماز

---

[۵۹۰] نام یزید بن خمیر بن یزید حمصی شامی رحبی، کنیت ابو عمر، ثقہ تابعی، یزید بن خمیر رحبی کے نام سے شہرت پائی، حمص رحبہ شام میں انہوں نے زندگی گزاری۔ تھذیب الکمال (۲۰/۳۰۳)۔

[۵۹۱] سنن أبي داود / صلاة العيدين / باب وقت الخروج إلى العيدين / ۱۱۳۵- سنن ابن ماجہ / كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها / باب في وقت صلاة العيدين / ۱۳۱۷- الفاظ ابو داود کے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو جاتی ہے کیونکہ کچھ تاخیر سے عید کی نماز ادا کرنے کو عبد اللہ بن بسر رضی اللہ نے بس ناپسند کیا۔

(۲) نماز عید کیلئے اذان واقامت نہیں ہے۔

جابر بن سمرہ[۵۹۲] رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں:" صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ" کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عیدین کی نماز ایک یا دو دفعہ نہیں (کئی مرتبہ) اذان اور اقامت کے بغیر پڑھی۔[۵۹۳]

(۳) عیدین کی نماز خطبہ سے قبل ادا کرنا مسنون ہے۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:"أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدَ الصَّلَاةِ " کہ رسول اللہ ﷺ عید الاضحی اور عید الفطر کی نماز پہلے پڑھتے تھے، پھر نماز کے

---

[۵۹۲] جابر بن سمرہ بن جنادہ بن جندب عامری، بنو زہرہ کے حلیف، کوفہ میں سکونت اختیار کی، بشر بن مروان کے وقت میں وفات پائی، بقول بعض مختار کے وقت میں ۶۶ھ میں وفات پائی۔ اسد الغابہ (۶۳۸)۔

[۵۹۳] صحیح بخاری / کتاب العیدین / باب المشی والرکوب الی العید / ۹۶۰۔ صحیح مسلم / صلاۃ العیدین / باب عن ابن عباس قال شھدت صلاۃ الفطر مع النبی ﷺ وابی بکر وعمر وعثمان / ۸۸۷۔ یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعد خطبہ دیتے۔[۵۹۴]

(۴) پہلی رکعت میں قراءت سے قبل تکبیر تحریمہ کے علاوہ سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قراءت سے قبل پانچ تکبیریں ہیں۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے: "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى سَبْعًا وَخَمْسًا سِوَى تَكْبِيرَتَيْ الرُّكُوعِ "[۵۹۵]

کہ رسول اللہ ﷺ نے (نماز) عید الفطر اور عید الاضحی میں سات اور پانچ تکبیریں کہیں، رکوع کی دو تکبیروں کے علاوہ۔

عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ سَبْعًا وَخَمْسًا "[۵۹۶]

---

[۵۹۴] صحیح بخاری / کتاب العیدین / باب الخطبۃ بعد العید / ۹۶۲۔ صحیح مسلم / کتاب العیدین / باب عن ابن عباس قال شھدت صلاۃ الفطر مع النبی ﷺ وابی بکر وعمر وعثمان / ۸۸۸۔ یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

[۵۹۵] سنن ابن ماجہ / کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا / باب ماجاء فی کم یکبر الامام فی صلاۃ العیدین / ۱۲۸۰۔ سنن ابی داؤد / کتاب الصلاۃ / باب التکبیر فی العیدین / ۱۱۵۰۔ یہ حدیث عبد اللہ بن لھیعہ کی وجہ سے حسن ہے۔

[۵۹۶] سنن ابن ماجہ / کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا / باب ماجاء فی کم یکبر الامام فی صلاۃ العیدین / ۱۲۷۸۔ سنن ابی داؤد / کتاب الصلاۃ / باب التکبیر فی العیدین / ۱۱۵۱-۱۱۵۲-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدین کی نماز میں سات اور پانچ تکبیریں کہی۔
اس حدیث کو امام احمد امام علی بن عبد اللہ مدینی، امام بخاری، امام نووی، حافظ عراقی اور حافظ ابن حجر عسقلانی نے صحیح قرار دیا ہے۔[۵۹۷]

عمرو بن عوف المزنی[۵۹۸] رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْأُولَى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْآخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ" [۵۹۹]

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدین کی نماز میں پہلی رکعت میں قراءت سے قبل سات تکبیریں کہتے، اور دوسری رکعت میں قراءت سے قبل پانچ تکبیریں۔

(۵) سورۃ الفاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں سورۃ ق اور دوسری رکعت میں سورۃ القمر پڑھنا مسنون ہے۔

---

[۵۹۷] التلخیص الحبیر (۲/ ۸۴)۔ المجموع للنووی (۵/ ۲۰)۔ الفتوحات الربانیہ (۴/ ۲۴۱)۔

[۵۹۸] ابو عبد اللہ عمرو بن عوف بن زید مزنی، قدیم الاسلام صحابی، انہوں نے مکہ سے مدینہ کی جانب ہجرت کی، سب سے پہلے غزوۃ الابواء میں شرکت کی، معاویہ بن ابی سفیان کے دور خلافت کے آخر میں مدینہ میں وفات پائی۔ اسد الغابہ (۴۰۰۰)۔

[۵۹۹] سنن الترمذي / أبواب العيدين / باب في التكبير في العيدين / ۵۳۶- سنن ابن ماجہ / كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها / باب ماجاء في كم يكبر الامام في صلاة العيدين / ۱۲۷۹- یہ حدیث اپنے شواہد کی بناء پر صحیح ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے: "أَنَّ عُمَرَ بنَ الخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ: ما كانَ يَقْرَأُ به رَسولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عليه وَسَلَّمَ في الأَضْحَى وَالْفِطْرِ؟ فَقالَ: كانَ يَقْرَأُ فِيهِما بـ ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ، وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ" [600]

کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ابو واقد لیثی سے پوچھا: کہ رسول اللہ ﷺ (عید) الاضحی اور (عید) الفطر میں کون کون سورت قراءت فرماتے تھے تو انہوں نے کہا: آپ ان دونوں میں سورۃ (ق۔ والقرآن المجید) اور (اقتربت الساعۃ وانشق القمر) پڑھا کرتے تھے۔

(۶) اسی طرح سے پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ الاعلی اور دوسری رکعت میں سورۃ الغاشیۃ پڑھنا بھی مسنون ہے۔

نعمان بن بشیر [601] سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں: "كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ"

---

[600] صحیح مسلم / کتاب العیدین / باب مایقرا بہ فی صلاۃ العیدین / ۸۹۱۔

[601] نعمان بن بشیر بن سعد بن ثعلبہ انصاری خزرجی، کنیت ابو عبد اللہ، صحابی رسول، انہوں نے دور جاہلیت نہیں پایا، بلکہ ہجرت کے بعد انصار کا پہلا بچہ جس نے اسلام میں جنم لیا، انکی ولادت اھ مدینہ منورہ میں ہوئی، ۶۵ھ میں ۶۵ سال کی عمر پاکر حمص میں وفات پائی۔ البدایۃ والنہایہ (۳/ ۲۳۰)۔ اسد الغابہ (۵۲۳۷)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ رسول اللہ ﷺ عیدین اور جمعہ میں (سبح اسم ربک الأعلی) اور (ھلا تاک حدیث الغاشیۃ) پڑھتے تھے۔[۶۰۲]

(۷) عید کی نماز قصبہ یا شہر یا گاؤں سے باہر کھلے میدان میں ادا کرنا سنت ہے۔

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں: "كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى إِلَى الْمُصَلَّى فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلَاةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُومُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوسٌ عَلَى صُفُوفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوصِيهِمْ وَيَأْمُرُهُمْ فَإِنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهُ أَوْ يَأْمُرَ بِشَيْءٍ أَمَرَ بِهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ"[۶۰۳]

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحی کے دن (مدینہ کے باہر) عید گاہ تشریف لے جاتے تو سب سے پہلے آپ نماز پڑھاتے، نماز سے فارغ ہو کر آپ لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے۔ تمام لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے، آپ انہیں وعظ و نصیحت فرماتے، اچھی باتوں کا حکم دیتے۔ اگر جہاد کے لیے کہیں لشکر بھیجنے کا ارادہ ہوتا تو اس کو الگ کرتے۔ کسی اور بات کا حکم دینا ہوتا تو وہ حکم دیتے اس کے بعد شہر کو واپس تشریف لاتے۔

---

[۶۰۲] صحیح مسلم / کتاب الجمعۃ / باب مایقرا فی صلاۃ الجمعۃ / ۲۰۶۵۔

[۶۰۳] صحیح بخاری / کتاب العیدین / باب الخروج الی المصلی بغیر منبر / ۹۶۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شوال کے چھ روزے

رمضان المبارک کے روزوں کے بعد شوال کے چھ روزے رکھنا واجب نہیں بلکہ مستحب ہیں، اور مسلمان کے لیے مشروع ہے کہ وہ شوال کے چھ روزے رکھے جس میں فضل عظیم اور بہت بڑا اجر و ثواب ہے، کیونکہ جو شخص بھی رمضان المبارک کے روزے رکھنے کے بعد شوال میں چھ روزے بھی رکھے تو اس کے لیے پورے سال کے روزوں کا اجر و ثواب لکھا جاتا ہے۔

ابو ایوب انصاری [۶۰۴] سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مَن صامَ رَمَضانَ ثُمَّ أتْبَعَهُ سِتًّا مِن شَوَّالٍ، كانَ كَصِيامِ الدَّهْرِ" [۶۰۵]

جس شخص نے رمضان المبارک کے روزے رکھے، پھر شوال کے بھی چھ روزے رکھے تو وہ سال بھر کے روزے رکھنے کی طرح ہے۔

سال بھر کے روزوں کا ثواب ملنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی کا اس کے بندوں پر

---

[۶۰۴] ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ: ابو ایوب ان کی کنیت ہے، ان کا نام خالد بن زید ہے، مدینہ میں تشریف آوری کے وقت نبی اکرم ﷺ کی اونٹنی ان کے دولت کدہ پر فروکش ہوئی تھی، آپ کا شمار کبار اور اکابر صحابہ میں ہوتا ہے، غزوہ بدر میں شریک تھے، ارض روم میں جہاد کرتے کرتے ۵۰ھ میں جام شہادت نوش کیا۔ اسد الغابہ (۵۷۱۴)۔

[۶۰۵] صحیح مسلم / کتاب الصیام / باب استحباب صوم ستۃ ایام من شوال اتباعا لرمضان / ۱۱۶۴۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاص فضل ہے کہ بندہ اسکی توفیق سے جو نیکی کرتا ہے اسکا ثواب صرف ایک نیکی کے برابر دینے کے بجائے بہت زیادہ بڑھا دیتا ہے۔ اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿ مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا وَمَن جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴾[٦٠٦]

جو شخص نیکی لیکر آیا، اس کے لئے اس کا دس گناہ ملیں گے، جو شخص برا کام کرے گا اس کو اس کے برابر ہی سزا ملے گی اور ان پر ظلم نہ ہو گا۔

ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلاَّ الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ" [٦٠٧]

ابن آدم کا نیک عمل دس گناہ سے لے کر سات سو گنا تک آگے بڑھایا جاتا ہے اللہ تعالی نے فرمایا: مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دونگا۔

تو رمضان کے تیس روزوں کا ثواب تین سو دن کا ثواب ہو گا۔ گویا تیس روزے قائم مقام دس مہینے کے روزوں کے ہوئے اور تیس روزے رکھنے سے دس مہینے کے روزوں کا ثواب ملا۔ اب اسی قانون الہی کے مطابق شش عیدی روزے ساٹھ

---

[٦٠٦] سورۃ الأنعام / ١٦٠۔

[٦٠٧] صحیح بخاری / کتاب الصوم / باب فضل الصوم / ١٨٩٤۔ صحیح مسلم / کتاب الصیام / باب فضل الصیام / ١١٥١۔ یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روزوں کے قائم مقام ہوئے اور چھ روزوں سے ساٹھ روزوں کا ثواب ملا۔

حنابلہ اور شوافع فقہاء کرام نے تصریح کی ہے کہ:

رمضان المبارک کے بعد شوال کے چھ روزے رکھنا پورے ایک سال کے فرضی روزوں کے برابر ہے، وگرنہ تو عمومی طور پر نفلی روزوں کا اجر وثواب بھی زیادہ ہونا ثابت ہے، کیونکہ ایک نیکی دس کے برابر ہے۔

پھر شوال کے چھ روزے رکھنے کے اہم فوائد میں یہ شامل ہے کہ یہ روزے رمضان المبارک میں رکھے گئے روزوں کی کمی وبیشی اور نقص کو پورا کرتے ہیں اور اس کے عوض میں ہیں، کیونکہ روزہ دار سے کمی بیشی ہو جاتی ہے اور گناہ بھی سرزد ہو جاتا ہے جو کہ اس کے روزوں میں سلبی پہلو رکھتا ہے۔

اور روز قیامت فرائض میں پیدا شدہ نقص نوافل سے پورا کیا جائے گا-

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا:" إنَّ أوَّلَ ما يُحاسَبُ النَّاسُ به يَومَ القيامةِ من أعمالِهم الصَّلاةُ، قال: يَقولُ رَبُّنا عزَّ وجَلَّ لِمَلائِكَتِه، وهو أعلَمُ: انظُروا في صَلاةِ عَبدي، أتَمَّها أم نَقَصَها؟ فإن كانت تامَّةً كُتِبت له تامَّةً، وإن كان انتَقَصَ منها شَيئًا، قال: انظُروا، هَل لعَبدي من تَطَوُّعٍ، فإن كان له تَطَوُّعٌ، قال: أتِمُّوا لعَبدي فريضَتَه من تَطَوُّعِه، ثُمَّ تُؤخَذُ الأعمالُ بَعدَ ذلك"

بے شک قیامت کے دن بندوں کے اعمال میں سے سب سے پہلے نماز کا حساب لیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے گا، چنانچہ اللہ رب العزت اپنے فرشتوں سے فرمائے گا، حالانکہ وہ سب کچھ خوب جاننے والا ہے: میرے بندے کی نمازوں کو دیکھو، مکمل ادا کی ہیں یا ناقص؟ اگر نمازیں مکمل ہوئیں تو نامۂ اعمال میں مکمل لکھ دی جائیں گی، اگر ان میں کچھ نقص ہوا، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: دیکھو میرے بندے نے نوافل ادا کیے تھے یا نہیں؟ اگر نوافل ہوں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندے کے فرائض کی کمی کو اس کے نوافل سے پورا کر دو، پھر بقیہ اعمال کا حساب بھی اسی اسلوب سے ہو گا۔[۶۰۸]

هذا وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه وسلم

---

[۶۰۸] سنن ابی داود / ابواب تفریع استفتاح الصلاۃ / باب قول النبي: کل صلاۃ لا یتمها صاحبها تتم من تطوعہ / ۸۷۳- سنن ترمذی / ابواب الصلاۃ عن رسول اللہ / باب ماجاء أن أول مایحاسب به العبد یوم القیامۃ الصلاۃ / ۴۱۳-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کلمہ تشکر

سب سے پہلے میں رب ذوالجلال کا نہایت ہی شکر گذار ہوں کہ جس عظیم واعلی ذات مطہرہ نے ان کمزور وناتواں ہاتھوں سے اپنے دین مبین کا کام لیا، اور یہ کتاب آپ کے ہاتھوں تک پہچانے کی توفیق دی، اور ناچیز کو اس چھوٹی سی کوشش کی سعادت بخشی، یقینا اللہ تعالی کے رحم وکرم اور توفیق کے بغیر کوئی کام ممکن نہیں۔

رب رحمن ورحیم کا شکر ادا کرنے کے بعد میں موجودہ جمعیت اہل حدیث جموں وکشمیر کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے تالیف وترجمہ سمیت صحافت کا میدان فراہم کیا اور خصوصا موجودہ ناظم اعلی فضیلۃ الدکتور عبد اللطیف الکندی المدنی حفظہ اللہ ورعاہ کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے بار بار ہمارے سر پر ہاتھ رکھ کر ہمارا حوصلہ بڑھایا اور تالیف وترجمہ کی طرف ترغیب دلائی، اللہ تعالی ان کے علم وحلم میں برکت فرما کر ان کی عمر میں برکت فرمائے، ان کا سایہ ہمارے سر تادیر قائم رکھے۔ آمین

میں اپنے معزز ومؤقر اساتذہ کرام کا بھی نہایت ہی شکر گزار ہوں کہ جن سے دیگر ہزاروں طلباء کی طرح میں نے بھی اپنی علمی تشنگی بجھاتے ہوئے اپنی لیاقت کو جلا بخشی، خصوصی طور پر میں اپنے مشفق ومربی استاذ محترم فضیلۃ الشیخ محمد رمضان زاھد المدنی حفظہ اللہ ورعاہ کا نہایت ہی شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے اس کتاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر نظر ثانی فرمائی اور اس کتاب کی تصنیف و تالیف میں میری ہر طرح سے رہنمائی فرمائی اللہ تعالی انہیں جزائے خیر دے اور انکے علم و حلم اور عمر میں برکت دے۔ آمین

اور اس کے بعد میں اپنے مشفق و مربی استاد اور پرنسپل دار الحدیث السلفیہ امام آباد رام بن فضیلۃ الشیخ عبد القیوم السراجی صاحب حفظہ اللہ ورعاہ کا شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے مجھ جیسے طالب علم کو اس کام کیلئے تیار کیا اور پھر میری ہمت افزائی کی، کیونکہ درس و تدریس کے ساتھ ساتھ دیگر مصروفیات سایہ فگن ہوتے ہوئے اس کتاب کو مدلل و محقق تیار کرنا میرے لئے کافی مشکل تھا، اسلئے اللہ تعالی جب رحمت کرتا ہے تو اپنے بندوں پر آسانیاں پیدا فرما دیتا ہے۔

الحمد للہ۔ انہوں نے مجھ سے روزوں کے متعلق کتاب تالیف کرنے کا مطالبہ کیا اور ساتھ ساتھ مفید اور ماہرانہ مشوروں سے میری رہنمائی فرمائی، اور اپنی قیمتی رائے اور تجویز کا اظہار فرمایا، اور آپ نے میری اس ادنی سی کاوش کو دیکھ کر جس مسرت وانبساط کی کیفیت کا اظہار فرمایا، اسے حیطۂ تحریر میں لانا میرے لئے ممکن نہیں ہے، اور میرے لئے ان لمحات کا بھلانا ممکن نہیں ہو گا جب آپ اس کتاب کو ہاتھوں میں تھمائے بار بار دیکھ رہے تھے اور آپ کا چہرہ خوشی سے اس طرح جگمگا رہا تھا جیسے پہلی بار باپ کے ہاتھ میں کوئی بیٹا اپنی پہلی کمائی لا کر رکھتا ہے تو باپ کا چہرہ خوشی سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گلنار اور دل گلاب کی طرح کھل اٹھتا ہے، اللہ تعالی انہیں دنیا و آخرت میں اس کا بہترین جزا دے۔ آمین

علاوہ ازیں میں اپنے فاضل ساتھیوں میں سے شیخ شمس الدین السلفی صاحب اور شیخ منیر حسین السلفی صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے وقتاً فوقتاً مشوروں سے نوازا، اللہ تعالی انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

میں دار الحدیث السلفیہ کی انتظامیہ کا مشکور ہوں جنہوں نے اس کتاب کی طباعت کی ذمہ داری باوجود مالی مشکلات کے اپنے سر لے کر میرے حوصلے کو بڑھایا اللہ تعالی ان کو دنیا و آخرت میں اس کا بہترین بدلہ عطا فرمائے، اور ان کے اس عمل کو شرف قبولیت بخشے، اور اس علمی گہوارے کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین

آخر میں والد ماجد کا شکریہ ادا کیوں نہ کروں کہ جس نے اپنے آرام کو ترک کر کے مجھے میراث نبوی سے متعارف کرایا اور میری تعلیم کے حصول کیلئے موافق فراہم کیا، اللہ تعالی ان کا سایہ میرے سر تادیر قائم رکھے اور ان کی عمر میں برکت دے، اور اللہ تعالی والدہ ماجدہ اور دادی محترمہ کی قبر کو پر نور فرمائے جن کی بے لوث دعاؤں سے دنیا میں فرحت، راحت نصیب ہوئی اور راستے کی ہر ظلمت ضیاء میں تبدیل ہو گئی، اللہ تعالی انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کی خطاؤں سے عفو و درگزر کا معاملہ فرمائے۔ آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "